The Old man and the Sea
Earnest Hemingway

اولڈ مین اینڈ دی سی

ارنسٹ ہیمنگوے

سید عرفان علی

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

اس کتاب کی آڈیو بک ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

تاریخ ساز انگریزی ادب

ارنسٹ ہیمنگوے

انیس سو چون کا نوبل انعام اس عظیم رائٹر کو عطا کیا گیا

1952 ناول کی تاریخ اشاعت

No.	تاریخ ساز پیریڈ	ادوار
1.	**The Classical Period** (1200 BCE-455 BCE)	Homeric or Heroic Period (1200-800 BCE) Classical Greek Period (800-200 BCE) Classical Roman Period (200 BCE-455 BCE) Patristic Period (c.70 CE-455 CE)
2.	**The Medieval Period** (455 CE-1485 CE)	The Old English (Anglo-Saxon) Period (423-1066 CE) The Middle English Period (c.1066-1450 CE)
3.	**The Renaissance and Reformation** (1485-1660 CE)	Early Tudor Period (1485-1558) Elizabethan Period (1558-1603) Jacobean Period(1603-1625) Caroline Age (1625-1649) Commonwealth Period/ Puritan Interregnum(1649-1660)
4.	**The Enlightenment (Neoclassical) Period** (1660-1790 CE)	Restoration Period (1660-1700) The Augustan Age (1700-1750) The Age of Johnson (1750-1790)
5.	**The Romantic Period** (1790-1830 CE)	Romantic poets & Gothic writings
6.	**The Victorian Period and the 19th Century** (1832-1901 CE)	Sentimental Novels & Intellectual Movements like Aestheticism and the Decadence.
7.	**The Modern Period** (1914-1945 CE)	Modernist Writers, Realism, etc.
8.	**The Postmodern Period** (1945 – onward)	Metafiction, Multiculturalism, Magic Poetry, etc.

اولڈ مین اینڈ دی سی

کرداروں پر نظر ڈالتے ہیں

بوڑھا آدمی اولڈ مین

ناول کا مرکزی کردار ایک بوڑھا آدمی ہے

Santiago

جس کا نام ہے سنٹیا گو۔ پیشے کے لحاظ سے مچھیرا ہے۔ ماہی گیری میں بہت زیادہ ہنر بھی حاصل ہے مگر قسمت اس پر مہربان نہیں۔ اس لئے چوراسی دن مسلسل سمندر میں جانے کے باوجود کوئی مچھلی نہیں پکڑ سکا۔ اگرچہ دوسروں کے ساتھ اس کا رویہ بہت اچھا اور ہمدردانہ ہے۔ خلوص بھی ہے اور محبت بھی مگر اپنی ذات، کردار اور پیشے پر اسے فخر ہے۔

بیس بال کا کھیل اسے پسند ہے اور خوابوں میں شیروں کو دیکھتا ہے۔ وہ بالکل اکیلا ہے اور تھوڑی دیر کے لئے اس کے ساتھ اگر کوئی نظر آتا ہے تو ایک لڑکا مینولن۔ اگر دنیا میں اس کا کوئی ساتھی ہے تو وہ سمندر ہے مچھلیاں ہیں اور سمندر کے اوپر چمکتے ہوئے ستارے ہیں۔ جب جب اسے جسمانی یا نفسیاتی تکالیف اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو اس نے ناقابلِ یقین حد تک برداشت اور قوت ارادی کا مظاہرہ کیا۔ اس کی قوت ارادی نے ہمیشہ شکست کو فتح میں تبدیل کیا۔

مینولن

Manolin ایک کم عمر لڑکا جو بوڑھے آدمی سنٹیا گو کا شاگرد ہے اور اس کی دیکھ بھال بھی کرتا ہے۔ اس کے والدین کی خواہش ہے کہ وہ زیادہ کامیاب مچھیروں کے ساتھ کام کرے لیکن اس کی اپنی خواہش ہے کہ برے وقتوں میں بھی وہ بوڑھے مچھیرے کے ساتھ رہے اور اس کا خیال کرے۔ صرف یہی بوڑھے آدمی کے ساتھ نظر آتا ہے اور اس کا خیال اپنے باپ کی طرح کرتا ہے۔

مارلن

The Marlin

ناول کا تیسرا کردار ایک مچھلی ہے بہت بڑی جسامت کی اٹھارہ فٹ کی۔ چوراسی دن کوئی مچھلی نہ پکڑنے کے بعد جب اتنی بڑی مچھلی بوڑھے آدمی کے ہاتھ لگی تو اس کی خواہش تھی کہ وہ کسی نہ کسی طرح اس کو پکڑ لے۔ جس طرح شکست کھانا بوڑھے آدمی کی ذات کا حصہ نہ تھا یہی خصوصیت اس مچھلی کی بھی تھی اور کانٹا اس کے منہ میں جانے کے باوجود وہ تین دن تک مزاحمت کرتی رہی اور اس نے بھی شکست نہ مانی۔ بوڑھے آدمی نے اسے اپنے بھائی کا خطاب دیا اس کی خوبصورتی اور برداشت کی تعریف کی اور اسے شریف اور عالی نسب جیسے عظیم خطاب دیئے۔ بوڑھے نے مچھلی سے کہا کہ اگرچہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اس کی عزت کرتا ہے مگر مجبور ہے کہ اسے

پیڈریکو

Pedrico

یہ ناول کا چھوٹا کردار ہے جو بوڑھے آدمی کے گاؤں میں ہی رہتا ہے۔ چونکہ وہ بوڑھے آدمی کو اخبارات وغیرہ دیتا ہے جس میں بیس بال کی خبریں ہوتی ہیں اس لئے جوابی تحفہ کے طور پر بوڑھا آدمی بڑی مچھلی کا سر اسے دیتا ہے۔

مارٹن

یہ چھوٹا کردار ہے جو سمندر کے نزدیک بنے ہوئے ایک چھوٹے سے ہوٹل کا مالک ہے جو بوڑھے کو اس کے برے دنوں میں کھانا وغیرہ دیتا ہے۔

شارک

Sharks

یہ خطرناک مچھلیاں بوڑھے آدمی کی سب سے بڑی دشمن ہیں۔ اگرچہ بوڑھا آدمی بہت سی شارک مچھلیوں کو مار دیتا ہے مگر اس کی بڑے جسامت کی مارلن مچھلی کو یہ شارک مچھلیاں کھا جاتی ہیں اور بوڑھے آدمی کے پاس کچھ بھی نہیں بچتا۔

اولڈ مین اینڈ دی سی کے تھیمز

رائٹر کیا پیغام دینا چاہتا ہے

شکست سے مقابلہ

اس ناول میں ہمیں دکھایا گیا ہے کہ انسان مشکلات اور موت کا کیسے مقابلہ کر سکتا ہے۔ مشکلات اور موت سے بھاگنا نہیں چاہیئے بلکہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

آدمی بوڑھا تو ہے مگر حالات سے زبردست مقابلہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور کسی بھی حالت میں شکست ماننے کو تیار نہیں۔ مچھلی کا شکار کرتے ہوئے وہ گہرے سمندر میں چلا گیا۔ تین راتیں اور تین دن مچھلی سے مقابلہ کرتا رہا۔ جسمانی طور پر شدید تھکن اور تکلیف برداشت کی اور خوفناک مچھلیوں شارک سے جہاں تک ممکن ہوا مقابلہ کیا۔ اپنی توانائی برقرار رکھنے اور حالات اور شکست کا مقابلہ کرنے کے لئے اس نے مختلف طریقے آزمائے۔ اپنی جوانی کے زمانے اور طاقت کو یاد کیا۔ اپنی خودداری اور انا پر بھروسہ کیا۔ باہمت

لوگوں کی مثالوں کو اپنے سامنے رکھا۔ ناول کے آخر میں اپنی تمام تر مشکلات کے بعد بوڑھے آدمی نے ایک نتیجہ ہمارے سامنے رکھا کہ انسان کو تباہ تو کیا جا سکتا ہے مگر شکست نہیں دی جا سکتی۔ یا دوسرے الفاظ میں مشکلات کو شکست دینے کا ہمارا تصور غلط ہے۔ مشکلات

غرور انا خودداری

انہیں برا تصور کیا جاتا ہے اور منفی معنوں میں لیا جاتا ہے مگر یہاں بوڑھے آدمی کے غرور اور انا کو مثبت انداز میں دکھایا گیا ہے۔ ناول کے ہیرو کی خودداری انا اور غرور اس کی عظمت کی نشاندہی کرتا ہے۔ یعنی بوڑھی عمر کے باوجود وہ دوسروں کی مدد لینے کی بجائے خود مچھلیاں پکڑ رہا ہے۔ اپنے غرور کی وجہ سے ہی وہ گہرے سمندر میں تین دن اور تین راتیں ایک بہت بڑی مچھلی کے ساتھ مقابلہ کرتا رہا اور شکست نہ مانی۔ اپنے غرور کی ہی وجہ سے وہ اتنی زیادہ عمر میں بھی کام کر رہا ہے۔ کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ جو آج ادھار لے گا اسے کل بھیک مانگنی پڑے گی۔ اس کے غرور نے اسے مغرور نہیں بنایا بلکہ اس میں عاجزی اور انکساری پیدا کی ہے۔

دوستی

ناول کا اہم موضوع ہے کم عمر لڑکے مینولن کے ساتھ دوستی۔ جو اس کے ساتھ مچھلی پکڑنے میں مدد کرتا ہے اس کے لئے کپڑے کھانا اور دیگر سامان لے کر آتا ہے۔ بوڑھے آدمی کے برے دنوں میں اسے جذباتی سہارا بھی فراہم کرتا ہے۔ بوڑھے آدمی کی لڑکے سے دوستی کی وجہ سے اس نے تین دن اور تین راتیں بہت بڑی مچھلی سے مقابلہ کیا تاکہ لڑکے کو اتنی بڑی مچھلی پکڑ کر دکھائے اور وہ خوش

ہو جائے۔ لڑکے سے اس کی دوستی کی وجہ سے اس کی تنہائی ختم ہوتی ہے۔ اگرچہ بوڑھا تنہا اور اکیلا ہے لیکن اپنے تصورات میں اس نے فطرت سے دوستی کر رکھی ہے۔ مچھلیوں سے سمندر سے اور ستاروں سے۔

عمر اور جوانی

اولڈ مین اینڈ دا سی ناول کے عنوان سے ہی ظاہر ہے کہ عمر ناول میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ سنٹیا گو بڑی عمر کی اور مینولن چھوٹی عمر کی نمائندگی کرتے ہیں۔ دونوں کے درمیان ایک تعلق ہے ہم آہنگی ہے ایک کی کمی کو دوسرا پورا کرتا ہے۔ لڑکا بوڑھے آدمی کو لباس خوراک اور دیگر مدد فراہم کرتا ہے جبکہ بوڑھا لڑکے کو عقل تجربہ اور ہنر مہیا کرتا ہے۔

انسان اور فطرت

انسان اور فطرت کے درمیان تعلق بھی اس ناول میں نظر آتا ہے۔ سمندر بے حد خطرناک ہے جہاں طوفان ہیں شارک جیسی خوفناک اور خطرناک مچھلیاں ہیں۔ مگر دوسری طرف یہی سمندر بوڑھے آدمی کو خوراک اور زندگی بھی عطا کرتا ہے۔ بڑی مچھلی مارلن کا بوڑھا آدمی شکار تو کر رہا ہے مگر اسے اپنا بھائی بھی کہتا ہے اور اس سے محبت بھی کرتا ہے۔ یعنی فطرت نے انسان اور جانوروں کے درمیان محبت کا رشتہ قائم کیا ہوا ہے۔ ناول ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ موت نئی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ بوڑھے آدمی کا زندہ رہنے کے لئے بڑی مچھلی مارلن کو مارنا ضروری ہے۔ جبکہ شارک کو بھی اپنی زندگی کی خاطر اس کے گوشت کی ضرورت ہے۔

اولڈ مین اینڈ دی سی

وہ آدمی بوڑھا ہونے کے باوجود اپنی چھوٹی سی کشتی میں اکیلا خلیج کے گرم پانیوں میں مچھلیاں پکڑنے جاتا تھا۔

چوراسی دن گزر چکے تھے مگر اس نے ایک بھی مچھلی نہ پکڑی تھی۔

پہلے چالیس دن ایک لڑکا بھی اس کے ساتھ مچھلیاں پکڑنے جاتا رہا۔ مگر جب چالیس دن تک کوئی مچھلی اس کے ہاتھ نہ آئی تو لڑکے کے والدین نے اسے کہا کہ یہ بوڑھا آدمی یقینی طور پر انتہائی بدقسمت شخص یعنی سیلاو بن چکا ہے۔ لڑکے نے ان کا حکم مانا اور ایک دوسری کشتی میں چلا گیا۔ جہاں پہلے ہی ہفتے تین شاندار مچھلیاں پکڑ لیں۔ لڑکا جب بھی دیکھتا کہ بوڑھا آدمی بغیر مچھلیوں کے واپس آیا ہے تو وہ افسردہ ہو جاتا۔ اور خالی کشتی سے مچھلیاں پکڑنے کا سامان اور دوسرا سامان اتارنے میں بوڑھے کی مدد کرتا۔

بادبان بہت پرانا تھا اور آٹے کے تھیلوں سے جگہ جگہ سے سیا گیا تھا اور ایسا معلوم ہوتا جیسے ناکامی شکست ہار کا جھنڈا ہو۔

وہ بوڑھا بھی تھا اور بہت کمزور بھی۔ اس کی گردن کی پچھلی جانب گہری جھریاں پڑ چکی تھیں۔ گرم علاقوں میں دھوپ سے چہرے پر جو نشان پڑ جاتے ہیں وہ بھی اس کے چہرے پر موجود تھے۔ اس کے ہاتھوں پر بھی بہت گہرے نشان تھے جو بڑی بڑی مچھلیاں پکڑنے کے

کنارے سے کشتی اوپر کھینچتے ہوئے لڑکے نے بوڑھے آدمی سے کہا سنٹیاگو چونکہ ہم کچھ کمائی کر چکے ہیں اس لئے اب میں تمہارے ساتھ دوبارہ مچھلیاں پکڑنے جا سکتا ہوں۔ مچھلیاں پکڑنے کا کام لڑکے نے بوڑھے آدمی سے ہی سیکھا تھا اس لئے بھی وہ اس سے محبت کرتا تھا۔ بوڑھے نے جواب دیا نہیں تم ایک خوش قسمت کشتی پر کام کر رہے ہو اور یہ مناسب نہیں کہ اسے چھوڑو۔ لڑکا بولا کیا آپ کو یاد ہے جب ہم ستاسی روز بغیر مچھلی پکڑے واپس آتے رہے اور پھر بہت سی مچھلیاں پکڑیں۔ مسلسل تین ہفتے ہر روز بڑی بڑی مچھلیاں ہمارے ہاتھ آتی رہیں۔

بوڑھے نے جواب دیا ہاں مجھے یاد ہے اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تم بہت اچھے ہو اس وقت مجھے کسی شک کی بنیاد پر چھوڑ کر نہیں گئے تھے۔

چونکہ میں چھوٹا ہوں اس لئے اپنے والد کی ہر بات ماننی پڑتی ہے اور اس بات کا حکم بھی مجھے والد نے ہی دیا تھا۔

بوڑھے نے جواب دیا مجھے علم ہے یہ قدرتی بات ہے ایسا ہی ہوتا ہے۔

لڑکا بولا ان کا یقین پختہ نہیں ہے۔

انہیں نہ ہو مگر ہمیں تو اعتماد ہے بھروسہ ہے یقین ہے۔ لڑکے نے کہا بالکل ہے۔

لڑکے نے کہا سامان ہم بعد میں گھر لے جائیں گے پہلے میں آپ کو شربت کا ایک گلاس پلانا چاہتا ہوں۔ بوڑھے آدمی نے حامی بھر لی۔ وہاں دوسرے ماہی گیر بھی بیٹھے تھے۔ کچھ نے اس کا مذاق اڑایا مگر بوڑھے نے غصہ نہ کیا اور کچھ نے اس کے لئے ہمدردی محسوس کی مگر اس کا اظہار نہیں کیا۔

مچھیرے آپس میں آہستہ آواز میں باتیں کر رہے تھے سمندر کی لہروں کے بارے میں اور یہ کہ انہوں نے اپنی ڈوری کتنی گہرائی تک جانے دی۔ موسم کے بارے میں اور جو کچھ انہوں نے دیکھا اس کے بارے میں۔ کامیاب مچھیرے پہلے ہی وہاں آ چکے تھے اور اپنی مارلن مچھلیاں کاٹ بھی چکے تھے۔ وہ مچھلیاں منڈی جا چکی تھیں جہاں برف کے ٹرک کا انتظار تھا جو انہیں ہوانا کی منڈی تک لے جاتا۔ شارک مچھلیاں شارک فیکٹری میں پہنچا دی گئی تھیں وہاں انہیں لٹکانے کے بعد ان کے جگر نکالے جاتے تھے۔ نوکدار پر علیحدہ کر کے آنتوں اور چھلکوں کو اتار کر مچھلی کو صاف کیا جاتا ہے۔ پھر گوشت کو لمبے ٹکڑوں میں کاٹا جاتا ہے تاکہ ان پر نمک لگایا جا سکے۔

شارک فیکٹری سے بندرگاہ کی طرف بو اس وقت آتی تھی جب ہوا مشرق کی طرف چلتی مگر چونکہ ہوا شمال کی طرف چل رہی تھی بہت آہستہ۔ اس لئے بو کا احساس بہت کم تھا۔ دھوپ نکل چکی تھی اور انہوں نے اس جگہ خوشگوار احساس محسوس کیا۔

بوڑھا اپنے ماضی کی یادوں میں کھو گیا۔

بڑی مچھلیوں کو پکڑنے کے لئے چھوٹی سارڈین مچھلیاں بطور چارہ استعمال کی جاتیں۔ لڑکے نے بوڑھے سے پوچھا کہ کیا وہ اس کے لئے چھوٹی مچھلیاں لے آئے کل شکار کے دوران ان چھوٹی مچھلیوں کی ضرورت پڑے گی۔ بوڑھے آدمی نے لڑکے سے کہا نہیں تمہیں اب بیس بال کے کھیل سے لطف اندوز ہونا چاہیئے۔ ابھی مجھ میں ہمت ہے کہ کشتی چلا سکوں۔

لڑکا- میری خواہش تھی کہ آپ کے ساتھ جاؤں مگر آپ اجازت نہیں دیتے تو کوئی اور کام بتائیں جس سے میں آپ کی مدد کر سکوں۔

بوڑھا- تم نے ابھی تو میری دعوت کی ہے مشروب سے اس کا مطلب ہے تم بڑے ہو چکے ہو۔

لڑکا- جب پہلی مرتبہ میں آپ کے ساتھ کشتی پر گیا تھا تو اس وقت میں کتنے سال کا ہوں گا۔

بوڑھا- پانچ سال کے۔ مجھے یاد ہے اس وقت تم موت کے بہت قریب پہنچ چکے تھے مچھلی ابھی مری نہیں تھی اور میں نے اسے کشتی میں ڈال دیا اور وہ تو کشتی کو تباہ کر دینا چاہتی تھی۔

لڑکا- جی مجھے بالکل اچھی طرح یاد ہے مچھلی کی دم کشتی سے زور زور سے ٹکرا رہی تھی بیٹھنے کی جگہ ٹوٹنے والی تھی۔ آپ مچھلی کو ختم کرنے کے لئے اسے زور زور سے مار رہے تھے۔ ایسی زوردار آوازیں اور جھٹکے جیسے کلہاڑی سے کسی درخت کو کاٹا جا رہا ہو۔ اور یہ بھی یاد ہے کہ آپ نے مجھے بچانے کے لئے کشتی کے اس حصے میں پھینک دیا جہاں بہت سی ڈوریاں پڑی تھیں اور میں اپنے تمام جسم پر میٹھے خون کی بو محسوس کر رہا تھا۔

بوڑھا- یہ سب کچھ تمہیں میں نے بتایا تھا یا تمہیں واقعی یاد ہے۔

لڑکا- پہلے دن جب ہم شکار پر گئے تھے اس وقت سے لے کر آج تک کی تمام چیزیں مجھے بالکل صاف یاد ہیں۔

بوڑھے نے اپنی دھوپ میں جلی ہوئی مگر پورے اعتماد اور شفیق آنکھوں سے لڑکے کی طرف دیکھا۔

بوڑھا- اگر تم میری اپنی اولاد ہوتے تو میں تمہیں ساتھ لے جانے کا جوا کھیلتا۔ مگر ایک تو تم بیٹے ہو اپنے ماں باپ کے اور دوسرے ایک خوش قسمت کشتی کے ساتھ شکار پر جا رہے ہو۔

لڑکا- بڑی مچھلی کے شکار کے لئے چار عدد چارہ کی مچھلیاں کہاں سے مل سکتی ہیں؟ مجھے علم ہے چارہ کی سارڈین مچھلیوں کا بھی۔ مجھے اجازت دیں کہ آپ کے لئے لے آؤں۔

بوڑھا- میرے پاس کچھ بچ گئے تھے جو میں نے نمک لگا کر محفوظ کر لئے ہیں۔

لڑکا- میری خواہش ہے کہ آپ کے لئے چار تازہ مچھلیاں لاؤں۔

بوڑھا- اچھا ٹھیک ہے مگر صرف ایک۔

بوڑھے کی امید اور اعتماد اگرچہ کبھی ختم نہیں ہوئے تھے مگر اب وہ نئے سرے سے تازہ دم ہو رہے تھے بالکل ایسے جیسے صبح کی ٹھنڈی ہوا تیز ہونے لگے۔

لڑکے نے کہا ایک نہیں دو۔

بوڑھا- ٹھیک ہے تم ضد کرتے ہو تو دو ہی سہی مگر بتاؤ کہ انہیں چوری تو نہیں کیا۔

بوڑھے نے بات جاری رکھی کہ سمندر کی جو لہریں پیدا ہو رہی ہیں وہ کل کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوں گی۔ لڑکے کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ کل وہ بہت دور جائے گا اور واپسی ہوا کا رخ بدلنے پر ہی ہو گی۔ وہ صبح ہی صبح نکل جائے گا۔

لڑکا- میں بھی پوری کوشش کروں گا کہ ہماری کشتی بھی بہت دور تک جائے تاکہ اگر آپ کے ہاتھ کوئی بڑی مچھلی آجائے تو ہم آپ کی مدد کر سکیں۔

بوڑھا- کیا تمہاری کشتی والا پسند نہیں کرتا کہ بہت دور جاکر مچھلیوں کا شکار کرے؟

لڑکا- ہاں ایسی ہی بات ہے مگر اسے بہت سی ایسی چیزیں نظر نہیں آتیں جو میں دیکھ لیتا ہوں۔ میں اس سے کہوں گا ایک پرندہ ہے اور پھر اسی بہانے سے اسے ڈولفن پکڑنے کے لئے کھلے سمندر میں لے آؤں گا۔

بوڑھا- کیا واقعی اسے بہت کم نظر آتا ہے؟

لڑکا- اسے تو آپ اندھا ہی سمجھیں۔

ہاں اس لئے کیوں کہ میں دوسروں سے مختلف عجیب و غریب بوڑھا ہوں۔

لڑکا- کیا آپ میں ابھی اتنی طاقت ہے کہ ایک بڑی مچھلی کو قابو کر سکیں۔

بوڑھا- ہاں میرا خیال ہے میں ایسا کر سکتا ہوں۔ دوسرا اس میں تجربہ اور داؤ پیچ بھی کام آتے ہیں۔

لڑکا- اب سامان گھر لے کر چلتے ہیں اس کے بعد میں جال سے سارڈین مچھلیاں پکڑنے جاؤں گا۔

ان دونوں نے مل کر کشتی سے سامان اٹھالیا۔ مستول بوڑھے کے کندھے پر تھا اور لڑکے کے پاس لکڑی کا صندوق۔ جس میں ڈوریوں کے گچھے اور برچھا ہارپون تھا۔ کشتی کی پچھلی جانب وہ صندوق تھا جس میں مچھلیوں کا چارہ رکھا جاتا تھا۔ اور وہ ڈنڈا بھی جو اس وقت استعمال ہوتا تھا جب بڑی مچھلی پکڑی جاتی تھی اور اسے کشتی میں لا کر قابو کیا جاتا تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ ان کا یہ سامان کوئی بھی نہیں چرائے گا مگر بادبان اور بھاری ڈوریوں کو اس لئے گھر لایا جاتا تاکہ وہ شبنم سے خراب نہ ہوں۔ دوسرے کانٹا اور ہارپون نیزہ کشتی میں

دیکھ کر کسی کی نیت خراب ہو بھی سکتی تھی۔ وہ چلتے ہوئے بوڑھے کی جھونپڑی تک پہنچ گئے۔ دروازہ کھلا تھا وہ اندر داخل ہوئے۔ دیوار کے ساتھ اس مستول کو کھڑا کر دیا گیا جو بادبان میں لپٹا تھا۔ لڑکا صندوق اور جو دوسرا سامان لایا تھا اس نے وہ بھی اس کے قریب رکھ دیا۔ جھونپڑی ایک ہی کمرے پر مشتمل تھی اور مستول کی لمبائی اس جھونپڑی کی چھت جتنی تھی۔ اس جھونپڑی کو ناریل کے سخت پتوں سے بنایا گیا تھا۔ جھونپڑی کے اندر صرف ایک بستر میز کرسی اور کوئلہ جلا کر کھانا پکانے کا ایک چولہا مٹی کے فرش پر موجود تھا۔ جھونپڑی کی دیواریں ناریل کے درختوں کو ایک دوسرے سے ملا کر بنائی گئی تھیں جو بھورے رنگ کی تھیں۔ ان کے اوپر حضرت مسیح اور حضرت مریم کی رنگین تصویر لگی ہوئی تھی۔ یہ دراصل اس کی بیوی نے لگوائی تھی اور اس کے دور کی نشانی تھی۔ پہلے دیوار پر اس کی بیوی کی ہلکے رنگوں میں تصویر بھی موجود تھی لیکن بوڑھے نے اسے وہاں سے اتار دیا کیونکہ اسے دیکھ کر اپنے اکیلے پن کا شدید احساس اسے گھیر لیتا۔ طاق پر چھتی پر بوڑھے کی صاف ستھری قمیض رکھی ہوتی اور اپنی بیوی کی وہ تصویر اس نے اس کے نیچے رکھ دی تھی۔

لڑکا- آپ کے پاس کھانے کی کیا چیزیں ہیں۔

بوڑھا- مچھلی اور زرد چاول۔ کیا تمہیں کھانے کے لئے دوں؟

لڑکا- نہیں شکریہ کھانا میں گھر جا کر کھاؤں گا۔ کیا آپ کے لئے آگ جلا دوں؟

بوڑھا- نہیں ابھی نہیں بعد میں جلالوں گا یہ بھی ممکن ہے کہ میں چاول بغیر گرم کئے کھالوں۔

لڑکا- کیا آپ مجھے چھوٹا جال لے جانے کی اجازت دیں گے؟

بوڑھا- ہاں تم لے جاسکتے ہو۔

بوڑھا- اسی مہینے میں تو بڑی مچھلیاں آتی ہیں جنہیں پکڑنا مشکل ہوتا ہے۔ مئی کے مہینے میں تو کوئی بھی مچھلیاں پکڑ سکتا ہے۔

لڑکا سارڈین مچھلیاں پکڑنے چلا جاتا ہے جب واپسی ہوتی ہے تو بوڑھا کرسی پر سویا ہوتا ہے۔ سورج غروب ہو چکا ہے فوجیوں کا پرانا کمبل لڑکے نے بستر سے اٹھایا اور کرسی کی پچھلی جانب بوڑھے کے کندھوں پر ڈال دیا۔ عجیب و غریب کندھے تھے بوڑھے کے مگر طاقت ور مضبوط گردن۔ بوڑھا سو رہا تھا وہ اگلی جانب جھکا ہوا تھا اس لئے جھریاں نظر نہیں آرہی تھیں۔ بادبان کی طرح اس کی قمیض پر بھی جگہ جگہ سلائی کی گئی تھی۔ پرانے پیوند دھوپ لگنے کی وجہ سے مختلف رنگوں کے ہو گئے تھے۔ سر بہت ہی بوڑھا نظر آتا تھا اور اس وقت آنکھیں بند تھیں۔ اس طرح معلوم ہوتا تھا کہ وہ زندہ ہی نہیں ہے۔ شام کی ہلکی ہوا چل رہی تھی مگر گھٹنوں میں رکھا ہوا اخبار اڑ نہیں رہا تھا کیونکہ وہ اس کے بازوؤں کے نیچے تھا۔ پیر ننگے تھے لڑکا وہاں سے چلا گیا۔ دوبارہ واپس آیا تو اس وقت بھی بوڑھا آدمی سو رہا تھا۔ گھٹنے کو ہلا کر اسے اٹھایا۔ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو ایسا لگا جیسے وہ بہت طویل سفر کر کے واپس آرہا ہو۔ پھر مسکراتے ہوئے لڑکے سے پوچھا کہ وہ کیا لایا ہے؟

لڑکا۔ رات کا کھانا۔ آئیں دونوں مل کر کھاتے ہیں۔

بوڑھا۔ مجھے بھوک نہیں لگ رہی۔

لڑکا۔ آئیں کھائیں۔ کھانا نہیں کھایا تو طاقت نہیں آئے گی۔ طاقت نہیں آئے گی تو مچھلیاں کیسے پکڑ سکیں گے۔

بوڑھا۔ بھوک کے پیٹ میں مچھلیاں پکڑ چکا ہوں۔ اٹھتے ہوئے اس نے اخبار کو تہہ کرنے کے بعد کمبل کو لپیٹنا شروع کیا تو لڑکے نے کہا ایک تو آپ کمبل اوڑھے رہیں اور دوسرے جب تک میں زندہ ہوں آپ بھوک کے پیٹ مچھلیاں پکڑنے نہیں جاسکتے۔

بوڑھا بولا خدا تمہیں لمبی عمر دے اور اپنی صحت کا خیال رکھو۔ ٹھیک ہے کھانے میں کیا ہے؟

لڑکا۔ لوبیا چاول تلے ہوئے تھوڑا سا بھنا ہوا گوشت شوربا۔

لڑکا نزدیک کے ہوٹل سے انہیں ناشتے دان میں رکھ کر لایا تھا۔ رومال میں لپٹے ہوئے چھری کانٹے اور چمچے بھی تھے۔ اس نے بتایا کہ یہ سب چیزیں ہوٹل کے مالک نے دی ہیں۔ بوڑھے نے کہا کہ میں اس کا شکریہ ادا کروں گا۔

لڑکے نے جواب دیا کہ اس کا شکریہ پہلے ہی ادا کیا جاچکا ہے۔

بوڑھے نے پوچھا کیا اس نے پہلے بھی ہمارے لئے ایسے تحفے بھجوائے ہیں۔ لڑکے نے کہا ہاں۔ تو بوڑھا آدمی خوش ہوا اور بولا کہ میں بھی اسے تحفے میں بڑی مچھلی کے پیٹ کا گوشت پیش کروں گا۔ بلکہ اس کے علاوہ بھی کچھ اور تحفہ بھی دینا چاہیئے کیونکہ اسے ہمارا بہت خیال ہے۔

لڑکے نے کہا کہ کھانے کے ساتھ اس نے شراب کی دو بوتلیں بھی بھجوائی ہیں۔

بوڑھے نے دوبارہ اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا چلو کھانا شروع کرتے ہیں۔ مجھے بس ذرا ہاتھ منہ دھونا تھا اس لئے تھوڑی دیر ہوگئی۔ لڑکے نے سوچا کہ ہاتھ منہ کس طرح دھویا جاسکتا ہے پانی دو گلیوں کے فاصلے پر تھا۔ اسے اپنی لاپرواہی پر شرمندگی ہوئی اور اس نے سوچا کہ وہ آئندہ پہلے ہی پانی صابن تولیا سردیوں میں استعمال کرنے کی قمیض کوٹ جوتے اور کمبل بھی لے کر آئے گا۔ تاکہ بوڑھے آدمی کو سردیوں میں پریشانی نہ ہو۔

بوڑھے نے کھانے کی تعریف کی پھر دونوں بیس بال کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ بوڑھے نے کہا کہ امریکن لیگ میں یاں کیوں کو اہمیت حاصل ہے۔ جب لڑکے نے بتایا کہ آج وہ ہار چکے ہیں تو بوڑھے نے کہا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ گفتگو سے علم ہو رہا تھا کہ بوڑھے آدمی کو بیس بال اور اس کے کھلاڑیوں کے بارے میں بہت زیادہ معلومات ہیں۔ ایک عظیم کھلاڑی کے بارے میں گفتگو کی جو وہاں پر آیا تھا۔ بوڑھے کی خواہش تھی کہ اسے دعوت دے کہ اس کی کشتی میں اس کے ساتھ شکار پر جائے مگر ہمت نہ پڑی۔ لڑکے سے کہا کہ وہ دعوت دے مگر اس کی بھی ہمت نہ ہو سکی۔

لڑکے نے کہا یہ ہماری غلطی تھی شاید ہماری دعوت قبول کرلی جاتی پھر ہم ساری زندگی اس بارے میں بات کرتے۔

ایک کھلاڑی کے بارے میں وہ بات کرتے ہیں کہ وہ بچپن میں غریب تھا اس کا باپ بھی مچھیرا تھا اور شاید ہماری دعوت قبول کر لیتا کیونکہ اس نے غربت دیکھی تھی۔ پھر دوسرے کھلاڑی کے بارے میں بات کرتے ہیں جو شروع سے ہی امیر تھا اور چھوٹی عمر میں ہی بڑی بڑی ٹیموں کے ساتھ کھیلتا تھا۔

لڑکے کے پوچھنے پر اس نے بیس بال کے اس کھلاڑی کے بارے میں بتایا جو وہاں شراب خانے پر آیا کرتا تھا۔ شراب پی کر اس کا رویہ بہت خراب ہو جاتا بدتمیزی سے بولتا ہمیشہ بیس بال اور گھوڑوں کے متعلق سوچتا رہتا۔ گھوڑوں کے ناموں کی لسٹ اس کی جیب میں رہتی اور ٹیلیفون پر بھی گھوڑوں کے نام ہی بتا رہا ہوتا تھا۔

بیس بال کے بہترین کھلاڑیوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے لڑکے نے کہا کہ آپ اسی طرح سب سے بہتر مچھلی پکڑنے والے ہیں۔

بوڑھے نے جواب دیا نہیں میں کچھ لوگوں کو جانتا ہوں جو بہت اچھے ہیں۔

لڑکے نے جواب دیا اچھے تو اور بھی ہوں گے مگر آپ بہترین ہیں۔

بوڑھا۔ شکریہ تمہاری باتوں سے میں بہت خوش ہو جاتا ہوں۔ امید ہے اتنی بڑی مچھلی کبھی نہیں آئے گی جو مجھے شکست دے دے۔

لڑکا۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ طاقتور ہیں تو کوئی مچھلی آپ کو شکست کیسے دے سکتی ہے۔

بوڑھا۔ ممکن ہے مجھ میں اتنی طاقت نہ ہو جتنی میں اپنے اندر محسوس کرتا ہوں مگر میں اپنے ارادے کا پکا ہوں اور بہت سے داؤ پیچ بھی آتے ہیں۔

لڑکا۔ اب آپ کو سو جانا چاہیئے تاکہ صبح تازہ دم ہو کر جاگیں۔ میں چلتا ہوں تاکہ یہ سامان واپس شراب خانے میں پہنچا دوں۔

بوڑھا۔ شب بخیر کل صبح میں تمہیں جگا دوں گا۔

لڑکا۔ آپ تو میرے لئے الارم کلاک ہیں۔

بوڑھا۔ میرا الارم کلاک تو بڑھاپا ہے۔ بوڑھے اتنی جلدی کیوں جاگ جاتے ہیں؟ کیا اس لئے کہ انہیں بہت طویل دن ملے؟

لڑکا۔ یہ تو مجھے علم نہیں بس اتنا پتہ ہے کہ کم عمر لڑکے بہت گہری نیند اور بہت دیر تک سوتے ہیں۔

بوڑھا۔ میں کل صبح تمہیں جگا دوں گا۔

لڑکا۔ میں پسند نہیں کروں گا کہ دوسری کشتی والا مجھے جگائے۔ اس کے جگانے کا مطلب ہوتا ہے کہ میں اس سے کمتر ہوں میں اس کا نوکر تو نہیں ہوں۔

بوڑھا۔ میں اس بات کو سمجھ سکتا ہوں۔

لڑکا اچھی نیند کی دعا دے کر شب بخیر کہہ کر چلا گیا۔

چونکہ کوئی روشنی نہ تھی اس لئے ان دونوں نے کھانا اندھیرے میں ہی کھایا تھا۔ اسی اندھیرے میں بوڑھے آدمی نے اپنی پتلون اتاری اسے لپیٹا درمیان میں اخبار رکھ کر تکیہ بنانے کی کوشش کی۔ اپنے ارد گرد کمبل لپیٹا بستر پر پرانے اخبار رکھے ہوئے تھے ان پر لیٹ گیا۔

جلد ہی وہ سو گیا اور خواب دیکھنے شروع کئے۔ خواب میں وہ لڑکا بن چکا تھا۔ طویل سنہری ساحل اور سفید ساحل افریقہ کے۔ یہ ساحل اتنے سنہرے تھے کہ آنکھیں چکاچوند ہو جاتیں۔ خاکی رنگ کے عظیم الشان پہاڑ اور ان کی بلند چوٹیاں۔ ہر رات کو خواب میں وہ ان ساحلوں پر آموجود ہوتا اور موجوں کا شور سنتا۔ ان ساحلوں سے افریقیوں کو دیکھتا جو اپنی کشتیوں میں سمندر میں سفر کر رہے ہوتے۔ اپنے سونے کے دوران ہی جہاز کے تارکول اور رسیوں کی بو محسوس کرتا اور صبح کی خوبصورت ہوا میں افریقہ کی خوشبو محسوس کرتا اور اسی خوشبو کے ساتھ اس کی آنکھ کھل جاتی۔ لباس پہن کر اب اسے لڑکے کو جگانے جانا ہوتا تھا۔ لیکن آج تو یہ خوشبو اسے بہت پہلے آ گئی تھی ابھی دن ہونے میں بہت وقت تھا اس لئے اس نے دوبارہ خواب دیکھنے شروع کر دیئے۔ سمندر کے اندر جزیروں کی چوٹیاں اسے نظر آئیں اور پھر جزائر کینزی کی سڑکیں اور اس کے مختلف ساحل اسے خواب میں نظر آتے رہے۔

وہ جو خواب دیکھ رہا تھا وہ نہ طوفانوں کے تھے نہ عورتوں کے۔ ان میں عظیم واقعات بھی نہ تھے نہ مچھلیاں نہ لڑائیاں نہ طاقت کے مقابلے نہ ہی وہ خواب اس کی بیوی کے تھے۔ اب اسے خواب میں صرف مختلف مقامات اور ساحلوں پر ببر شیر نظر آتے۔ وہ تھے تو ببر شیر مگر شام کے وقت اس طرح کھیلتے جیسے بلی کے بچے ہوں۔ بوڑھا آدمی ان سے بھی ویسی ہی محبت محسوس کرتا تھا جیسی لڑکے سے۔ اگرچہ لڑکا اسے کبھی بھی خواب میں نظر نہیں آیا تھا۔ بوڑھے آدمی کی آنکھ کھل گئی۔ دروازہ کھلا تھا جہاں سے چاند نظر آ رہا تھا۔ اس کی طرف نظر ڈالی اور اپنی پتلون کو کھول کر پہن لیا۔ جھونپڑی کے باہر جا کر پیشاب کیا پھر لڑکے کو جگانے کے لئے سفر شروع کیا۔ صبح کی سردی سے کپکپی آ رہی تھی مگر یہ علم تھا کہ کچھ دیر چلنے کے بعد اس میں کمی آ جائے گی اور جلد ہی وہ کشتی چلا رہا ہو گا۔

لڑکے کے گھر کے دروازے میں کنڈی نہیں لگی تھی۔ بوڑھے آدمی نے دروازہ کھولا اور دبے پاؤں اندر داخل ہو گیا۔ لڑکا گہری نیند سو رہا تھا۔ چاند کی مدھم روشنی میں لڑکے کا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ لڑکے کا پاؤں پکڑا اور اس وقت تک پکڑے رکھا جب تک لڑکا جاگ کر اس کی طرف دیکھنے نہ لگا۔ بوڑھے نے سر ہلایا لڑکے نے کرسی سے اپنی پتلون اٹھائی اور بستر میں ہی پہن لی۔ بوڑھا دروازے سے باہر گیا تو لڑکا بھی نیند بھری بوجھل آنکھوں سے اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ بوڑھے کو علم تھا کہ اس نے لڑکے کی نیند

لڑکے نے کہا کہ کافی کا ایک کپ پینا چاہیئے تو بوڑھے آدمی نے جواب دیا کشتی میں سامان رکھنے کے بعد تھوڑی کافی پیئیں گے۔ صبح صبح مچھیروں کے لئے ایک دکان کھل جاتی تھی وہاں سے انہوں نے گاڑھے دودھ کے ڈبے کی کافی پی۔

آپ کی رات کیسی گزری؟ لڑکے نے بوڑھے آدمی سے پوچھا۔ نیند سے چھٹکارا پانے کی کوشش کے بعد اب لڑکا آہستہ آہستہ جاگنے لگا تھا۔

بوڑھا- نیند بھی بہت اچھی آئی اور اسی لئے میں بہت ہمت اور حوصلہ محسوس کر رہا ہوں۔

لڑکا- اب مجھے تمہارے لئے اور اپنے لئے سارڈین مچھلی اور تازہ چارہ لانا چاہیئے۔ دوسری کشتی والا تو اپنا سارا سامان خود لاتا ہے۔

بوڑھا- ہم تو اس طرح کے نہیں بلکہ جب تمہاری عمر پانچ سال کی تھی تو میں نے تمہیں بھی چیزیں اٹھا کر چلنے کی اجازت دے دی تھی۔

لڑکا- میں جلدی واپس آجاؤں گا اس دوران آپ ایک اور کافی پیئیں۔ پیسے بعد میں اکٹھے دے دیئے جائیں گے۔

لڑکا ننگے پاؤں چلتا ہوا مچھلی کا چارہ لینے برف خانے گیا جبکہ بوڑھا آہستہ آہستہ کافی پیتا رہا۔ اسے پورا دن اسی کافی پر گزارنا تھا اور اسے علم ہو چکا تھا کہ یہ اس کے لئے بہت ضروری ہے۔ بہت عرصے سے کھانا کھانے میں اس کا دل نہیں لگتا تھا بلکہ اب تو وہ کشتی پر اپنا کھانا

ساتھ بھی نہیں لے کر جاتا تھا۔ کشتی میں پورے دن کے لئے پینے کا پانی موجود ہوتا تھا جو اس کے لئے کافی تھا۔ اس کے علاوہ کسی چیز کی ضرورت محسوس نہ کرتا۔

لڑکا واپس آیا تو دو سارڈین مچھلیاں اس کے پاس تھیں اور دو کانٹے جو کاغذ میں لپیٹے گئے تھے۔ وہ پگڈنڈی پر چلتے ہوئے کشتی کے پاس پہنچ گئے۔ کنکری دار ریت ان کے پیروں کو چبھ رہی تھی۔ کشتی کو اوپر کی جانب کر کے پانی میں ڈال دیا گیا۔

لڑکے نے بوڑھے آدمی کو دعا دی کہ خوش قسمتی اس کا ساتھ دے۔

بوڑھے نے جواب دیا کہ خوش قسمتی تمہارا بھی ساتھ دے۔

بوڑھے نے چپو کو رسی سے باندھ کر کڑوں پر لگا دیا۔

اب وہ نیچے جھک کر زور لگا رہا تھا اور کشتی کو بندرگاہ سے باہر دھکیل رہا تھا۔ دوسرے کناروں سے بھی کشتیاں سمندر میں داخل ہو رہی تھیں۔ چاند پہاڑیوں کے پیچھے جا چکا تھا اس لئے وہ کشتیاں اسے نظر تو نہیں آ رہی تھیں مگر ان کی آوازیں ضرور سنائی دے رہی تھیں۔ زیادہ تر کشتیوں پر خاموشی تھی مگر کبھی کبھی کسی کے بولنے کی آواز آ جاتی۔ چپو جو آواز پانی میں پیدا کرتے وہ آوازیں آ رہی تھیں۔ کشتیاں مختلف سمت میں روانہ ہو گئیں اس حصے کی طرف جہاں مچھلیاں زیادہ ملنے کی امید تھی۔ بوڑھے کو اندازہ تھا کہ اس نے سمندر میں بہت اندر تک جانا ہے اور زمین کو بہت پیچھے چھوڑ آیا ہے۔ اب اسے کھلے سمندر کی صبح کی تازہ خوشبودار ہوا آ رہی تھی۔ وہ سمندر کے اس حصے تک پہنچ گیا جسے مچھیرے گہرا کنواں کہتے تھے۔ کیونکہ اس جگہ ایک دم سے سمندر بہت گہرا ہو جاتا ہے۔ خلیج کی گھاس فاسفورس جیسی چمک کے ساتھ اسے نظر آئی۔ یہاں سمندر کے پانی کے دھارے تھے۔ اچانک سمندر کی گہرائی سے ٹکراتے تو گرداب سا بن جاتا۔ اسی لئے مختلف اقسام کی مچھلیاں اس جگہ موجود ہوتی تھیں مختلف اقسام کے جھینگے یہاں جمع ہو جاتے۔ جن میں وہ مچھلیاں بھی تھیں جو بطور چارہ استعمال ہوتیں اور جنہیں بڑی مچھلیاں ہڑپ کر جاتیں۔

اس وقت اندھیرا تھا مگر بوڑھا محسوس کر رہا تھا کہ صبح ہونے والی ہے۔ وہ اڑن مچھلیوں کے پانی سے اچھلنے کی وجہ سے ان کے پروں سے پیدا ہونے والی آواز کو سن رہا تھا۔ اسے سمندروں کے ان پرندوں سے بہت محبت تھی کیونکہ سمندر میں وہ اس کے سب سے قریبی دوست تھے۔ اسے آبی پرندوں بالخصوص نرم و نازک سمندری مرغابیوں پر بہت ترس آتا تھا کیونکہ وہ ہر وقت ہوا میں اڑتی رہتیں۔ انہیں شکار کی تلاش ہوتی مگر ان کے ہاتھ کچھ بھی نہ آتا۔

وہ سوچتا تھا کہ مضبوط طاقتور چور اور لٹیرے پرندوں کے علاوہ باقی نرم و نازک اور کمزور پرندوں کی زندگی انسانوں سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ سمندر تو بہت ظالم ہو سکتا ہے لیکن ان پرندوں کو سمندری ابابیلوں کی طرح نرم و نازک کیوں تخلیق کیا گیا۔ سمندر اگرچہ بہت خوبصورت اور مہربان ہے لیکن یہ اچانک بہت تیزی سے ظالم بھی ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ معصوم اور کمزور پرندے جو سمندر میں غوطہ لگاتے ہیں شکار کرتے ہیں سمندر کے مقابلے میں بہت ہی کمزور ثابت ہوتے ہیں۔

وہ سمندر کے بارے میں ایسا خیال رکھتا تھا جیسے وہ ایک خوبصورت عورت ہو۔ ایسی ہی بات تھی جیسے لوگ عورت سے محبت تو کرتے ہیں مگر اس کے بارے میں کبھی کبھار برا بھی کہہ دیتے ہیں۔ لیکن بعض نوجوان مچھیروں کے پاس جب شارک کے جگر بیچنے سے بہت زیادہ رقم آجاتی ہے تو انجنوں والی کشتیاں رکھتے ہیں وہ اس کے لئے ایسے الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں جیسے کوئی دشمن ہو یا ظالم ہو۔ وہ نوجوان اسے عورت کی جگہ مرد کے صیغے میں استعمال کرتے مگر بوڑھا اسے خوبصورت عورت ہی تصور کرتا تھا۔ جو بہت زیادہ خوشیاں بھی دے سکتی تھی اور خوشیوں سے محروم بھی کر سکتی تھی۔ اگر کبھی ظالمانہ حرکت کرتی ہے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اسے اپنے اوپر کوئی اختیار نہیں رہتا۔ وہ سوچتا کہ چاند کا اثر دونوں پر ہی بہت زیادہ پڑتا ہے عورت اور سمندر پر۔

وہ چپو چلا تو رہا تھا مگر اس میں زیادہ محنت نہیں کرنی پڑ رہی تھی کیونکہ دھارا اسے آگے لے کر جا رہا تھا۔ بہت کم محنت سے بہت زیادہ سفر اس نے طے کر لیا۔ اس نے سوچا میں ایک ہفتے تک گہرے پانیوں میں مچھلی پکڑنے کی کوشش کرتا رہا مگر کوئی مچھلی ہاتھ نہیں آئی۔ آج وہاں قسمت آزماؤں گا جہاں بونیٹا اور آل باکور مچھلیاں جھنڈ کے جھنڈ میں ہوتی ہیں۔ وہاں کوئی بڑی مچھلی بھی ہاتھ لگ سکتی ہے۔

صبح روشنی ہونے سے پہلے ہی اس نے وہ کانٹے جن سے مچھلیاں پکڑنی تھیں سمندر میں پھینک دیئے۔ اب سمندر کا دھارا اسے آگے لے کر جا رہا تھا۔ اس نے چارے سمندر میں پھینکنا شروع کئے۔ اپنے حساب سے پہلا دو سو چالیس فٹ دوسرا ساڑھے چار سو فٹ تیسرا چھ سو فٹ اور چوتھا اس سے بھی گہرائی میں جا چکا تھا۔ ہر چارے کی مچھلی منہ کی سمت نیچے لٹکی ہوئی تھی اور کانٹا اس کے جسم کے اندر پیوست تھا۔ کانٹے کے باہر نکلے ہوئے نوکدار حصے پر تازہ سارڈین مچھلیاں باندھی گئی تھیں۔ ہر مچھلی کی آنکھوں سے کانٹا گزارا گیا تھا۔ کانٹے کا کوئی حصہ باقی نہ رہ گیا تھا جسے شکار ہونے والی مچھلی پکڑے اور اسے یہ ذائقے دار نہ لگے۔

بوڑھے کے پاس دو اور مچھلیاں بھی تھیں جو اسے لڑکے نے دی تھیں۔ جو پانی میں جا چکی تھیں اور شاخوں کی طرح لٹکی ہوئی تھیں۔ باقی رسیوں میں جو مچھلیاں اس نے لٹکائیں وہ پہلے بھی استعمال ہو چکی تھیں۔ لیکن ایک تو ان کی حالت ٹھیک تھی دوسرے ان کے گرد سارڈین مچھلیاں لگائی گئی تھیں۔ جن کی خوشبو اور خوبصورتی نے مچھلیوں کو ان کی طرف کھینچنا تھا۔

ہر ڈوری کی موٹائی ایک موٹی پنسل کے برابر تھی۔ باہر کی جانب ایک سبز رنگ کی شاخ رسی سے باندھ دی گئی تھی تاکہ اگر چارے کے کانٹے کو کوئی مچھلی پکڑے تو یہ شاخ پانی میں حرکت کرنے لگے۔ مزید ڈور بھی موجود تھی تاکہ اگر مچھلی بہت زیادہ کھینچے تو یہ ڈور بھی باندھی جاسکے۔

ڈوریاں مطلوبہ جگہ اور سیدھی رہیں اس کے لئے بوڑھا اب بہت آہستگی کے ساتھ کشتی چلا رہا تھا۔ اس کی نظریں تینوں شاخوں پر تھیں۔ روشنی ہو چکی تھی اور سورج نکلنے کے قریب تھا۔ باریک سا سورج نکلا اور بوڑھے نے دوسری کشتیاں بھی دیکھیں جو ساحل کے قریب تھیں۔ سورج پورا نکل آیا اور اس کی روشنی سے سمندر میں چمک پیدا ہوئی۔ یہ روشنی بوڑھے کی آنکھوں میں پڑی اور جلن کا احساس پیدا ہوا۔ اس بات کی پرواہ کئے بغیر وہ آہستگی سے کشتی چلاتا رہا۔ اپنی رسیوں پر نظر ڈالی جو تاریک پانی میں سیدھی پانی کے اندر گئی ہوئی تھیں۔ دوسرے مچھیروں کی نسبت وہ انہیں زیادہ سیدھا رکھتا تاکہ چارہ بالکل اس کی خواہش کے مقام پر موجود رہے۔ جبکہ

دوسرے مچھیروں کی رسیاں پانی کے بہاؤ کے ساتھ نیچے جاتیں اور اس طرح ان سے غلطی ہوتی اور چارہ مقررہ جگہ سے تھوڑا اوپر ہی رہ جاتا۔

سورج نکلے ہوئے دو گھنٹے ہو چکے تھے۔ اب مشرق کی طرف وہ دیکھتا تو آنکھوں میں جلن نہیں ہوتی۔ اب اسے صرف تین کشتیاں نظر آ رہی تھیں بہت پیچھے دور کہیں ساحل کے قریب۔

بوڑھا سوچ رہا تھا کہ سورج میں صبح کے وقت میں طاقت ہوتی ہے اور شام کے وقت بھی۔ مگر تمام زندگی صبح کا سورج میری آنکھوں میں جلن پیدا کرتا رہا۔ اس کے باوجود یہ بالکل ٹھیک ہے شام کے وقت میں سورج کی طرف دیکھ بھی سکتا ہوں۔

اسے ایک جنگلی پرندہ نظر آیا۔ سیاہ لمبے پروں کے ساتھ وہ آسمان کے چکر لگا رہا تھا۔ اچانک اس نے غوطہ لگایا اس کے پر پیچھے کی جانب تھے۔ اس نے ایک اور چکر لگایا۔ بوڑھے نے بلند آواز سے کہا وہ صرف کسی چیز کو تلاش ہی نہیں کر رہا بلکہ اسے کچھ نظر بھی آیا ہے۔ پرندے کی جانب اپنی کشتی موڑ دی۔ اگرچہ پرندے کی جانب جاتے ہوئے اس نے کشتی کی رفتار کچھ تیز کر دی تھی مگر پھر بھی وہ بالکل درست ماہی گیری کر رہا تھا۔

پرندہ ہوا میں اوپر کی جانب بڑھا اس کے پر بالکل ساکت تھے۔ اس نے اچانک نیچے کی جانب غوطہ لگایا اور بوڑھے نے اڑن مچھلیوں کو پانی کے اوپر آتے اور اس کی سطح پر تیرتے ہوئے دیکھا۔ وہ بچنے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں۔

بوڑھا مچھیرا بلند آواز سے چیخا ڈولفن بہت بڑی ڈولفن مچھلیاں۔

اس نے چپو چلانا بند کر دیا۔ چھوٹی رسی نکال لی جس کے اوپر تار بندھا ہوا تھا اور تار پر کانٹا موجود تھا۔ سارڈین بطور چارہ وہاں لگا دی اور اسے سمندر میں اتار دیا۔ دوسرا سرا کشتی کے ساتھ باندھ دیا۔ ایک اور رسی پر بھی چارہ لگا دیا مگر اسے کشتی میں ہی رکھا۔ دوبارہ کشتی

چلانی شروع کی لیکن وہ مسلسل اس پرندے کو دیکھے جارہا تھا جو اب پانی کے بہت قریب آچکا تھا۔ اس نے اڑن مچھلیوں کو پکڑنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ ڈولفن مچھلیاں پیچھا کر رہی ہیں اڑن مچھلیوں کا۔ سمندر کے پانی کی حرکت اس بات کا اشارہ کرتی تھی۔ بوڑھے مچھیرے کا تجربہ اسے بتا رہا تھا کہ یہاں مچھلیوں کی بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ کیوں کہ اڑن مچھلیاں بہت تیز رفتاری سے سفر کر رہی تھیں اس لئے پرندہ انہیں پکڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔

وہ دیکھتا رہا کہ اڑن مچھلیاں تیزی سے پانی سے باہر آتیں تو وہ پرندہ انہیں پکڑنے کی کوشش کرتا مگر ناکام رہتا۔ اس نے سوچا ڈولفن مچھلیوں کا کہ وہ مجھ سے دور ہوتی جارہی ہیں وہ بڑی تیزی سے دور جارہی ہیں مگر شاید کوئی اسکے پاس آجائے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے میری بڑی مچھلی بھی قریب ہی کہیں ہو۔

خشکی پر بادل پہاڑوں کی طرح بلند ہو رہے تھے اور ساحل صرف ایک سبز رنگ کی باریک سی لکیر نظر آنے لگا۔ پانی کا رنگ گہرا نیلا ہو گیا اتنا زیادہ نیلا کے گلابی نظر آنے لگا۔ اس نے جھک کر پانی میں دیکھا تو نیچے سرخ کائی کے ٹکڑے اور وہ عجیب روشنی نظر آئی جو سورج سے پیدا ہو رہی تھی۔ اس نے اپنی رسیوں کا جائزہ لیا جو پانی میں سیدھی نیچے جا کر نظروں سے غائب ہو گئی تھیں۔ اتنی ساری کائی دیکھ کر اسے بہت خوشی ہوئی۔ اس کی موجودگی کا مطلب یہ تھا کہ یہاں مچھلیاں بھی موجود ہوں گی۔ سورج پانی میں عجیب قسم کی روشنی پیدا کر رہا تھا اس کا مطلب موسم اچھا رہے گا اور خشکی پر بادلوں کی شکل کا بھی یہی مطلب تھا۔ مگر پرندہ اب اسے نظر آنا بند ہو گیا تھا پانی کی سطح پر اب کوئی چیز اسے نظر نہ آتی تھی۔ البتہ سمندری جھاڑیاں کشتی کے قریب ہی موجود تھیں اور دلفریب رنگوں والی مچھلی جسے لڑاکا کا نام بھی دیا گیا تھا وہ قریب ہی تیر رہی تھی۔ گلابی رنگ کے اس کے زہریلے بال اس کے پیچھے پیچھے ایک گز تک تیر رہے تھے۔ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اس کے درمیان اور نیچے آرام سے تیر رہی تھیں کیونکہ وہ اس کے زہر سے محفوظ تھیں۔ بوڑھا جب کبھی مچھلیاں پکڑ رہا ہوتا اور یہ زہریلے ریشے اس کی ڈوری کو لگ جاتے تو ڈوری کو ہاتھ لگانے کے بعد اس کے ہاتھوں اور بازو میں چھالے زخم ہو جاتے۔ بالکل ویسے ہی جیسے زہریلے درختوں یا جھاڑیوں کو چھو لینے کے بعد ہوتا ہے۔ یہ زہر بہت تیزی سے اپنا اثر دکھاتا ہے اور انسان ایسے محسوس کرتا ہے جیسے کسی نے اسے کوڑا مارا ہو۔

بہت ہی خوبصورت قوس قزح کے رنگوں کی طرح یہ بلبلے خوبصورت تو تھے لیکن حقیقت میں فریب دینے والے دھوکے باز اور دغاباز تھے۔ مگرمچھ آتے اور انہیں کھا جاتے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بوڑھا مچھیرا بہت خوش ہوتا جیسے ہی یہ کچھوؤں کو نظر آتے وہ اپنے آپ کو خول میں بند کر لیتے اور انہیں زہریلے ریشوں سمیت کھا جاتے۔ کچھوے انہیں کھاتے تو بوڑھا خوش ہوتا۔ دوسرے سمندری طوفان کے بعد جب وہ ساحل پر آجاتے تو بوڑھا انہیں اپنے کیلوں والے جوتوں کے تلووں سے روند ڈالتا۔ اپنے پیروں کے نیچے آکر انہیں مرتا دیکھ کر بوڑھا خوشی محسوس کرتا۔

ہوک بیل اور سبز کچھوے بوڑھے کو اس لئے پسند تھے کہ وہ تیز رفتار تھے شاندار خوبصورت تھے اور بہت قیمتی تھے۔ جبکہ لوگر ہیڈس نامی کچھوے بڑے بڑے سروں والے تو تھے مگر عقل سے خالی بیوقوف ہوتے تھے ان کے پیلے رنگ کے زرہ بکتر تھے۔ ان کی محبت کا

انداز تمام دنیا سے عجیب تھا وہ آنکھیں بند کرتے اور جنگی مچھلیوں کو کھا جاتے ان بیوقوف کچھوؤں سے بوڑھا مچھیرا دوستانہ قسم کی نفرت کرتا تھا۔

بوڑھا مچھیرا اگرچہ کئی سال تک ان کشتیوں کے ساتھ رہا جو کچھوئے پکڑتی تھیں مگر ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق پیدا نہ کیا۔

وہ خیال کرتا تھا کہ کچھوؤں میں کوئی پر اسرار بات نہیں ہے کیونکہ اس نے کئی سال تک ان کشتیوں میں گزارے جو کچھوے پکڑنے جاتی تھیں اس لئے وہ کچھوؤں کے لئے ہمدردی رکھتا تھا۔ ان کچھوؤں کے لئے بھی جو کشتی کی جسامت کے ہوتے تھے اور وزن میں ایک ٹن۔

وہ سوچتا کہ کچھوؤں کے بارے میں لوگ بہت سخت دلی دکھاتے ہیں کیونکہ انہیں کاٹنے کے بعد بھی ان کا دل کئی کئی گھنٹوں تک دھڑکتا

جہاں مچھیرے اپنا سامان رکھتے تھے وہاں شارک کے جگر کا تیل موجود رہتا جسے بوڑھا ہر روز ایک پیالہ پیتا۔ زیادہ تر مچھیرے اس کے ذائقے کی وجہ سے اسے ناپسند کرتے۔ اگرچہ مچھیروں کے لئے صبح سویرے اٹھنا بھی اتنا ہی برا تھا۔

یہ تیل نزلہ زکام سے بچاؤ کے لئے کمال کی چیز تھی اور آنکھوں کو بھی فائدہ دیتا تھا۔

بوڑھے نے اوپر کی جانب دیکھا تو پرندہ پھر نظر آیا جو چکر کاٹ رہا تھا۔ بوڑھے نے زور سے کہا اسے مچھلی نظر آگئی ہے لیکن اسے کوئی اڑن مچھلی سمندر سے باہر نظر نہ آئی۔ چارہ والی مچھلیوں نے بھی کوئی ہلچل نہیں کی اور پھر ایک چھوٹی ٹیونا مچھلی ہوا میں بلند ہوتی نظر آئی ذرا مڑ کر سر کے بل پانی میں گر پڑی۔ وہ دھوپ میں چاندی کی طرح چمک رہی تھی اور اس کے گرنے کے بعد بہت ساری ٹیونا مچھلیاں پانی سے اوپر آئیں اور مختلف سمتوں میں چھلانگ لگانے لگیں۔

وہ چارے کی مچھلیوں کے پیچھے لمبی لمبی چھلانگیں لگا رہی تھیں اس کے گرد چکر کاٹ رہی تھیں اس کی کشتی کا پیچھا کر رہی تھیں۔ بوڑھے نے سوچا کہ اگر ان کی رفتار تیز نہ ہوئی تو میں ان تک پہنچ جاؤں گا۔ ان مچھلیوں کی حرکت سے پانی سفید جھاگ دار ہو گیا تھا اور پرندہ ان چھوٹی مچھلیوں کو پکڑنے کے لئے غوطہ لگاتا جو بدحواسی میں پانی کے اوپر آگئی تھیں۔

بوڑھا بولا یہ پرندہ تو میری بہت مدد کر رہا ہے۔ اچانک اسی وقت اس کے پچھلے حصے والی ڈوری جو اس کے پیر کے نیچے دبی ہوئی تھی حرکت کرنے لگی۔ بوڑھے نے ڈوری کو مضبوطی سے پکڑ لیا ڈوری میں کھنچاؤ محسوس ہو رہا تھا وہ اسے کھینچنے لگا جیسے جیسے وہ کھینچتا رہا حرکت بڑھتی چلی گئی۔ مچھلی اسے نظر آ رہی تھی اس کی کمر نیلی تھی اور سنہرے بازو والی تھی۔ بوڑھے نے ایک جھٹکے سے اس مچھلی کو کشتی میں ڈال دیا جو بے عقل اور پتھرائی ہوئی آنکھوں سے بوڑھے کو دیکھ رہی تھی۔ ٹھوس کارتوس کی شکل کی تھی اور اپنی دم سے بہت تیزی سے کشتی کے تختوں میں تڑپ کر اپنی جان دے رہی تھی۔ بوڑھے کو اس پر ترس آیا اور اس کے سر پر زور سے مارا اسے لات ماری مگر مرنے کے بجائے اس کا جسم تڑپتا رہا۔

کرنا شاید اس وقت شروع کیا جب لڑکا اس کے پاس سے چلا گیا تھا اسے چھوڑ کر۔ لیکن کب یہ اسے درست طریقے سے یاد نہیں آ رہا تھا۔ مگر جب لڑکا ساتھ ہوتا اس وقت بھی صرف اس وقت بولتے جب ضروری ہوتا۔ سمندر میں غیر ضروری باتیں نہ کرنا ایک خوبی مانا جاتا ہے اور بوڑھے نے ہمیشہ اس کا احساس کیا اس کا احترام کیا۔ لیکن اب بوڑھا ہونے کے بعد جو ذہن میں خیالات پیدا ہوتے بلند آواز سے کہہ دیتا۔ اب اس کے پاس کوئی دوسرا بھی تو نہ تھا جو اس کی اس بات کو برا محسوس کرے۔

بوڑھے نے پھر اپنے آپ سے زوردار آواز سے کہا لوگ تجھے اس طرح بلند آواز میں باتے کرتا سن لیں تو سمجھیں کہ یہ پاگل ہو چکا ہے لیکن مجھے پتہ ہے کہ میں پاگل نہیں اس لئے مجھے کوئی فکر نہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ جو لوگ پیسے والے ہوتے ہیں وہ اپنی کشتیوں میں ریڈیو رکھتے ہیں ریڈیو ان سے گفتگو کرتے ہیں اور بیس بال کی خبریں بھی سناتے ہیں۔

اس نے پھر اپنے آپ سے کہا کہ یہ بیس بال کے بارے میں سوچنے کا وقت نہیں ہے یہ وقت تو اس چیز کے بارے میں سوچنے کا ہے جس کے لئے وہ پیدا ہوا تھا کہ آس پاس کوئی بڑی مچھلی بھی موجود ہو سکتی ہے۔

اس نے البا کور مچھلیوں میں سے ایک پیچھے رہ جانے والی مچھلی پکڑ لی مگر باقی تو بہت تیزی سے دور جاتی رہیں۔ آج سمندر کی سطح پر ہر چیز بڑی تیزی سے سفر کر رہی ہے اور وہ بھی شمال مشرق کی سمت۔ اس کی کیا وجہ وقت ہے یا یہ کسی موسم کی وجہ سے ہو رہا ہے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

دور ہونے کی وجہ سے ساحل کا سبز رنگ اب اسے دکھائی دینا بند ہو چکا تھا۔ صرف نیلی پہاڑیوں کی چوٹیاں دکھائی دے رہی تھیں اور وہ بھی ایسی جیسے سفید برف میں ڈھکی ہوں۔ اور بادل ان کے پیچھے ایسے جیسے بڑے بڑے برفانی پہاڑ ہوں۔ سمندر بہت سیاہ تھا۔ روشنی پانی میں جاتی تو قوس قزح کے سات رنگ پیدا کر دیتی تھی۔ سورج کے بلند ہونے کے بعد سمندری کائی کے دھبے نظر آنے بند ہو چکے تھے اور نیلے رنگ کے پانی میں صرف قوس قزح کے رنگ ہی نظر آتے۔ بوڑھا اپنی ڈوریوں کے ساتھ یہ مناظر دیکھ رہا تھا جو اس کے کانٹے کے ساتھ ایک میل کی گہرائی تک سمندر میں جا رہے تھے۔

اس نے دیکھا کہ ٹیونا مچھلیاں پھر سمندر میں چلی گئی ہیں۔ مچھیرے اپنی زبان میں اس طرح کی تمام مچھلیوں کو ٹیونا ہی پکارتے تھے۔ اور جب انہیں فروخت کرنا ہوتا یا چارہ مچھلیوں کے طور پر پکڑنا ہوتا اس وقت ان کے الگ الگ نام استعمال کئے جاتے تھے۔

بوڑھا اپنی گردن کے پیچھے سورج کی دھوپ محسوس کرنے لگا تھا اور چپو چلاتے وقت اس کا پسینہ بہہ کر پیٹ کی جانب جا رہا تھا۔ اس نے سوچا کے کشتی خود بہتی رہے گی اور وہ پیر میں ڈوری پھنسا کر سو جائے تا کہ حرکت کی صورت میں جاگ سکے۔ لیکن پھر اس نے سوچا کہ آج تو پچیسواں دن ہے اور آج اسے توجہ اور محنت سے مچھلی پکڑنے کی طرف دھیان دینا چاہیئے۔

اس نے اپنی ڈوریوں کو دیکھا تو ایک ڈوری میں لگی ہوئی سبز لکڑی تیزی سے پانی میں ڈوبی۔ مچھلی ہی ہے اس نے آہستگی سے کہا اور خاموشی سے چپو کشتی میں رکھ دیئے۔ ڈوری کو پکڑا مگر وہ کوئی کھنچاؤ محسوس نہ کر سکا۔ ڈوری میں ایک مرتبہ پھر حرکت ہوئی اور ہلکا سا کھنچاؤ بھی محسوس کیا جو نہ سخت تھا نہ بھاری۔ اسے علم تھا کہ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ سمندر میں بہت نیچے ایک مارلن کانٹے کی نوک میں لگی ہوئی سارڈین مچھلی یعنی چارہ مچھلی کھا رہی تھی۔

بہت احتیاط سے ڈوری پکڑے ہوئے اس نے بائیں ہاتھ سے لکڑی پر بندھی ہوئی ڈوری کھولی۔ اب ڈوری اس کی انگلیوں سے آسانی سے گزر سکتی تھی۔ اس طرح کہ مچھلی کو بالکل شک نہ ہو۔

اس مہینے اس موسم میں یہ مچھلی اتنی دور موجود ہے اس لئے بہت بڑی ہوگی۔ وہ مچھلی سے باتیں کرنے لگا کھالو مچھلی اسے کھالو دیکھو یہ کتنی مزیدار اور تازہ ہے اور تم ٹھنڈے اور اندھیرے پانی میں بہت زیادہ گہرائی پر ہو۔ ٹھیک ہے اندھیرے میں تھوڑا گھوم پھر کر واپس آؤ اور انہیں کھاؤ۔

پھر ڈوری میں تھوڑی سی حرکت ہوئی بوڑھے نے خدا سے دعا کی کہ مچھلی کو یہ کھانے میں مدد کرے۔ ڈوری میں ہلکی سی حرکت ہوئی پھر حرکت بند ہوگئی وہ گھوم رہی ہے یا ممکن ہے وہ پہلے بھی پھنس چکی ہو اور اسے اپنے پچھلے تجربے سے کچھ یاد ہو۔ ڈوری میں پھر حرکت ہوئی بوڑھا خوش ہوگیا ہاں وہ گھوم رہی تھی اب وہ اسے کھالے گی۔ ڈوری کی ہلکی سی حرکت پر بوڑھا خوش ہو جاتا پھر ایک جھٹکا محسوس ہوا اور اس نے بہت زیادہ وزن محسوس کیا جو مچھلی کا تھا۔

بوڑھا ڈوری کو چھوڑتا رہا ڈوری جاتی رہی اور پورا بنڈل کھل گیا مگر ابھی بھی نیچے جارہی تھی۔ اب وہ محسوس کر رہا تھا کہ مچھلی کا وزن کس قدر زیادہ ہے شاندار مچھلی ہے۔ کانٹا اس کے منہ میں ہے جسے لے کر جارہی ہے اسے نگل جانا چاہیئے۔ بوڑھا جانتا تھا کہ بعض اوقات

کو اپنے انگوٹھے اور انگلی کا دباؤ زیادہ کیا اور وزن زیادہ ہوگیا جو بالکل سیدھے نیچے جارہا تھا۔ بوڑھے نے کہا بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلی پکڑلی ہے اب اسے کھانے دینا چاہیئے آرام سے۔ بوڑھے نے ڈوری کو انگلیوں میں سے آگے جانے دیا اور بائیں ہاتھ سے دو مزید بنڈلوں کے سرے کو اگلی ڈوری کے ساتھ جوڑ دیا۔ اسے اس لئے فکر نہ تھی کیونکہ ابھی اس کے پاس تین بنڈل اور موجود تھے اس کے علاوہ وہ بنڈل بھی جسے وہ استعمال کر رہا تھا۔ اس نے مچھلی سے کہا کھالو اسے اور کھالو اچھی طرح کھالو۔ اس طرح کانٹے کا سرا تمہارے اندر اتر جائے گا اور تمہیں مار دے گا۔ پھر اس نے کہا اوپر آجاؤ اور مجھے موقع دو کہ میں ہارپون سے تمہیں مار سکوں۔ کیا تم اس کے لئے تیار ہو؟ کیا تم مچھلی اور کانٹا کھا چکی ہو؟ بوڑھے نے زور سے کہا اور دونوں ہاتھوں سے زور لگایا۔ ایک گز کے قریب رسی کھینچ لی اور جسم کا

سارا بوجھ ڈوری پر لگا دیا۔ وہ کبھی ایک بازو اور کبھی دوسرے بازو پہ جھک جاتا مگر کچھ بھی نہ ہو سکا۔ مچھلی آہستگی سے دوسری طرف ہٹ رہی تھی بوڑھا اسے ایک انچ بھی اپنی جانب نہ کھینچ سکا۔ ڈوری بہت مضبوط تھی یہ ڈوری بڑی مچھلیوں کے شکار کے لئے ہی بنائی گئی تھی اتنی اکڑ چکی تھی کہ اس میں سے پانی کے قطرے گرنے لگے۔ پھر ڈوری سے پانی میں ہلکی سی سرسراہٹ پیدا ہوئی۔ ڈوری کو اسی طرح پکڑے مخالف سمت میں زور لگانے لگا۔ اب وہ دوسری طرف جھکا ہوا تھا جب کہ کشتی ہلکی رفتار سے شمال مغرب کی طرف جا رہی تھی۔ مچھلی نے آہستہ سے اپنا سفر جاری رکھا اور بوڑھا بھی کشتی کے ساتھ خاموشی سے پانی میں سفر کرتا رہا۔ دوسرے کانٹے اور چارے ابھی بھی پانی کے اندر ہی موجود تھے لیکن وہ ان کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔

اسی وقت وہ زوردار آواز سے بولا کاش اس وقت لڑکا بھی میرے ساتھ ہوتا کیونکہ مچھلی مجھے کھینچے جا رہی ہے کیوں نہ میں ڈوری پر گرفت زیادہ کر دوں۔ لیکن اس طرح تو وہ اسے توڑ بھی سکتی ہے۔ مجھے اسے سنبھالنا ہے جب ڈھیل مانگے تو اسے ڈھیل دینا ہے۔ یہ تو خدا کا شکر ہے کہ وہ آگے کی جانب جا رہی ہے اور نیچے کی طرف سفر نہیں کر رہی۔ وہ یہ بھی کر سکتی ہے کہ نیچے کی طرف چلی جائے اس وقت میں کیا کر سکتا ہوں۔ اور اگر وہ تڑپنے لگے اور مر جائے تو مجھے علم نہیں میں کیا کر سکوں گا۔ کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہو گا میں بہت کچھ کر سکتا ہوں۔

ڈوری کو پکڑے ہوئے اسے پانی میں غور سے دیکھتا رہا کشتی ایک ہی رفتار سے شمال مغرب کی طرف سفر کر رہی تھی۔ اس نے سوچا اگر ایسا ہی رہا تو مچھلی مر جائے گی۔

ہمیشہ تو یہ مچھلی اسی طرح نہیں تیر سکے گی۔ چار گھنٹے گزرنے کے بعد بھی مچھلی اسی طرح تیرتی رہی اور کشتی اپنے پیچھے کھینچے جا رہی تھی۔ مگر بوڑھا بھی ڈوری کو کمر کے سہارے کے ساتھ پکڑ کر اپنی جگہ جما ہوا تھا۔ وہ کہنے لگا دوپہر کے وقت میں نے اسے پکڑا تھا اور یہ مجھے اب تک نظر نہیں آئی۔

مچھلی کے پکڑنے سے پہلے اس نے اپنی تنکوں سے بنی ہوئی ٹوپی جو سر پر سختی سے جمائی تھی جو اب اس کے ماتھے پر چبھ رہی تھی۔ اسے پیاس بھی محسوس ہو رہی تھی۔ بڑی احتیاط سے ڈوری کو ہلائے بغیر وہ گھٹنوں کے بل جھکا اور کشتی کے اگلی جانب جانے لگا۔ کشتی کے اگلے حصے کے سہارے کے ساتھ موجود مستول اور بادبان پر بیٹھ کر آرام کرنے لگا تاکہ اپنے خراب حالات کی سوچوں کے بجائے انہیں برداشت کرنے کی کوشش کرے۔

وہ اتنی دور آ گیا تھا کہ اب اسے زمین نظر نہیں آ رہی تھی۔ سوچا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں ہوانا کی جلتی ہوئی روشنیوں کو دیکھ کر بھی واپس آ سکتا ہوں۔ سورج غروب ہونے میں ابھی دو گھنٹے باقی ہیں۔ ممکن ہے مچھلی اس سے پہلے اوپر آ جائے اور اگر ایسا نہیں ہوتا

تو شاید چاند نکلنے تک بات چلی جائے۔ اور اگر اس وقت بھی نہیں آتی تو سورج نکلنے تک تو آ ہی جائے گی۔ میرے پٹھوں میں کھینچاؤ ہے اور اب تک کمزوری بھی محسوس نہیں کر رہا۔ اگرچہ کانٹا مچھلی کے حلق میں پھنسا ہوا ہے مگر پھر بھی کمال کی ہے کہ اسے مسلسل کھینچ رہی ہے۔ تار اس کے منہ میں ہو گا اور جبڑے بند ہوں گے۔ میں خواہش کر رہا ہوں کہ اسے دیکھ سکتا کہ کتنی بڑی مچھلی سے میرا واسطہ پڑا ہے۔

بوڑھا ستاروں کی مدد سے اندازہ لگاتا رہا اور تمام رات مچھلی ایک ہی راستے پر چلتی رہی۔ سورج غروب ہو چکا تھا ٹھنڈ ہو چکی تھی بوڑھے کا پسینہ خشک ہو چکا تھا۔ مچھلیوں کے چارے کی بوری خشک ہونے کے لئے دھوپ میں دن کے وقت ڈالی تھی سورج غروب ہونے کے بعد اسے اپنی گردن کے گرد باندھ لیا۔ بہت احتیاط سے بوری کو کندھوں پر پڑی ڈوری کے نیچے بھی کر لیا تھا۔ ڈوری اب رسی کے لئے گدے کا کام بھی دے رہی تھی۔ بوڑھے نے ایک اور طریقہ بھی دریافت کیا تھا کہ کشتی کے اگلے حصے کے سہارے ٹیک لگانے سے آرام ملتا ہے۔ اصل میں پیٹھ اور کندھوں پر بوجھ ڈالنے سے تکلیف تھوڑی کم ہو گئی تھی جس سے تھوڑا آرام محسوس کرنے لگا تھا۔ مچھلی اور میں ایک دوسرے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کم از کم گہرائی میں موجود رہنے تک۔

کشتی کے کنارے پر پیشاب کرنے کے بعد ستاروں سے راستے کا اندازہ لگایا۔ رسی کندھے سے پانی کے نیچے تک فاسفورس کی ایک چمکدار لکیر سی دکھائی دے رہی تھی اور ہوانا کا اجالا بہت کم تھا۔ جس سے اندازہ ہوا کہ مچھلی مشرق کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اسے اندازہ تھا کہ اگر مچھلی اسی رفتار سے سفر کرتی تو ہوانا کی روشنی مزید کئی گھنٹے تک نظر آنی تھی۔ اگر میرے پاس ریڈیو ہوتا تو مجھے پتا چل جاتا کہ آج بیس بال کے مقابلوں کا کیا نتیجہ ہوا۔ مگر پھر اس نے سوچا کہ مجھے اپنے کام کی طرف دھیان دینا چاہیئے جو کچھ کر رہا ہوں اس کے بارے میں سوچنا چاہیئے کہیں کوئی غلطی نہ کر بیٹھوں۔

پھر بلند آواز سے اپنے آپ سے کہا اس وقت لڑکا میرے پاس ہونا چاہیئے تھا تاکہ میری مدد کرتا اور یہ منظر بھی دیکھتا۔ اس نے مزید سوچا کہ کاش بڑھاپے میں اس کا کوئی سہارا ہوتا مگر اب تو اس کا مقابلہ کرنے کے لئے مچھلی کھانی چاہیئے۔ اگر نہیں کھاؤں گا تو وہ خراب ہو جائے گی بھوک ہو یا نہ ہو اسے صبح کے وقت کھا لینا چاہیئے۔

رات ہوئی تو اس نے کچھوے کی طرح کی دو مچھلیاں دیکھیں جو کشتی کے قریب آوازیں نکال رہی تھیں۔ بوڑھا تجربے کی وجہ سے نر مچھلی کی آواز اور مادہ مچھلی کی ہلکی آواز میں فرق کر سکتا تھا۔ یہ اچھی زندگی بسر کرتے ہیں ہنستے ہیں محبت کرتے ہیں۔ یہ بھی اڑن مچھلیوں کی طرح ہمارے رشتہ دار ہیں۔

بہت دیر ہو چکی تھی اور اب اسے اس بڑی مچھلی پر ہمدردی ہو رہی تھی جو کانٹے میں پھنسی ہوئی تھی۔ کتنی حیرت انگیز چیز ہے پتہ نہیں عمر کتنی ہو گی۔ اس سے پہلے میں نے اتنی طاقتور مچھلی نہیں پکڑی۔

نہ ہی ایسی کسی طاقتور مچھلی سے کسی کا سامنا ہوا ہو گا۔ اسے اتنی عقل ہے کہ چھلانگ نہ لگائے اگر چھلانگ لگائے گی دوڑنے بھاگنے لگے گی تو مجھے تباہ کر سکتی ہے۔ لیکن لگتا ہے کہ پہلے بھی اسی طرح کے حالات کا سامنا کر چکی ہے اور اسے علم ہے کہ مقابلہ اسی طرح کرنا ہے۔

مجھے علم ہو گیا ہے کہ یہ نر مچھلی ہے کیونکہ اسی انداز سے اس نے چارے کو کھایا ہے بالکل بھی پریشان نہیں لگ رہی۔ یہ کوئی منصوبہ تو نہیں بنا چکی یا پھر شاید میری طرح بہت زیادہ مایوس ہو چکی ہے۔

اسے اپنا پرانا زمانہ یاد آیا جب بہت سی مچھلیوں میں سے مارلن کے ایک جوڑے کو اس نے قابو کر لیا تھا۔ نر اپنی مادہ کو ہمیشہ اجازت دیتا ہے کہ پہلے وہ کھائے۔ اسی طرح مادہ مچھلی نے پہلے کانٹے پر منہ مارا اور پریشانی کی وجہ سے اتنی گھبرا گئی کہ بے قابو ہو کر شدید کشمکش کی جس سے بہت جلدی تھک گئی۔ اس تمام وقت میں نر مچھلی اس کے ساتھ موجود رہی۔ نر مچھلی پریشانی کے عالم میں کانٹے میں لگی ڈوری کے کبھی ایک طرف جاتی کبھی دوسری طرف اور کبھی مادہ مچھلی کے ساتھ پانی کی سطح پر چکر لگاتی۔ وہ کشتی کے اتنے قریب تھی کہ بوڑھے کو اس خطرے کا اندازہ ہوا کہ اس مچھلی کی درانتی جیسی شکل والی اور اسی طرح کی تیز دم سے کہیں وہ ڈوری کو کاٹ ہی نہ دے۔ اور جب مچھلی کو نیزے اور ڈنڈے سے مسلسل سر پر مار کر اس کا رنگ نارنجی کر دیا تو اس کے بعد لڑکے کی مدد سے اس مچھلی کو کشتی میں لے آئے۔ جبکہ اس وقت بھی نر مچھلی نے ساتھ نہ چھوڑا اور کشتی کے ساتھ تیرتی رہی۔ بعد میں جب بوڑھا اپنی ڈوریوں کو صاف کر رہا تھا تو نر یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ اس کی ساتھی مادہ مچھلی کہاں چلی گئی۔ اس نے کشتی کے قریب ہوا میں اونچی چھلانگ لگائی اور پھر سمندر میں غوطہ لگایا۔ سینے پر موجود زرد رنگ کے پر پوری طرح پھیلے ہوئے تھے اور جسم کی تمام دھاریاں بھی صاف نظر آ رہی تھیں۔ بوڑھے کو یاد آ گیا کہ وہ نر مچھلی بہت ہی خوبصورت تھی اور آخری وقت تک اس نے اپنی مادہ مچھلی کا ساتھ نہ چھوڑا۔

بوڑھے نے دوبارہ بلند آواز سے کہا کہ کاش لڑکا اس کے پاس ہوتا پھر کشتی میں ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اس وقت ڈوری اس کے کندھوں سے گزر رہی تھی جس سے وہ بہت بڑی مچھلی کی طاقت محسوس کر رہا تھا۔ جس کی منزل نہ جانے کون سی تھی۔ بوڑھے نے کہا کہ میری چالاکی کی وجہ سے مچھلی کو ایک بات پسند کرنی پڑی اور اس کی پسند یہ تھی کہ گہرے اندھیرے پانی میں موجود رہے۔ جہاں پھندے جال اور مکاری کا اسے سامنا نہ کرنا پڑے۔ جبکہ میں نے یہ پسند کیا کہ وہاں پر جا کر اسے حاصل کر لوں تو میں وہاں پر پہنچ گیا اور اب مچھلی اور میں ایک ساتھ مل چکے ہیں۔ دوپہر سے ایک ساتھ ہیں اور ہم دونوں میں سے کسی کا کوئی مددگار نہیں۔

اس نے سوچا کہ اسے مچھلی پکڑنے کا پیشہ نہیں اپنانا چاہیئے تھا مگر پھر سوچا کہ نہیں اسی کام کے لئے ہی میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے خیال رکھنا ہے کہ جیسے ہی صبح ہو تو مجھے طاقت کے لئے لئے ٹیونا مچھلی کھانی ہے۔

صبح ہونے سے پہلے ہی ایک دوسری مچھلی نے پچھلے حصے میں لگے ایک کانٹے کو پکڑ لیا۔ بوڑھے نے ٹہنی کے ٹوٹنے کی آواز سنی اور دیکھا کہ ڈوری کشتی کے اوپر کے کنارے کے ساتھ چلنے لگی ہے۔ اندھیرے میں ہی اس نے اپنا چاقو کھولا اور پہلے پکڑی ہوئی مچھلی کا سارا دباؤ اپنے بائیں کندھے پر ڈالا جھکا اور سامنے کے تختے سے ڈوری کاٹ دی۔ اس نے اپنی دوسری قریب ترین ڈوری بھی کاٹ دی اور اندھیرے میں ان کے محفوظ بنڈلوں کے سرے باندھ دیئے۔ یہ کام بہت مہارت سے کیا تھا اور ہاتھ سے ان کی گرہیں سخت کر دیں۔ اب اس کے پاس ڈوریوں کے چھ بنڈل محفوظ تھے۔ یہ تمام بنڈل اس نے آپس میں جوڑ دیئے اور سوچا کہ صبح ہونے کے بعد گہرے پانی میں ڈوبے کانٹے کو بھی کھینچ کر کاٹ دوں گا اور اسے دوسرے بنڈلوں کے ساتھ جوڑ دوں گا۔ اس طرح نقصان پورا کر لوں گا۔ سوچنے لگا کہ وہ مچھلی جو ابھی پھنسی تھی نہ جانے کیسی ہو گی۔ شاید وہ مارلن یا چپٹے منہ والی یا پھر شاید شارک ہو۔
اس نے سوچا کہ لڑکا اس کے پاس نہیں ہے یعنی وہاں پر وہ اکیلا ہے اس لئے بہتر یہی ہو گا کہ آخری ڈوری پر نظر رکھے۔ اندھیرا ہو یا نہ ہو اسے کاٹ دے اور دو محفوظ بنڈلوں کو ساتھ جوڑ لے۔
اس نے اندھیرے میں ہی یہ کام کرنا شروع کر دیا جو کافی مشکل تھا۔ اسی دوران مچھلی نے ایک مرتبہ ہلچل مچائی تو بوڑھا منہ کے بل گرا اور اسی دوران اس کی آنکھ کے نیچے زخم بھی لگ گیا۔ خون بہنا شروع ہوا لیکن ٹھوڑی پر پہنچنے سے پہلے ہی رک کر خشک ہو گیا۔ بوڑھا کشتی کے اگلے حصے کی طرف گیا اور لکڑی کے تختوں کے سہارے بیٹھ گیا۔ بوری کو جسم پر درست طرح لپیٹنے کے بعد ڈوری کو درست کیا جو اس کے کندھے کے نئے حصے پر آ گئی۔ اور پھر سمندر میں ہاتھ ڈال کر کشتی کے تیرنے کے زور کو پانی کی رفتار کو اپنے ہاتھ سے محسوس کیا۔

نہ جانے مچھلی نے یہ کروٹ کیوں لی۔ تار اسکی بڑی پیٹھ پر پھسلا ہو گا۔ مگر میری پیٹھ کی تکلیف تمہاری تکلیف سے زیادہ ہے۔ اے مچھلی تم جتنی مرضی بڑی ہو مگر تم اس طرح ہمیشہ کس طرح سفر جاری رکھ سکتی ہو۔ اب مجھے کوئی پریشانی نہیں۔

ہاں میرا خیال ہے تم بھی میرے ساتھ رہو گی اور صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ روشنی ہونے سے پہلے بہت زیادہ سردی ہو گئی اور گرمی لینے کے لئے وہ لکڑی سے چمٹ کر بیٹھ گیا۔ اور سوچا کہ جتنی دیر تک وہ اس طرح رہ سکتی ہے میں بھی اس کا اسی طرح مقابلہ کر سکتا ہوں۔

صبح کی روشنی ہوئی تو ڈوری پانی میں نیچے جانے لگی۔ کشتی کی رفتار ایک ہی رہی اور سورج کی پہلی کرن نمودار ہوئی تو ڈوری بوڑھے کے دائیں کندھے پر تھی۔

تھا کہ وہ کم گہرائی میں تیر رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ شاید وہ اچھل پڑے اور شاید ایسا نہ کرے۔ کاش خدا اسے چھلانگ لگانے پر مجبور کر دے کیونکہ اس کام سے نمٹنے کے لئے میرے پاس بہت ڈوری موجود ہے۔ کیا میں ڈوری کو تھوڑا سا اور زیادہ کھینچ لوں تاکہ اسے تکلیف ہو اور وہ چھلانگ لگائے۔ بوڑھے نے سوچا یہ تو دن کا وقت ہے اگر وہ چھلانگ لگائے گی تو اپنی تھیلیاں ہوا سے بھر لے گی جس کے بعد وہ مرنے کے لئے دوبارہ پانی میں نہیں جا سکے گی۔ بوڑھے نے کھینچاؤ بڑھانے کی کوشش کی مگر وہ پہلے سے ہی مکمل تنی ہوئی تھی اور اب تو ٹوٹنے کے قریب تھی۔ جیسے ہی بوڑھا اسے کھینچنے کے لئے جھکا تو ڈور کی سختی محسوس کر لی۔ وہ جان چکا تھا کہ اس پر مزید بوجھ نہیں ڈالا جا سکتا اب مجھے جھٹکا بھی نہیں دینا چاہیئے۔ جھٹکے سے زخم بڑا ہو جائے گا اور اس صورت میں کانٹا باہر نکل جائے گا۔ اس وقت دھوپ میں بہتر محسوس کر رہا ہوں اور اب زیادہ دھیان نہیں رکھنا پڑ رہا۔

ڈور میں زرد رنگ کے سمندری پودے لگ چکے تھے۔ بوڑھا جانتا تھا کہ ان کی وجہ سے گھسیٹنے کی محنت بڑھ رہی ہے مچھلی کو زیادہ زور لگانا پڑتا ہے اور یہ اچھی بات ہے۔ خلیج میں سمندری پودے فاسفورس کی طرح رات کو چمک رہے تھے۔ بوڑھے نے مشکل سے کہا مجھے تم سے محبت ہے میں تمہاری عزت بھی کرتا ہوں لیکن میری خواہش ہے کہ تمہیں آج ہی ختم کر ڈاوں۔ اس نے سوچا یہی امید رکھنی چاہیئے۔

ایک چھوٹا سا پرندہ شمال کی طرف سے کشتی پر آگیا جس کا نام وار بلر تھا۔ وہ پانی پر نیچے اڑ رہا تھا اور بہت زیادہ تھکا ہوا لگ رہا تھا۔ یہ پرندہ کشتی کی پچھلی طرف بیٹھ گیا آرام کرنے کے بعد بوڑھے کے سر کے گرد اڑا اور ڈور پر جا بیٹھا۔ وہاں اسے زیادہ آرام مل رہا تھا۔ بوڑھے نے اس سے پوچھا کیا تم یہ اپنا پہلا سفر کر رہے ہو۔ پرندہ اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ اتنا تھکا ہوا تھا کہ ڈور کو دیکھ بھی نہیں پا رہا تھا مگر اپنے کمزور پیر سے مضبوطی سے ڈور کو پکڑے رہا۔

بوڑھے نے اس سے کہا یہ مضبوط ہے اور تمہیں ایک آرام دے رات کے بعد اتنا تھک نہیں جانا چاہیئے تھا۔ پرندوں کو کیا ہو رہا ہے ؟

اس نے سوچا کہ عقاب ایسے پرندوں کو پکڑنے کے لئے سمندروں پر سفر کرتے ہیں۔ لیکن پرندے کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا کیونکہ وہ پرندہ اس کی بات کو سمجھ بھی نہیں سکتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ پرندہ جلد ہی عقاب کے بارے میں جان جائے گا۔

اس نے پرندے سے کہا اچھی طرح آرام کر لو اور پھر اپنی قسمت آزمانے نکل جاؤ بالکل اسی طرح جس طرح ایک آدمی میں اور ایک مچھلی اپنی قسمت آزما رہے ہیں۔ باتیں کرنے سے بوڑھا ہمت محسوس کرنے لگا۔ اس کی پیٹھ سخت ہو گئی تھی اور اب اس میں واقعی تکلیف ہو رہی تھی۔ چھوٹے پرندے اگر تم چاہو تو میرے پاس رک سکتے ہو افسوس کہ بادبان چڑھا کر میں تمہیں ہلکی ہوا سے نہیں بچا سکتا جو چلنے لگی ہے لیکن تم میرے دوستوں کی طرح ہو۔

اسی وقت مچھلی کے تیزی سے پلٹا کھانے سے بوڑھا گر پڑا۔ اگر وہ اپنے آپ کو نہ سنبھالتا اور ڈور کو ڈھیل نہ دیتا تو کشتی سے باہر گر جاتا تھا۔ جھٹکے سے پرندہ اڑ گیا مگر بوڑھا اسے جاتے ہوئے نہ دیکھ سکا۔ اپنے سیدھے ہاتھ سے ڈور کو تھاما اس کے ہاتھ سے خون نکل رہا تھا۔ کسی چیز سے اسے تکلیف ہوئی ہے ڈور کھینچنے لگا کہ شاید مچھلی کو موڑ سکے مگر وہ ٹوٹنے کے نزدیک پہنچی تو پھر اسے پکڑ کر اس کے کھنچاؤ کے سہارے بیٹھ گیا۔

وہ سمجھ چکا تھا کہ اب مچھلی تکلیف میں ہے اور اسی طرح وہ خود بھی تکلیف میں تھا۔ اس تنہائی میں وہ ایک ساتھی چاہتا تھا مگر پرندہ تو اڑ چکا تھا۔ تم یہاں زیادہ دیر نہیں ٹھہرے مگر جس طرف تم جا رہے ہو وہاں سمندر زیادہ تیز ہے تمہیں ساحل پر چلے جانا چاہیئے۔ دیکھو مچھلی نے جھٹکا دیا اور میں کیسے زخمی ہو گیا۔ میں بہت ہی بے وقوف ہوتا جا رہا ہوں یا شاید میں اس چھوٹے پرندے کی طرف دھیان دے رہا تھا اور اس کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔ اب میں صرف اپنے کام کی طرف دھیان دوں گا اور پھر مجھے کچھ طاقت حاصل کرنے کے لئے ٹیونا مچھلی بھی کھانی ہے تاکہ میری طاقت واپس آئے۔

بوڑھے نے خواہش کی کہ اس کے پاس اس وقت لڑکا موجود ہوتا اور کچھ نمک بھی۔

رسی کو اپنے کندھے میں سنبھالتے ہوئے احتیاط سے وہ نیچے جھکا اور اپنا ہاتھ سمندر کے پانی سے دھویا۔ ایک منٹ تک پانی کے اندر ہاتھ ڈالے رکھا اسے اپنا خون پانی پر بہتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

اس نے مچھلی کی رفتار کم ہوتے دیکھی۔ خواہش کر رہا تھا کہ کچھ دیر اس کا ہاتھ نمکین پانی میں رہے لیکن اسے ڈر تھا کہ کہیں مچھلی ایک بار پھر قلا بازی یا جھٹکا نہ کھا جائے۔ ہاتھ باہر نکالا اور کشتی میں ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ ہاتھ سورج کے سامنے کیا رسی کی ڈور کی رگڑ سے اس کا ہاتھ کٹ گیا تھا اور کٹنے کی جگہ وہ تھی جہاں سے وہ کام کرتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس ہاتھ سے ابھی اسے بہت زیادہ کام کرنا ہے اور اس نے یہ بات پسند نہیں کی کہ اس کا ہاتھ زخمی ہو۔ ہاتھ خشک ہوا تو اس نے ٹونا مچھلی کھانے کا سوچا کہ اسے اب دل لگا کر کھاؤں گا۔

مچھلی سر سے دم تک کاٹ کر اس کے حصے بنائے اور اس کا ڈھانچہ دم سے پکڑ کر سمندر میں پھینک دیا۔ مچھلی کی جسامت بڑی تھی اور وہ اسے پورا نہیں کھا سکتا تھا۔ جبکہ ڈور اس پر مسلسل دباؤ ڈال رہی تھی اور اس کا الٹا ہاتھ وزن سے اکڑ چکا تھا۔ اس نے نفرت سے اس چیز کا جائزہ لیا پھر کہنے لگا کیسا ہاتھ ہے یہ۔ اگر تمہارا دل چاہتا ہے کہ اکڑے رہے تو ایسے ہی رہو بلکہ مزید خراب ہو جاؤ مگر اس سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

اس نے پانی کے اندر نظر ڈال کر تاریکی میں ڈوری کے جھکاؤ کو دیکھا اور کہا کہ ٹونا مچھلی اسے کھا لینی چاہیئے تا کہ ہاتھ کو طاقت ملے۔ اس تمام کام میں بے چارے ہاتھ کا تو کوئی قصور نہیں اگرچہ کئی گھنٹوں سے اس مچھلی کے ساتھ محنت کر رہے ہو مگر ساری عمر بھی ایسا ہی چل سکتا ہے۔ اب خدا کا نام لو اور مچھلی کو کھاؤ۔ اس نے مچھلی کا ایک حصہ اٹھایا اور منہ میں ڈال کر چبانے لگا۔ اس کا ذائقہ زیادہ برا نہیں تھا۔ آہستہ آہستہ کھا لو اس کی ساری طاقت تمہارے جسم میں چلی جائے۔ ہاں اگر لیموں اور نمک بھی ہوتا تو اس مچھلی کا لطف دوبالا ہو جاتا۔

اس نے دوسرا حصہ بھی کھانا شروع کیا طاقت محسوس کی تو ہاتھ سے پوچھا اب تمہارا کیا حال ہے یا ابھی پوچھنے کا وقت نہیں آیا۔

بہت ہی طاقتور مچھلی ہے۔ میری خوش قسمتی ہے کے ڈولفن کی بجائے اتنی اچھی ٹونا مچھلی مجھے ملی۔ ڈولفن میں تو مٹھاس بہت زیادہ ہوتی ہے اور اس میں بالکل بھی نہیں ہوتی اور ابھی یہ تازہ ہے اس کی ساری طاقت بھی اس میں موجود ہے۔ انسان کو عملی طور پر کام کرنا چاہیئے۔ اگر میرے پاس نمک ہوتا تو مچھلی بچ جاتی۔ اب خشک ہو جائے گی یا یا خراب ہو جائے گی اور خراب کرنے سے بہتر ہے کہ میں یہ ساری کی ساری ہی کھا جاؤں۔ اگرچہ مجھے بھوک نہیں ہے مچھلی تو اب تک بالکل اطمینان سے سفر کر رہی ہے۔ میں مچھلی کھاؤں گا طاقت آ جائے گی۔ مجھے صبر و تحمل سے کام لینا چاہیئے میں یہ ساری چیز تمہارے لئے کھا رہا ہوں۔

مگر افسوس میں مچھلی کو کچھ نہیں کھلا سکتا اگرچہ وہ میری بہن ہے مگر پھر بھی مجھے اسے مارنا ہو گا اور اس کے لئے اپنی توانائی کو برقرار رکھنا ہو گا۔ بوڑھے نے ایک ایک کر کے مچھلی کے تمام حصے کھا لئے۔

پتلون سے ہاتھ صاف کرنے کے بعد اب وہ بائیں ہاتھ سے بولا اب تم رسی چھوڑ سکتے ہو۔ جب تک تم اپنی بیوقوفانہ حرکتیں بند نہیں کروگے میں مچھلی کے ساتھ دائیں ہاتھ سے لڑائی جاری رکھوں گا۔ وہ لیٹ گیا الٹے پیر سے ڈوری کو دبا دیا۔ اس نے خدا سے دعا کی کہ اس اینٹھن اور درد کو ختم کردے۔ ابھی پتا نہیں مجھے مچھلی سے کتنی اور لڑائی کرنی ہے۔ اس وقت وہ بالکل پرسکون ہے اس کے ذہن میں کوئی منصوبہ ہے۔ مگر میرا کیا منصوبہ ہے۔ یہ مچھلی بہت بڑی جسامت کی ہے۔ مجھے وقت کے مطابق فیصلہ کرنا پڑے گا۔ اگر یہ چھلانگ لگاتی ہے تو میں اسے ہلاک کر سکتا ہوں۔ لیکن اگر یہ ہمیشہ اسی طرح پانی کے نیچے تیرتی رہی تو میں بھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا اور آخری وقت تک اس کے ساتھ موجود رہوں گا۔

بوڑھے نے اکڑے ہوئے ہاتھ کو پتلون پر رگڑ کر انگلیاں صحت مند کرنے کی کوشش کی مگر ان میں کوئی فرق نہ پڑا۔ ممکن ہے دھوپ سے یہ ٹھیک ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ جب یہ ٹھیک ہو تو ٹونا مچھلی کا طاقتور گوشت ہضم ہو چکا ہو۔ اور اگر یہ ٹھیک نہیں ہوئی تو پھر بھی مجھے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہے۔ چاہے مجھے اس کی کوئی قیمت بھی کیوں نہ ادا کرنی پڑے۔ لیکن ابھی میں اسے طاقت کے ذریعے نہیں کھولنا چاہتا میری کوشش ہے کہ یہ خود ہی ٹھیک ہو جائیں۔ ہاں رات کے وقت مختلف ڈوریوں کو کھولنے اور باندھنے میں ان کا بہت زیادہ استعمال کرتا رہا ہوں۔ اس نے سمندر کو دیکھا اور سوچا کہ وہ کتنا اکیلا ہے مگر اسے اندھیرے گہرے پانی میں وہ نظر آرہی تھی۔ جو آگے کی جانب کھینچ رہی تھی اور پرسکون سمندر کی سطح پر عجیب و غریب لہریں دکھائی دے رہی تھیں۔ آسمان پر بادل آنے لگے تھے جو اس چیز کی نشانی تھی کہ ہوا چلنے والی ہے۔ اس نے اپنے سامنے دیکھا آسمان کے بالمقابل سمندر کے اوپر جنگلی مرغابیوں کا گروپ مختلف شکلیں بنا رہا تھا۔ کبھی یہ صاف نظر آتیں کبھی دھندلی اور پھر دوبارہ نظر آنے لگتیں۔ اس نے دوبارہ سوچا کہ نہیں میں تنہا نہیں ہوں۔ اس نے ان لوگوں کے بارے میں سوچا جو چھوٹی کشتیوں پر سفر کرتے تھے اور ان کی کوشش ہوتی کہ زمین انہیں نظر آتی رہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جن مہینوں میں موسم اچانک خراب ہو جاتا ہے ان لوگوں کا رویہ اور خیال بالکل درست ہوتا ہے۔ اور اب تو طوفانوں کے مہینے شروع ہو چکے تھے اور خراب مہینوں کے جن دنوں میں موسم اچھا رہتا وہ سال کے بہترین دن قرار دیئے جاسکتے تھے۔ طوفان کی آمد سے پہلے سمندر میں موجود لوگوں کو اس کے اثرات نظر آنے لگتے ہیں۔ لیکن جو لوگ ساحل پر ہوتے ہیں انہیں ایسا کچھ نظر نہیں آتا۔ سوچنے لگا کہ زمین پر بھی بادل تبدیل ہوتے ہوئے نظر آنے چاہیئں۔ لیکن اس وقت کسی قسم کے طوفان کا کوئی امکان نہیں تھا۔

آسمان پر بادلوں کے ستون آئس کریم کی طرح خوشگوار لگ رہے تھے۔ ستمبر کا مہینہ تھا اور بلند نیلے آسمان پر خوبصورت بادل موجود تھے۔

خوشگوار ہوا چلی تو وہ مچھلی سے بولا کہ یہ موسم تم سے زیادہ میرے لئے مناسب ہے۔ الٹے ہاتھ میں اکڑ پھر محسوس ہوئی مگر یہ پہلے سے کم تھی۔

اسے اپنے اکڑے ہوئے ہاتھ پر غصہ تھا جو اپنے جسم سے وفاداری نہیں دکھا رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ اگر زہریلا کھانا کھانے پر کسی شخص کو دست آنے لگیں تو دوسروں کے سامنے وہ ذلت محسوس کرتا ہے لیکن میری ہاتھ کی اکڑ تو اس تنہائی میں بھی مجھے ذلیل اور شرمندہ کر رہی ہے۔

اگر لڑکا یہاں موجود ہوتا تو ہاتھ کی مالش کرتا جس سے یہ نرم ہو جاتا۔ مگر پھر بھی اسے نرم تو ہونا ہی پڑے گا۔

اس نے محسوس کیا کہ ڈوری کے جھکاؤ میں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ اس کے کھنچاؤ میں بھی فرق آرہا تھا۔ اس وقت اس نے اپنا بایاں ہاتھ ران پر رگڑنا شروع کیا۔ اسے ڈوری اوپر اٹھتے ہوئے نظر آرہی تھی مچھلی اوپر آرہی تھی۔ ہاتھ تمہیں ٹھیک ہو جانا چاہیئے۔

ڈور اوپر ہوتی گئی اور کشتی کے اگلی جانب سمندر کے پانی میں ابھار پیدا ہوا۔ مچھلی باہر آگئی تھی جسکے جسم سے پانی نچڑ رہا تھا۔ دھوپ میں اس کا جسم چمک رہا تھا سر اور کمر ارغوانی رنگ کے تھے اور پہلو کی دھاریاں دھوپ میں گلابی رنگ کی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے گلپھڑے بیس بال کے بلے جتنے لمبے تھے اور خنجر کی مانند پتلے ہوتے چلے گئے تھے۔ وہ اپنے پورے قد سے پانی پر نمودار ہوئی اور کسی ماہر غوطہ خور کی طرح دوبارہ پانی کے اندر چلی گئی۔ بوڑھے نے درانتی کی طرح کی اس کی بڑی دم پانی میں نیچے جاتے دیکھی اور وہ ڈوری کو دوبارہ کھینچنے لگی۔

اس کی جسامت تو کشتی سے بھی دو فٹ زیادہ ہے بوڑھے نے کہا۔ مچھلی خوفزدہ نہیں لگتی تھی۔ بوڑھا اس طرح ڈور کو پکڑے ہوئے تھا کہ سختی سے وہ ٹوٹ نہ جائے۔ مگر وہ جانتا تھا کہ اگر مچھلی اسی رفتار سے آگے جاتی رہی تو تمام ڈور استعمال کر لے گی اور پھر وہ ٹوٹ جائے گی۔ مچھلی بہت بڑی جسامت کی ہے اور ضروری ہے کہ اسے اطمینان دلاتا رہوں۔ اسے کبھی علم نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ کتنی طاقتور ہے۔ اور یہ بھی نہیں کہ اگر وہ سیدھی دوڑتی رہے تو اپنے آپ کو بچا سکتی ہے۔ میں اگر اس کی جگہ ہوتا تو پوری رفتار سے دوڑتا ہوا رسی کو توڑ ڈالتا۔ مگر خدا نے مچھلی کو اتنی عقل نہیں دی جتنی ان کے ختم کرنے والوں کو۔ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ عقل میں ہم زیادہ ہیں مگر شرافت میں وہ ہم سے آگے نکل گئی ہیں۔

اپنی زندگی میں بوڑھے نے بہت بڑی جسامت کی مچھلیاں بھی دیکھی تھیں۔ کچھ ایسی بھی جو وزن میں ایک ہزار پاؤنڈ سے بھی آگے نکل گئی تھیں۔ بلکہ ایسی دو بڑی مچھلیاں اس کے ہاتھ بھی آئی تھیں مگر انہیں شکار کرتے ہوئے وہ اکیلا نہ تھا۔ لیکن اس مرتبہ وہ خشکی سے بہت دور جا چکا تھا اور ایسی عظیم الشان مچھلی شکار کر رہا تھا جسے دیکھا تو کیا کبھی سنا بھی نہ تھا۔ اس کا الٹا ہاتھ بھی اسے تکلیف دے رہا تھا اور ایسا سخت محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی عقاب کا پنجا ہو۔

میرے سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ کی مدد کے لئے کھل جانا چاہیئے کیونکہ مچھلی اور میرے دونوں ہاتھوں میں تو دوستی ہے۔ مشکل وقت میں کام نہ آنا اس کی شان نہیں۔ بوڑھے نے دیکھا کہ مچھلی اب سست رفتار سے تیر رہی ہے۔ اس نے سوچا کہ اس کے اچھلنے کا نہ جانے کیا مقصد تھا۔ شاید اس لئے اچھلی تھی کہ مجھے دکھا سکے کہ وہ کتنی عظیم الشان ہے۔ ٹھیک ہے اس نے تو مجھے اپنی عظمت کا احساس دلایا اب میں بھی اس پر یہ ثابت کر دوں گا کہ میں بھی اصل آدمی ہوں۔

کاش میں بھی اسے دکھا سکتا کہ میں کس طرح کا آدمی ہوں۔ مگر اس طرح تو اسے علم ہو جائے گا کہ میرا ایک ہاتھ اکڑا ہوا ہے۔ ٹھیک ہے اسے یہی سوچنے دو کہ میں بوڑھا آدمی ہوں۔ کاش میں عظیم کام سر انجام دے سکوں بڑے آدمیوں کی طرح کا۔

تھی۔ اب مشرق کی طرف سے ہوا چلنا شروع ہو چکی تھی اور سمندر میں ہلکی ہلکی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ دوپہر کا وقت ہوا تو بوڑھے آدمی کے ہاتھ کی اکڑ ختم ہو چکی تھی۔

اس نے مچھلی سے کہا کہ تمہارے لئے اچھی خبر نہیں ہے اور اپنے کندھے پر پڑی ہوئی بوریوں سے ڈور کو ہلایا۔

بوڑھا کچھ آرام بھی محسوس کر رہا تھا اور تکلیف بھی۔ لیکن تکلیف کو ماننے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس نے اپنے آپ سے کہا کہ میں مذہبی آدمی بالکل نہیں لیکن اگر اس مچھلی کا شکار کر سکوں تو دس بار مقدس باپ اور دس مرتبہ مریم کی دعا پڑھوں گا۔ اور یہ عہد بھی کرتا ہوں کہ مچھلی پکڑنے کی صورت میں زیارت کو بھی جاؤں گا۔ اس چیز کا میں وعدہ کرتا ہوں۔

وہ بہت تھک چکا تھا مگر مشینی انداز میں دعا مانگ رہا تھا۔ زیادہ تھک جاتا تو دعا کے الفاظ یاد نہ رہتے۔ لیکن پھر سمجھ جاتا اور وہی دعا پڑھنے لگتا جو زبان پر دوبارہ آنے لگتی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ مقدس مریم کی دعا عظیم باپ کے مقابلے میں آسان ہے۔ اس نے کہا خوش آمدید مقدس بابرکت مریم خدا آپ کے ساتھ ہیں اور آپ سب عورتوں سے زیادہ بلند ہیں اور افضل ہیں۔ اور مسیح جو آپ کے پیٹ کا پھول ہیں وہ بہت ہی بابرکت ہیں۔ مقدس مریم ہم جو گناہ گار ہیں ان کے لئے بھی دعا فرمائیں اور اس وقت بھی جب ہم مرنے کے قریب ہوں۔ آمین۔ بوڑھے نے مزید کہا مقدس دوشیزہ آپ اس مچھلی کی موت کے لئے بھی دعا فرمائیں اگرچہ یہ مچھلی بہت ہی شاندار ہے۔

اس نے اپنی دعائیں ختم کیں تو وہ پہلے سے بہتر محسوس کرنے لگا مگر تکلیف پچھلی جتنی ہی تھی۔ بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہی بڑھ چکی تھی۔ وہ کشتی میں ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور مشینی انداز میں اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو کھولنے اور بند کرنے لگا۔

ہوا پہلے سے تیز چل رہی تھی اور دھوپ کی شدت پہلے سے زیادہ تھی۔ اس نے سوچا کہ کشتی کے پچھلے حصے میں دوبارہ مچھلی پکڑنے کے لئے کانٹا اور چارہ لگا دینا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے یہ بڑی مچھلی ایک اور رات مجھے اسی طرح تنگ کرے۔ مجھے مزید کھانے کی ضرورت ہو سکتی ہے اور میرے پاس پانی بھی تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس نے سوچا کہ اس جگہ ڈولفن کے علاوہ کوئی اور مچھلی نہیں پکڑی جا سکتی۔ اسے صرف تازہ ہی کھایا جا سکتا ہے۔ اس طرح وہ بری نہیں لگے گی۔ کاش کوئی اڑن مچھلی آج میری کشتی میں آ جائے لیکن اگر میرے پاس روشنی ہوتی تو پھر اسے دیکھ کر وہ میرے پاس آتی۔ اڑن مچھلی کی تو کھانے میں کیا ہی بات ہے۔ بہت مزے دار ہوتی ہے اور مجھے اسے کاٹ کر صاف بھی نہیں کرنا پڑے گا۔ اب میری کوشش ہونی چاہیئے کہ اپنی طاقت کو جتنا ہو سکے بچاؤں کیونکہ مسیح کی قسم اتنی بڑی جسامت کی مچھلی میں پکڑوں گا یہ تو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ میں اسے مار ڈالوں گا اس کی ساری عظمت اور شان و شوکت کے ساتھ۔ یہ انصاف تو نہیں ہے مگر میں اسے بتاؤں گا کہ ایک آدمی ہمت کرے تو بہت کچھ کر سکتا ہے اور کتنی تکلیف برداشت بھی کر سکتا ہے۔ میں نے ایک مرتبہ لڑکے سے کہا تھا کہ میں بہت مختلف عجیب و غریب بوڑھا آدمی ہوں اور اب وقت آ گیا ہے کہ میں اس بات کو ثابت بھی کر دوں۔

اگرچہ یہ بات وہ کئی ہزار بار ثابت کر چکا تھا لیکن وہ ماضی کی بات تھی۔ لیکن ایک مرتبہ پھر اپنی ہمت سے وہ یہ بات ثابت کر رہا تھا۔ اسے علم تھا کہ اب ایک نیا موقع ہے ثابت کرنے کا۔ جب وہ کام میں مصروف ہوتا تو اپنے گزرے ہوئے وقت کے بارے میں کبھی نہ سوچتا تھا۔ بوڑھے نے سوچا کہ مچھلی اگر کچھ دیر آرام کر لے تو میں بھی نیند پوری کر لوں۔ اور نیند میں مجھے شیروں کے خواب آئیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کی سوچوں کے لئے اب ببر شیر ہی ایک اہم چیز رہ گئے ہیں۔

پھر وہ حقیقت کی زندگی میں آ گیا اور اپنے آپ سے کہنے لگا کہ تمہیں زیادہ سوچنا نہیں چاہیئے آرام سے کشتی کی لکڑی کے سہارے بیٹھ کر کچھ آرام کر لو۔ مچھلی کام کر رہی ہے مگر تم کم سے کم کام کرو۔ اب شام ہو رہی تھی اور کشتی آہستہ سے اپنا سفر جاری کئے ہوئے تھی۔ مشرق سے آنے والی ہوا اس کی رفتار کچھ بڑھا رہی تھی اور بوڑھا سکون کے ساتھ آرام دے سمندر پر سفر کر رہا تھا۔ ڈوری کی تکلیف اپنی کمر پر محسوس کرتا مگر خاموشی سے اسے برداشت کر رہا تھا۔ دوپہر ہوئی تو اس نے ایک مرتبہ پھر ڈور بلند ہوتے دیکھی۔ مچھلی اب ذرا سی اونچی سطح پر تیر رہی تھی۔ سورج بوڑھے کے الٹی طرف اور کندھے اور کمر کی جانب تھا۔ لہذا وہ سمجھ گیا کہ مچھلی کا رخ اب شمال مشرق کی طرف ہے۔

بوڑھے نے ایک مرتبہ مچھلی دیکھی تھی اور اپنے ذہن میں اب وہ تصویر بنا سکتا تھا کہ مچھلی اپنے سینے ارگوانی پروں کو پھیلائے اپنے عظیم الشان سر اور بلند دم کے ساتھ اندھیرے میں سفر کر رہی ہو گی۔ میں نے دیکھا تھا کہ اس مچھلی کی آنکھیں بہت بڑی تھیں۔ جبکہ

گھوڑے کی تو اس سے بہت چھوٹی آنکھیں ہوتی ہیں مگر پھر بھی وہ اندھیرے میں دیکھ سکتا ہے۔ نہ جانے مچھلی اندھیرے اور گہرائی میں کتنا دیکھ سکتی ہو گی۔ ایک وہ وقت تھا جب میں بھی اندھیرے میں چیزوں کو دیکھ لیتا تھا۔ بالکل اندھیرے میں نہیں مگر ایک بلی کی طرح جتنا وہ دیکھ سکتی ہے۔

اس نے اپنے الٹے ہاتھ کو مسلسل حرکت دی اور دھوپ کی گرمی بھی ملی۔ اس لئے اب اس کا وہ ہاتھ ٹھیک کام کرنے لگا تھا۔ اس نے اس پر زیادہ بوجھ ڈالا اور اپنی پیٹھ کو بھی ہلایا تاکہ ڈور کی جگہ تھوڑی سی تبدیل ہو جائے۔

بوڑھے نے مچھلی سے کہا اتنی دیر گزرنے کے باوجود تم اب تک نہیں تھکی۔ تم واقعی بہت عجیب ہو۔ بوڑھا تھکن محسوس کر رہا تھا۔ اسے علم تھا کہ رات ہونے والی ہے اور ذہن میں دوسری چیزوں کے بارے میں سوچ لے کر آیا۔ اس نے بیس بال کی ٹیموں اور اس کے کھلاڑیوں کے بارے میں سوچنا شروع کیا۔ اسے علم تھا کہ کون سی ٹیم کس کے ساتھ مقابلہ کر رہی ہے۔ یہ دوسرا دن تھا جب اسے بیس بال کے نتیجوں کا علم نہیں ہو سکا تھا۔ لیکن اس نے سوچا اور یقین کیا کہ اس کی پسندیدہ ٹیمیں جیت گئیں۔ اس کھلاڑی کے بارے میں سوچا جو ہڈی چٹخنے کے بعد بھی بہترین کھیل کا مظاہرہ کرتا ہے۔ پھر بوڑھا آدمی سوچنے لگا کہ ہڈی چٹخنے سے کیا مطلب ہے؟ چٹخنے سے کتنی تکلیف ہوتی ہو گی۔ کیا پیر میں لڑاکے مرغے کا کانٹا چبھنے سے جتنی تکلیف ہوتی ہے اتنی۔ میں اتنی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔ ایک یا دونوں آنکھوں کے چلے جانے کے بعد کون لڑائی جاری رکھ سکتا ہے۔ جس طرح مرغے لڑتے ہیں۔ عظیم پرندوں اور جانوروں کے مقابلے میں انسان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس کے باوجود بھی میں سمندر کے اندھیرے میں موجود ایک جانور بننا چاہوں گا۔

لیکن میری یہ خواہش تو اس وقت تک ہو سکتی ہے جب تک شارک نہ آئے اور اگر وہ آگئی تو خدا ہی پھر رحم فرما سکتا ہے۔

وہ عظیم کھلاڑی کا اپنے آپ سے مقابلہ کرتا ہے اور سوچتا ہے کہ کیا وہ اس مچھلی کے ساتھ اتنا مقابلہ کر سکتا ہے جتنا میں نے کیا ہے۔ وہ یقینی طور پر کر سکتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ کیوں کہ وہ کم عمر بھی ہے اور صحت مند بھی اور اس لئے بھی کہ اس کا باپ بھی مچھیرا ہی تو تھا۔ مگر ہڈی چٹخنے سے کیا اسے بہت تکلیف ہوئی ہو گی۔

کیونکہ مجھے کبھی ایسی تکلیف کا سامنا کرنا نہیں پڑا اس لئے میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

رات ہونے لگی تھی تو اس نے اپنی ہمت میں اضافہ کرنے کے لئے پرانا زمانہ یاد کیا۔ جب کاسابلانکا کے شراب خانے میں اس کا مقابلہ ایک حبشی سے ہوا۔ دونوں نے پنجہ آزمائی کی۔ وہ اگرچہ اس گودی کا سب سے زیادہ طاقتور انسان تھا۔ دونوں نے میز پر سفید لکیر پر اپنی کوہنی کی سختی سے ایک دوسرے کا پنجا پکڑ لیا۔ مقابلہ جاری رہا ایک دن اور پوری رات گزر گئے۔ دونوں ہی ایک دوسرے کے ہاتھ کو زور سے جھٹکا دے کر جیتنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لوگ شرطیں لگا رہے تھے۔ مٹی کے تیل کے چراغوں کی روشنی میں کمرے میں آتے جاتے رہے۔ بوڑھا اس وقت حبشی کے ہاتھ اور چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ ان کا مقابلہ جاری رہا۔ جج تبدیل ہوتے رہے۔ پہلے آٹھ گھنٹے کے بعد اور پھر چار چار گھنٹے کے بعد۔ تاکہ وہ آرام کر سکیں۔ مقابلہ کرنے والے دونوں کے ہاتھوں کی انگلیوں سے خون نکلنے لگا۔ دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور اپنے ہاتھوں اور کلائیوں کے قریب غور کیا۔ شرط لگانے والوں کی

تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ وہ دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی اونچی کرسیوں پر بیٹھ کر اس مقابلے کو دیکھتے رہے۔ وہاں دیواروں پر چمکیلا رنگ کیا گیا تھا جو لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔ چراغ جل رہے تھے اور ان کے سائے دیواروں پر نظر آرہے تھے۔ حبشی جو مقابلہ کر رہا تھا اس کا سایہ بہت ہی بڑا تھا اور ہوا سے چراغوں کی روشنی ہلتی تو یہ بھی ہلتا نظر آتا۔

لئے اس نے بھی مقابلہ جاری رکھا اور حبشی کا ہاتھ دوسری جانب کافی حد تک کر کے محسوس کیا کہ وہ مقابلہ جیت جائے گا۔ صبح کا وقت ہو گیا تھا جو لوگ شرط لگا چکے تھے اب وہ کہہ رہے تھے کہ مقابلے کو برابر کر دیا جائے۔ ریفری بھی ایسا ہی سوچ رہا تھا۔ اس وقت بوڑھے نے آخری ہمت کرتے ہوئے پورا زور لگا دیا۔ حبشی کے ہاتھ کو نیچے کی جانب لے گیا اور لکڑی پر لگا دیا۔ جو مقابلہ اتوار کی صبح کو شروع ہوا تھا وہ پیر کی صبح کو ختم ہوا۔ اس وقت تک شرط لگانے والے بہت سے لوگ یہ کہہ چکے تھے کہ ہار جیت کے بغیر مقابلے کو ختم کروا دیا جائے۔ کیونکہ انہوں نے چینی کے تھیلے لادنے کے لئے گودیوں پر پہنچنا تھا یا کوئلے کی کمپنی میں کام کرنے جانا تھا۔ ورنہ ہر ایک کا یہی خیال تھا کہ مقابلے کو اپنے انجام تک پہنچنا چاہیئے۔ مگر ان لوگوں کے کام پر جانے سے پہلے ہی بوڑھے نے اسے فیصلہ کن نتیجہ دے دیا۔ جس کی وجہ سے بہت عرصہ تک لوگ اسے چیمپیئن کہہ کر بلاتے رہے۔ موسم بہار میں ایسا ہی مقابلہ دوبارہ ہوا۔ جس میں زیادہ شرطیں نہیں لگائی گئیں اور اس میں بھی وہ آسانی سے جیت گیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ پہلے ہی مقابلے میں سامنے والے کی ہمت ختم کر دی تھی۔ اس کے بعد بھی بوڑھے نے کچھ مقابلے کئے مگر پھر مقابلے کرنے بند کر دیئے۔ اگرچہ وہ سمجھ چکا تھا کہ کوشش کرنے کے بعد وہ کسی کو بھی ہرا سکتا ہے۔ مگر اسے یہ بھی علم تھا کہ ماہی گیری کے لئے سیدھے ہاتھ کا مقابلوں میں استعمال اس کے لئے برا ثابت ہو سکتا ہے۔ اپنے سیدھے ہاتھ کو بچانے کے لئے اس نے کچھ مقابلے اپنے الٹے ہاتھ سے بھی کئے۔ لیکن اس ہاتھ نے اس کے ساتھ غداری کی۔ الٹا ہاتھ اس کا حکم نہیں مانتا تھا اسی لئے بوڑھا بھی اس پر بھروسہ نہیں کرتا تھا۔ بوڑھے نے اپنے الٹے ہاتھ کے بارے میں

سوچا کہ سورج کی گرمی اسے مزید ٹھیک کر دے گی مگر رات میں اگر بہت زیادہ سردی ہو گئی تو یہ پھر کیا کر سکتا ہے۔ مجھے علم نہیں کہ رات کیسی ہو گی۔

ایک ہوائی جہاز جو میامی کی طرف جارہا تھا اس کے اوپر سے گزرا تو اسے اڑن مچھلیوں کے غول کے غول نظر آئے۔ جو ڈر کر ادھر ادھر بھاگ رہی تھیں۔ اس نے سوچا کہ جہاں یہ ہوتی ہیں ان کے ساتھ ڈولفن بھی ہوتی ہے۔ پھر بوڑھا آدمی یہ دیکھنے کے لئے پیچھے کی جانب جھک گیا کہ کیا وہ مچھلی پر فتح حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن وہ ڈوری کے تناؤ کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا۔ ڈوری اتنی زیادہ تناؤ میں تھی کہ لگتا تھا ٹوٹ جائے گی اور اس میں سے پانی کے قطرے نیچے گر رہے تھے۔ آہستہ رفتار سے کشتی آگے جاتی رہی اور وہ جہاز کو دیکھتا رہا۔ اس وقت تک جب تک وہ آنکھوں سے اوجھل نہ ہو گیا۔ وہ سوچ رہا تھا اگر جہاز کی بلندی کم ہو تو آدمی مچھلیاں بھی دیکھ سکتا ہے۔ اس نے خواہش کی کہ کم بلندی پر جہاز سفر کر رہا ہو جس کی رفتار کم ہو اور بوڑھا آدمی اس پر سفر کرے اور سمندر میں مچھلیوں کو دیکھے۔ جب وہ کچھوے پکڑنے والی کشتیوں میں مستول پر چڑھتا تھا تو اس وقت بھی بہت کچھ اسے نظر آجاتا تھا۔ بلندی سے ڈولفن کا رنگ زیادہ ہی سبز نظر آتا تھا اور ان کے جسم کی دھاریاں اور ارغوانی دھبے بھی نظر آتے۔ ان کے غول کے غول سمندر میں نظر آتے تھے۔

وہ سوچنے لگا کہ پانی کے تاریک دھاروں میں جو مچھلیاں تیزی سے تیرتی ہیں ان کی کمر پر عام طور پر گلابی رنگ دھاریاں دھبے کیوں ہوتے ہیں۔ ڈولفن اس لئے سبز نظر آتی ہے کیونکہ حقیقت میں اس کا رنگ سنہری ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ خوب بھوکی ہوتی ہے تو اس وقت کھانے کے لئے آتی ہے تو اس کے پہلو پر بھی مارلن کی طرح ارغوانی دھاریاں نظر آنے لگتی ہیں۔

اندھیرا ہونے سے تھوڑی دیر پہلے وہ سارگاسو کے جنگلی پودوں والے ایک بڑے جزیرے کے پاس سے گزرا۔ جو پر سکون سمندر میں ابھر رہا تھا اور ڈوب رہا تھا۔ اور ایسے لگ رہا تھا جیسے سمندر کسی زرد کمبل میں لپٹی ہوئی عورت سے محبت کر رہا ہو۔ پیار کرنے میں لگا ہوا ہو۔

وہ یہ دیکھنے میں مصروف تھا اور اسے پتہ ہی نہ چلا کہ چھوٹی ڈوروالے کانٹے میں ڈولفن کب پھنس گئی۔ سورج ڈوب رہا تھا جس کی کرنوں میں اس کا سنہری رنگ نظر آرہا تھا اور پاگلوں کی طرح ہوا میں چھلانگیں مار رہی تھی۔ وہ خوفزدہ تھی اور بار بار ہوا میں اچھلتی۔ بوڑھا کشتی کے پچھلے حصے میں گیا جھک کر بیٹھ گیا۔

اپنے سیدھے ہاتھ اور بازو کے سہارے بڑی ڈوری کو سنبھالا اور ڈولفن کو الٹے ہاتھ سے کھینچنے لگا۔ ڈوری کھینچنے کے دوران وہ سہارے کے لئے اسے اپنے الٹے پاؤں کے نیچے دبالیتا اور پھر مزید کھینچتا۔ تھوڑی دیر بعد مچھلی کشتی کے پچھلے حصے میں آگئی۔ وہ تڑپ رہی تھی اور سر ٹکرا رہی تھی۔ وہ آگے جھکا اور اس خوبصورت گلابی سنہری مچھلی کو پکڑ کر اٹھالیا۔

وہ بار بار چارے کے اوپر لگے ہوئے کانٹے پر اپنے منہ کو مار رہی تھی اور جبڑے تیزی سے یہ کام کرنے میں مصروف تھے۔ اپنے لمبے جسم اور سر سے کشتی کو دھڑا دھڑ پیٹ رہی تھی۔ اسے ختم کرنے کے لئے اس کے چمکیلے سر پر ڈنڈا مارا جس سے وہ مر گئی۔ اس کے منہ

سے کانٹا نکالا گیا اور اس میں ایک اور چھوٹی مچھلی سارڈین چارے کے طور پر لگا کر دوبارہ پانی میں ڈال دیا گیا۔ یہ کام کرنے کے بعد بوڑھا دوبارہ کشتی کے اگلے حصے میں چلا گیا۔ اپنا الٹا ہاتھ دھویا اور پتلون سے پونچھ لیا۔

دوبارہ بڑی مچھلی کی طرف توجہ دی۔ بھاری ڈور کو سیدھے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر منتقل کیا اور سیدھے ہاتھ کو سمندر میں دھو لیا۔ وہ سورج کو سمندر میں جاتے دیکھ رہا تھا جس کے ساتھ بڑی ڈور کے جھکاؤ کو بھی۔

اس نے کہا مچھلی بالکل نہیں تبدیل ہوئی۔ پھر اپنے ہاتھ کے مخالف پانی کے دباؤ سے اسے پتہ چل گیا کہ مچھلی کی رفتار کافی کم ہو چکی ہے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ دونوں چپوؤں کو کشتی کے پچھلے حصے پر باندھ دیا جائے۔ جس سے رات کے وقت اس کی رفتار کم ہو جائے گی اور

ہوا میں ہاتھ خشک کرنے کے بعد ڈوری دوبارہ سنبھال لی اور اپنے آپ کو آرام کی خاطر ڈھیلا چھوڑ دیا۔ پھر گھسیٹتا ہوا کشتی کے تختے تک چلا گیا تاکہ مچھلی پر اس کے زور سے کچھ زیادہ دباؤ پڑ سکے۔

اس نے سوچا کہ مجھے طریقہ آ گیا ہے کہ کام کو کیسے سر انجام دیا جائے اور ایسی صورتحال میں کیا کیا جائے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کانٹا پھنسنے کے بعد سے مچھلی بھوکی اور بہت بڑی ہے اس لئے اسے بھوک لگ رہی ہے۔ جبکہ میں نے اس دوران بہت کچھ کھایا ہے اور کل ڈولفن کھاؤں گا۔

بوڑھے نے اسے ڈوریٹو کا نام دیا اور اس کی صفائی کرتے ہوئے سوچا کہ کچھ حصہ کھا لینا چاہیئے۔ بورنیٹو کے مقابلے میں یہ کھانی مشکل ہوتی ہے لیکن دنیا میں ہر کام میں مشکل ہے۔ پھر اس نے بلند آواز سے مچھلی سے کہا تم کیسی ہو میں تو پہلے سے بہتر محسوس کر رہا ہوں۔

میرا الٹا ہاتھ بھی اچھا کام کر رہا ہے اور میرے پاس ایک دن اور رات کی خوراک بھی موجود ہے۔ اس لئے مچھلی مجھے کوئی فکر نہیں تم کشتی کو مزید آگے کھینچتی جاؤ۔

بوڑھے کی حالت اچھی نہیں تھی کیونکہ کمر پر ڈوری کی رگڑ اور دباؤ سے اس کی تکلیف بہت زیادہ بڑھ چکی تھی۔ مگر پھر بھی وہ اس کی طرف توجہ نہیں کر رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ میں تو اس سے بھی کہیں زیادہ برے حالات کو دیکھ چکا ہوں۔ میرے ایک ہاتھ میں معمولی سا زخم ہے اور ہاتھ کی اکڑن ختم ہو گئی ہے۔ میری ٹانگیں بالکل صحیح کام کر رہی ہیں اور خوراک کے معاملے میں بھی مجھے مچھلی حاصل ہے۔

ستمبر میں جیسے ہی سورج ڈوبتا ہے تو اندھیرا تیزی سے پھیل جاتا ہے۔ اسی لئے اندھیرا چھا چکا تھا۔ کشتی کے اگلے کسے ہوئے حصے میں اس نے ٹیک لگا کر آرام کرنے کی کوشش کی۔

آسمان پر پہلے ستارے نمودار ہو چکے تھے اور اس نے اندازہ لگا لیا کہ جلد ہی باقی ستارے بھی نمودار ہو جائیں گے اور وہ ساتھ ہو گا اپنے ساتھیوں کے۔

اس نے بلند آواز سے اپنے آپ سے کہا مچھلی تم بھی میری دوست ہو۔ میں نے تم جیسی مچھلی کبھی نہیں دیکھی نہ ہی کسی سے اس بارے میں سنا۔ لیکن ہر حال میں مجھے تمہیں ختم کرنا ہے۔ زیادہ خوشی مجھے اس چیز کی ہے کہ ہمیں یہ کوشش نہیں کرنی پڑتی کہ ہم ستاروں کو ختم کریں۔

اس نے مزید سوچا کہ اگر ہر آدمی کو روزانہ چاند کو مارنا پڑتا تو کیا ہوتا۔ چاند تو بھاگ جاتا۔ لیکن اگر ہر آدمی کی ڈیوٹی ہوتی کہ روزانہ سورج کو مارے تو یہ بہت ہی مشکل کام تھا۔ اس لئے ہم لوگ خوش قسمت ہیں کہ یہ کام ہمارے ذمہ نہیں۔

بوڑھے نے مچھلی کی بھوک کے بارے میں سوچا اور اسے افسوس ہوا کہ اتنی عظیم الشان مچھلی بھوکی ہے۔ اسے افسوس تو ہوا لیکن اسے مار ڈالنا ضروری تھا۔ پھر اس نے سوچا کہ کتنے سارے لوگ اس مچھلی کو کھائیں گے۔ اگرچہ وہ اسے کھانے کے اہل نہیں بالکل اہل نہیں۔ یہ مچھلی بہت ہی عظیم الشان ہے اور اس کے طور طریقے بھی بہت اعلی اور عالیشان ہیں۔ جن کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کوئی بھی انسان اتنی عظیم الشان مچھلی کو کھانے کا حق نہیں رکھتا۔

اس نے سوچا کہ میں اتنا عقل مند نہیں کہ یہ باتیں سمجھ آئیں۔ بس میرے لئے یہ اہم ہے کہ چاند اور سورج کو ہمیں نہیں مارنا پڑتا اور اپنا رزق ہم سمندر سے حاصل کر لیتے ہیں اور اپنے بھائیوں کو بھی مار دیتے ہیں۔

پھر اس نے سوچنا شروع کیا کہ کشتی کی رفتار کم کرنی چاہیئے۔ اس کے خطرے بھی ہیں اور فائدے بھی۔ اگر یہ مچھلی ہمت کرے کشتی کا ہلکا پن ختم ہو جائے تو ہو سکتا ہے کہ ڈوری کو اتنی ڈھیل مل جائے کہ مچھلی فرار ہو جائے۔

مچھلی کی تیز رفتاری ہم دونوں کے لئے ہی تکلیف دہ ہے مگر نقصان کم ہے۔ خیر مجھے ڈولفن کو صاف کرنا چاہیئے اور اسے کھانا بھی چاہیئے۔ پھر میں ایک گھنٹہ آرام کام کروں گا۔

یہ دیکھنا بھی اہم ہے کہ مچھلی کی حرکات و سکنات کیا ہیں۔ وہ پہلے کی طرح ہے یا کسی قسم کی تبدیلی اس میں آئی ہے۔ چپو کا اس طرح استعمال بہت مفید رہا۔ لیکن اب ضروری ہے کہ میں اپنا تحفظ بھی کروں۔ مچھلی کافی حد تک صحیح ہے۔ میں نے دیکھا تھا کہ کانٹا اس کے منہ میں ایک طرف پھنسا ہوا تھا اور مچھلی کا منہ سختی سے بند تھا۔ کانٹے کا درد اس کے لئے زیادہ نہیں لیکن لاعلمی میں وہ اپنے دشمن کا خوف اپنے ذہن میں رکھے ہوئے ہے۔ اس نے اپنے آپ سے کہا کہ اب تمہیں آرام کرنا چاہیئے۔ دوبارہ مچھلی سے مقابلہ کرنے سے پہلے اسے زور لگانے دو تاکہ وہ تھک جائے۔

اس نے اندازہ لگایا کہ دو گھنٹے کے قریب وہ آرام کر چکا ہے۔ چاند دیر سے نکلا تھا اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی طریقہ نہ تھا کہ اندازہ لگائے کہ کتنا وقت گزر چکا ہے۔ مچھلی کا دباؤ اس کے کاندھوں پر ابھی بھی پڑھ رہا تھا۔ اس نے اپنا الٹا ہاتھ کشتی کے اگلے کنارے پر رکھا ہوا تھا تاکہ مچھلی کا دباؤ زیادہ سے زیادہ کشتی کی جانب چلا جائے۔ کچھ دیر اس کے ذہن میں آیا کہ اگر ڈوری تنی ہوئی ہوتی تو اس کے لئے کتنا آسان ہوتا۔ لیکن اس طرح جھٹکے کے ساتھ توڑ بھی سکتی تھی۔ ہر وقت تیار رہنا چاہیئے کب مچھلی جھٹکا دے اور میں رسی کو ڈھیل دے سکوں۔ ڈوری سنبھالے ہوئے بوڑھے آدمی نے سوچا کہ وہ اب تک نہیں سویا اور بلند آواز سے بولا ایک رات کے بعد ایک اور دن گزر چکا مگر میں نہیں سویا۔ مجھے تھوڑی سی نیند ضرور لینی چاہیئے مگر اس شرط پر کہ مچھلی اسی انداز میں آگے بڑھتی رہے۔ اگر میں آرام نہیں کروں گا تو میرا دماغ کام کرنا بند کر دے گا۔ اس وقت میرا دماغ بالکل تازہ ہے اوپر چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح۔ جو میرے بھائیوں کی طرح ہیں۔ لیکن پھر بھی مجھے نیند لینی چاہیئے۔ کیونکہ ستارے بھی تو سوتے ہیں چاند بھی سوتا ہے۔ سورج بھی سوتا ہے اور سمندر بھی سوتا ہے۔ سمندر اس وقت آرام کر رہا ہوتا ہے جب لہریں نہیں چل رہی ہوتیں اور سمندر کی سطح بلکل سکون سے ہوتی ہے۔

بوڑھے کو اندازہ تھا کہ سونا اس کے لئے بہت اہم ہے اور وہ چاہتا تھا کہ اپنے آپ کو کچھ آرام دے۔ مگر ڈوری کو مضبوط رکھنے کے لئے کوئی طریقہ ڈھونڈنا ضروری تھا۔ ان چپوؤں کو مزاحمت کے لئے باندھے رکھنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے مگر پھر بھی اب سونا ضروری تھا۔ اگرچہ اس سے مچھلی اپنے آپ کو آزاد بھی کر سکتی تھی۔ ہاتھ پیروں کے سہارے کشتی کی پچھلی جانب سفر شروع کیا تاکہ مچھلی کو جھٹکا نہ لگے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید مچھلی بھی نیند کی حالت میں جانے والی ہو۔ لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ مچھلی کو آرام ملے۔ اسے اس وقت تک حرکت کرتے رہنا چاہیئے زور لگاتے رہنا چاہیئے جب تک وہ اپنی جان نہیں دے دیتی۔ کشتی کی پچھلی جانب پہنچ کر اس نے ڈوری کا زور کندھے پر ڈالا اور سیدھے ہاتھ سے چاقو نکالا۔ اب ستاروں کی روشنی آسمان پر پڑ رہی تھی ڈولفن صاف نظر آ رہی تھی۔ چاقو اس کے سر میں گھونپ دیا۔ ایک پاؤں مچھلی پر رکھا اور اسے پورا ہی لمبائی میں کاٹ دیا۔ اس کی آنتیں اور گلپھڑے نکال کر اسے صاف کیا۔ مچھلی کی گندگی اس کے ہاتھوں نے محسوس کی۔ جسے ایک طرف پھینک دیا۔ وہاں دوسری مچھلیاں بھی موجود تھیں جو تازہ تھیں۔ انہیں

بھی صاف کیا۔ ستاروں کی روشنی میں ڈولفن کو صاف کیا اور دونوں بازو کاٹ دیئے۔ ڈھانچہ پانی میں پھینکنے کے بعد دیکھنے کی کوشش کی کہ کیا یہ پانی میں بھنور پیدا کرتا ہے۔ مگر وہ آہستگی کے ساتھ پانی میں ڈوبتا رہا۔ چاقو کپڑے میں رکھنے کے بعد کشتی کے اگلی طرف گیا۔ ڈور کا بوجھ برداشت کرتے ہوئے اس نے اپنی کمر جھکائی ہوئی تھی اور سیدھے ہاتھ میں مچھلی تھی۔ پھر تمام مچھلیوں کو ایک ساتھ رکھ

چمک رہے تھے اور سردی میں اضافہ ہو رہا تھا۔ ڈولفن مچھلی کا ایک حصہ اور اڑن مچھلی کھائی۔ کہنے لگا کہ ڈولفن اگر پکائی گئی ہو تو کتنی لذیذ ہوتی ہے اور اس طرح کتنی بدذائقہ۔ آئندہ نمک اور لیموں ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے۔ مگر میں کشتی میں پانی بہا کر بھی نمک تیار کر سکتا تھا لیکن دماغ نے پہلے یہ بات سوچی ہی نہیں۔ لیکن شاید ایسا کرتا تو ڈولفن میرے ہاتھ نہ آتی۔ کوئی بات نہیں کھانے کے بعد بھی میرا دل خراب نہیں ہوا۔

مشرق کی طرف بادل آنے کی وجہ سے ستارے غائب ہو چکے تھے اور ہوا چلنا بند ہو چکی تھی۔ بوڑھے نے کہا کہ آج اور کل تو نہیں مگر دو تین دن بعد موسم خراب ہو چکا ہو گا۔ مجھے تھوڑا سا سو جانا چاہیئے کیونکہ اس وقت مچھلی کو اطمینان ہے۔ اس نے کندھے اور سیدھے ہاتھ کی مدد سے ڈوری کو اس طرح مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا کہ اگر نیند کی حالت میں ڈوری ڈھیلی پڑ جائے تو الٹا ہاتھ اسے جگا دے۔ سیدھے ہاتھ کو اگرچہ بہت زیادہ کام کرنا پڑ رہا ہے مگر اسے اس چیز کا تجربہ ہے۔ بیس منٹ یا آدھے گھنٹے کی نیند میرے لئے کافی ہو گی۔ تمام جسم میں ڈور کو لپیٹ کر وہ لیٹا اور سو گیا۔

اب اس کے خوابوں میں ببر شیروں کے بجائے دریائی سور بہت بڑی تعداد میں آٹھ دس میل کے رقبے پر نظر آ رہے تھے۔ ان کے جنسی تعلق کا یہ زمانہ تھا۔ اوپر کو اچھلتے اور پھر اسی جگہ پانی میں گرتے جہاں اچھلنے کے وقت نشان بنا تھا۔

خواب میں اس نے اپنے آپ کو اپنے گھر میں موجود پایا۔ شمال کی ٹھنڈی ہوا سے وہ بھی سخت سردی محسوس کرنے لگا تھا۔ تکیہ کے بجائے اپنا ہاتھ دائیں بازوں پر رکھا ہوا تھا۔ جس نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔

پھر خواب میں اسے بہت لمبا زرد ساحل نظر آنے لگا۔ شام کی ہلکی روشنی میں ببر شیر وہاں آرہے تھے۔ بحری جہاز لنگر ڈال کر وہاں کھڑا تھا اور وہ اگلے حصے میں موجود سب کو ہی دیکھ رہا تھا۔ اسے مزید ببر شیروں کا انتظار تھا اور اس نظارے سے بہت خوشی محسوس کر رہا تھا۔ چاند نکل آیا۔ مچھلی کشتی کو کھینچتی رہی۔ وہ بادلوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے مگر بوڑھا سوتا رہا۔

پھر اچانک جھٹکے سے جاگا کیوں کہ ڈوری تیزی سے آگے نکل رہی تھی۔ اس نے پوری طاقت سے روکنے کی کوشش کی۔ جس سے الٹا ہاتھ کٹنا شروع ہو گیا۔ ڈوری کے بنڈلوں کی طرف نظر ڈالی جو تیزی سے کھل رہے تھے۔ مچھلی اچانک تیزی سے اچھلی تو جیسے سمندر کا

لگتا جیسے ٹوٹ جائے گی۔ بوڑھا کشتی کے اگلے حصے پر جھک چکا تھا اور منہ ڈولفن کے کٹے ہوئے جسم پر تھا۔ اب اس کے لئے حرکت بھی ممکن نہ تھی۔ مچھلی کا اچھلنا اور گرنا اسے نظر نہیں آرہا تھا صرف اس کی آواز سن رہا تھا۔ تیزی سے نکلتی ہوئی ڈوری سے اس کے ہاتھ کٹ رہے تھے۔ مگر وہ پہلے ہی اس وقت کے لئے تیار تھا اور ہر ممکن طریقے سے اپنے ہاتھ کو بچانے کی کوشش کر تا رہا تا کہ انگلیاں محفوظ رہیں۔ ذہن میں خیال آیا کہ اگر لڑکا ہوتا تو ڈوری کے بنڈل کو گیلا کر دیتا۔ ڈور جانے کی رفتار سست ہونے لگی اور وہ اس طرح ڈور چھوڑ رہا تھا کہ مچھلی کو تکلیف ہوتی رہے۔ مچھلی کے اوپر سے اپنا منہ اٹھایا۔ پہلے گھٹنوں پر اور پھر پیروں پر کھڑا ہو گیا اور بنڈلوں تک چلا گیا۔ پیروں سے محسوس کیا کہ کافی ڈوری باقی ہے اور مچھلی کو اب اسے کھینچنے میں بہت پریشانی ہو رہی ہو گی۔

بوڑھا اپنے تجربے سے جان چکا تھا کہ مچھلی کی کمر کی تمام تھیلیوں میں ہوا بھر چکی ہو گی اور وہ ایک درجن سے زیادہ بار اچھل چکی ہے۔ اس لئے مرنے کے لئے گہرائی میں نہیں جا سکے گی۔ اگر وہاں پر چلی جائے تو میں اسے اوپر لانے میں کامیاب نہ ہو سکوں گا۔ اب

تھوڑی ہی دیر میں وہ چکر لگانے لگے گی۔ پھر میں اس پر کام شروع کروں گا۔ کس چیز سے وہ اچانک پریشان ہوئی ہے کیا بھوک نے اسے بدحواس کر دیا ہے یا رات کے وقت اسے کوئی چیز ایسی نظر آئی جس سے وہ ڈر گئی ہے کہ اس نے اچانک خوف محسوس کیا۔ پہلے تو اس کی حرکات سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ایک مضبوط اعصاب کی پر سکون مچھلی ہے۔ جس میں نہ خوف ہے اور وہ اعتما سے بھری ہوئی تھی۔ اچانک اس میں تبدیلی حیران کن ہے۔ بوڑھے نے اپنے آپ سے کہا کہ تمہیں بھی مچھلی کی طرح بے خوف اور اعتماد سے بھرا ہوا ہونا چاہیئے۔ تم پریشانی مول لے چکے ہو اور اب واپسی نہیں ہو سکتی اور بہت جلد وہ پانی میں چکر کاٹنا شروع ہو جائے گی۔ بوڑھا ڈوری کی مدد سے اس مچھلی کو اپنے الٹے ہاتھ اور کندھے سے سنبھال رہا تھا اور اسی وقت جھک کر سیدھے ہاتھ سے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے تا کہ ڈولفن کا جو گوشت اوپر لگ چکا ہے وہ صاف ہو جائے۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس کا دل متلانے لگے گا اور الٹی آ جائے گی۔ اور اگر ایسا ہوا تو وہ کمزوری محسوس کرے گا۔ چہرہ صاف ہونے کے بعد اپنا سیدھا ہاتھ پانی میں صاف کیا اور اسے نمکین پانی کے اندر رہنے دیا۔ صبح کا سورج نکل رہا تھا اور اس کی سکون دینے والی روشنی بوڑھے کے اندر خوشی پیدا کر رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ مچھلی نے مشرق کی جانب سفر کرنا شروع کر دیا ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ تھک چکی ہے اور اب مجھے اپنے ساتھ بہا رہی ہے۔ جس سے بوڑھے کا اصل کام شروع ہونے والا تھا۔

کافی دیر پانی میں رکھنے کے بعد اپنے ہاتھ کو باہر نکالا۔ غور سے دیکھا اور کہا یہ زیادہ خراب نہیں اور مرد ویسے بھی پرواہ نہیں کرتے۔ ڈوری کو احتیاط سے پکڑو تا کہ تازہ زخموں کو مزید خراب نہ کرے۔ اس نے اپنا وزن دوسری جانب منتقل کیا تا کہ الٹے ہاتھ کو کشتی کی دوسری جانب سمندر میں ڈال سکے۔ اپنے ہاتھ سے کہہ رہا تھا تم نے جو محنت کی ہے وہ بے کار کی نہیں لیکن ایک وقت ایسا بھی آیا تھا جب تم میری مدد نہیں کر رہے تھے۔

اس نے خواہش کی کہ کاش اس کے دونوں ہاتھ ہی صحت مند ہوتے۔ شاید یہ میری غلطی تھی کہ ہاتھ کی مناسب حفاظت نہیں کی۔ لیکن خدا کو معلوم ہے کہ ہاتھ خود بھی اپنی تربیت بہت اچھے طریقے سے کر سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی رات کو اس کی کارکردگی اتنی خراب نہیں تھی۔ رات کو صرف یہ ایک مرتبہ اکڑا اور دوبارہ ایسا کرنے کی صورت میں ڈور کو حق حاصل ہو گا کہ اسے کاٹ کر پھینک دے۔ اپنی سوچوں سے اس نے اندازہ لگا لیا کہ اس کا ذہن مطمئن نہیں ہے اور ذہن کو صاف کرنے کے لئے تھوڑی ڈولفن اور کھانی چاہیئے۔ مگر نہ کھانا بہتر ہے کہ مچھلی کھا کر متلی آ جائے اور الٹی کر کے اپنی طاقت ختم کر دوں۔

اب میں اسے سنبھال کر رکھوں گا اس وقت تک جب تک یہ خراب نہیں ہو جاتی اور مشکل وقت میں اسے کھاؤں گا۔ اس وقت تو خوراک کے ذریعے طاقت حاصل کرنے کا وقت ہی نہیں ہے۔ پھر اپنے آپ سے اس نے کہا تم بیوقوف ہو کیونکہ دوسری اڑن مچھلی بھی تو موجود ہے جسے کھایا جا سکتا ہے۔ واقعی دوسری مچھلی صاف بھی تھی اور تازہ بھی۔ بوڑھے نے الٹے ہاتھ سے اٹھایا اور منہ میں اس کی ہڈیاں چباتے ہوئے ہوئے مکمل کھا گیا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ یہ بہت غذائیت والی مچھلی ہے اور اسی چیز کی اسے ضرورت تھی۔ توانائی بحال کرنے کے لئے بوڑھا سوچ رہا تھا کہ جہاں تک اس سے ہو سکتا تھا وہ اس نے کیا۔ اب مچھلی نے چکر لگانا شروع کر دیا تھا۔ جبکہ سمندر میں اسے تیسرے دن کا سورج نکلتا ہوا نظر آ رہا تھا اور اس وقت مچھلی نے چکر کاٹنے کا آغاز کیا۔ اس نے ڈوری کے دباؤ میں ڈھیل محسوس کی تو رسی کھینچنا شروع کی۔ پہلے مکمل کس

چکا تھا۔ مچھلی کا ہر چکر پہلے سے چھوٹا ہوتا جا رہا تھا اور مچھلی اوپر کو اٹھ رہی تھی۔ بوڑھے کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا اور پسینے کا نمکین پانی اس کی آنکھوں میں گر رہا تھا۔ اب بوڑھا فکر مند تھا۔ تھکن کی وجہ سے اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ اس نے سوچا کہ میں نے بہت زیادہ محنت کی ہے اور اب شکست نہیں کھاؤں گا۔ جب اتنی محنت سے اتنی خوبصورت مچھلی کو اوپر تک لانے میں کامیاب ہو گیا تو رب مجھے ہمت دے گا اور میں اس کے بدلے میں عبادت بھی کروں گا۔ لیکن اس وقت میں بہت تھکا ہوا ہوں۔ اسی وقت مچھلی کی ڈوری میں ایک جھٹکا لگا شاید مچھلی چھلانگ لگا دے اچھلنے نہ لگے۔ بہتر یہی ہے کہ وہ چکر ہی لگاتی رہے۔ اسے ہوا کے لئے اچھلنے کی ضرورت پڑ رہی ہے لیکن ہر دفعہ چھلانگ لگانے کے بعد اس کا زخم گہرا ہوتا رہے گا اور اس طرح کانٹا بھی اس کے جسم سے نکل سکتا ہے۔ مچھلی کی ہر چھلانگ کے ساتھ بوڑھا رسی میں ڈھیل دیتا۔ وہ سوچنے لگا کہ ہم دونوں کا درد اور تکلیف برابر کی ہونی چاہیئے۔ اگرچہ میں اپنے درد اور تکلیف کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہوں جبکہ مچھلی اسی درد کو برداشت نہ کرتے ہوئے غصے میں پاگل بھی ہو سکتی ہے۔

مچھلی نے آہستگی سے دوبارہ چکر کاٹنے شروع کئے۔ بوڑھا ڈوری کھینچ رہا تھا مگر کمزوری بہت زیادہ محسوس ہونے لگی۔ اس نے سمندر کا پانی اپنے اوپر ڈالا اور گردن کے پچھلے حصے میں مالش شروع کی جس سے کچھ آرام محسوس کیا۔ اپنے آپ سے کہنے لگا ہمت کرنی ہے اور کمزوری کو قریب نہیں آنے دینا۔ ڈوری اپنے جسم کے ساتھ کسی اور کچھ آرام کرنے کا فیصلہ کیا۔ مگر اسی وقت اس نے محسوس کیا کہ

مچھلی کشتی کی جانب آ رہی ہے اور ڈوری کو دوبارہ کھینچنا شروع کر دیا۔ بوڑھے نے سوچا کہ اتنی زیادہ تھکاوٹ اسے زندگی میں پہلے نہیں ہوئی تھی مگر اب جو ہوائیں چلنے لگی ہیں وہ اس کے لئے فائدہ مند تھیں۔ بوڑھے نے سوچا کہ جیسے ہی مچھلی دوبارہ چکر کاٹنا شروع کرے گی وہ اس دوران آرام کرے گا اور کچھ دیر بعد ہی مچھلی کو ختم کر چکا ہو گا۔ تنکوں سے بنی ہوئی ٹوپی اس کے سر کے بہت پیچھے جا چکی تھی۔ جیسے ہی مچھلی مڑی وہ کشتی کی اگلی جانب تھک کر بیٹھ گیا۔ وہ ان ہواؤں کو محسوس کر رہا تھا جو اسے گھر پہنچانے کے لئے بہت ضروری تھیں۔ اس نے جنوب مغرب کی طرف کشتی چلانے کا فیصلہ کیا اور سوچا کہ سمندر میں انسان کبھی گم نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ تو ایک بہت بڑے جزیرے کی مانند ہے۔ پھر ایک تاریک سایہ کی طرح اسے مچھلی نظر آئی۔ پہلی مرتبہ اسے کشتی کے نیچے سے گزرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ مگر اتنی دیر تک وہ گزرتی رہی جس سے اس کی لمبائی کا اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔ وہ سوچنے لگا کیا کوئی مچھلی اتنی بڑی بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن واقعی مچھلی بہت بڑی تھی۔ پھر تیس گز کے قریب فاصلے پر وہ دوبارہ نظر آئی۔ اس کی دم پانی کے باہر تھی جبکہ وہ بہت بڑی مچھلی پانی کے اندر نظر آ رہی تھی اپنی بہت بڑی جسامت کے ساتھ۔ اس کے سینے پر موجود پر بہت بڑے تھے اور آگے کا پر نچلی جانب تھا۔

بوڑھے نے مچھلی کی آنکھ بھی دیکھی اور دو چھوٹی مچھلیاں بھی۔ جو اس کے قریب پانی میں تیر رہی تھیں۔ کبھی وہ اس سے چمٹ جاتیں اور کبھی علیحدہ ہو جاتیں۔ کبھی بڑی مچھلی کے سائے میں تیرتیں۔ ان مچھلیوں کی جسامت بھی تین فٹ سے زیادہ تھی۔ اور ایسے تیر رہی تھیں جیسے بام مچھلی۔

بوڑھے کو پسینے آ رہے تھے مگر اس کی وجہ دھوپ کے علاوہ کچھ اور بھی تھی۔ مچھلی کے ہر دفعہ پھیرا لگانے کے بعد وہ کچھ ڈور کھینچ رہا تھا۔ محسوس ہو رہا تھا کہ دو پھیروں کے بعد وہ مچھلی کو نیزے سے مار سکے گا۔ اس نے سوچا کہ مجھے مچھلی کو اور قریب لانا چاہیئے تاکہ اس کے سر پر نیزہ مارنے کی بجائے میں اس کے دل پر وار کروں۔ بوڑھے نے اپنے آپ سے کہا کہ اسے اطمینان رکھتے ہوئے طاقت بحال رکھنی چاہیئے۔ مچھلی نے دوسرا چکر لگایا تو اس کی کمر پانی سے اوپر نظر آئی مگر کشتی سے ابھی دور تھی۔ اگلے چکر میں بھی مچھلی کشتی سے دور رہی لیکن اس کی کمر کافی حد تک نظر آنے لگی۔ بوڑھے نے ڈور کھینچنے کی کوشش کی تاکہ مچھلی کو قریب لا سکے۔ رسی سے بندھا ہوا اپنا نیزہ اس نے تیار کر لیا۔ مچھلی اپنا چکر لگانے کے بعد اس کے قریب آ رہی تھی۔ وہ اطمینان کی حالت میں تھی اور بہت حسین دکھائی دیتی تھی۔ جو چیز صرف حرکت کرتی نظر آ رہی تھی وہ اس کی دم تھی۔ بوڑھے نے اسے کشتی کی جانب کرنے کے لئے اپنا تمام زور لگا دیا اور تھوڑی دیر کے لئے مچھلی اس کی طرف ہوئی مگر پھر سیدھی ہو گئی اور دوبارہ چکر لگانا شروع کر دیا۔

بوڑھے نے فخر محسوس کیا اور کہنے لگا کہ میں نے مچھلی کو حرکت کرنے پر مجبور کر دیا۔ اسے ہلا دیا۔ اگرچہ اسے بہت زیادہ کمزوری محسوس ہو رہی تھی مگر پھر بھی وہ اس بہت بڑی مچھلی پر اپنی پوری طاقت لگا رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ میں اب اس پر فتح حاصل کر لوں گا۔ میرے ہاتھو تم اس مچھلی کو دیکھتے رہو ہمت نہ ہارو اور میرے دماغ تم میرا ساتھ دو تاکہ میں مچھلی کو کھینچ سکوں۔ اس نے پوری طاقت

سے رسی کو کھینچنا شروع کیا۔ مچھلی تھوڑی دور تو آئی مگر پھر سنبھل گئی اور دوبارہ دور جانے لگی۔ مچھلی سے کہا کہ تمہاری موت یقینی ہے مگر کیا تمہاری خواہش ہے کہ اپنے ساتھ مجھے بھی مار دو۔

بوڑھے کا منہ خشک ہو چکا تھا اور اب بولنے کے بھی قابل نہ تھا اور وہ پانی تک بھی نہ جا سکتا تھا۔ اس نے سوچا کہ اب مجھے مچھلی کو اپنے قریب ہی کرنا چاہیئے کیونکہ میں اور انتظار نہیں کر سکتا۔ پھر اپنے آپ سے کہا کہ نہیں تمہیں محنت کرنی ہے ٹھیک رہنا ہے تم ٹھیک ہو۔ مچھلی اس کے قریب آنے ہی والی تھی مگر پھر سیدھی ہو کر دور چلی گئی۔ بوڑھا بہت تھک چکا تھا مگر اس نے اپنے آپ سے وعدہ کیا کہ میں اسے پکڑ کر رہوں گا اور اپنی پوری طاقت جمع کی۔ مچھلی کشتی کے قریب آگئی اب اس کا منہ کشتی کو چھو رہا تھا۔ وہ بہت لمبی تھی۔ بوڑھے نے اپنا نیزا اٹھایا جتنا بلند کر سکتا تھا کیا اور پوری طاقت سے مچھلی کے سینے کے بڑے پر کے ذرا پیچھے مار دیا۔ مچھلی کے جسم میں وہ نیزہ ڈال کر اس پر پورا زور ڈالا۔ یہ نیزا اس کی موت کا سامان تھا۔ مگر اس کے جسم میں بہت طاقت آگئی اور پانی سے بہت اونچی ہوئی جیسے اپنی تمام جسامت اور خوبصورتی دکھا رہی ہو۔ پھر پانی میں گری جس سے زوردار آواز پیدا ہوئی اور پانی کشتی اور بوڑھے پر گرا۔ بوڑھا بہت تھک چکا تھا سر چکرا رہا تھا اور اسے ٹھیک طریقے سے نظر بھی نہیں آ رہا تھا اگرچہ اس کے ہاتھ زخمی ہو چکے تھے۔ جب وہ دیکھنے کے قابل ہوا تو مچھلی الٹی نظر آئی۔ اب وہ پیٹ کے بل لیٹی ہوئی تھی۔ نیزہ اس کے کندھے پر خاص انداز سے نکلا ہوا تھا اور پانی مچھلی کے دل سے نکلے ہوئے خون سے سرخ ہو چکا تھا۔ ایسا لگا کہ ایک میل گہرائی تک نیلا پانی سیاہ ہو چکا ہے اور پھر یہ بادل کی طرح پھیل گیا۔ اب مچھلی بے جان ہو چکی تھی اور پانی کی لہروں کے ساتھ حرکت کر رہی تھی۔ بوڑھے کو تھکن محسوس ہو رہی تھی اور دیکھنے میں بھی مشکل پیش آ رہی تھی۔ مگر اس نے ہمت کر کے نیزے کی ڈور کو کشتی کے ساتھ باندھا اور سر کو ہاتھوں سے پکڑ لیا۔ اس نے کوشش کی کہ اس کا دماغ ساتھ دیتا رہے اور بولا کہ میں بوڑھا ہوں کمزور ہوں اور تھکا ہوا ہوں۔ مگر وہ مچھلی جو میرے بھائیوں کی طرح تھی اسے میں نے مار دیا اور اب میرا فرض ہے کہ باقی کام کروں۔ پھندے اور رسی کو تیار کروں تاکہ مچھلی کو باندھا جائے۔ اگر میرا کوئی ساتھی ہوتا پھر بھی اتنی بڑی مچھلی کو یہ کشتی نہیں سنبھال سکتی تھی۔ اب مجھے ہر چیز کی تیاری کرنی چاہیئے۔

اس نے مچھلی کو کشتی کی جانب کھینچا تاکہ رسیاں اس کے جسم اور منہ سے گزار کر کشتی کے ساتھ اس کا سر باندھ دے۔ دل میں اس نے خیال کیا کہ اس کی خواہش ہے کہ وہ مچھلی کو دیکھے چھوئے محسوس کرے۔ شاید اس لئے کیونکہ جب اس نے نیزہ مچھلی کو دوسری مرتبہ مارا تھا تو اس کے دل کی دھڑکن محسوس کی تھی۔

اب مچھلی کو کشتی کے ساتھ باندھنا تھا۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ ایک گرہ اس کے جسم کے درمیان اور دوسری دم کے گرد ڈالی جائے۔ بوڑھے نے تھوڑا سا پانی پیا اور دوبارہ کام پر لگ گیا۔ لڑائی کا اختتام ہو چکا تھا مگر اس کے بعد بھی بہت سے محنت طلب کام باقی تھے۔ بوڑھے نے آسمان کی طرف نظر دوڑائی اور پھر سورج کو دیکھا۔ خوشگوار ہوا چلنی شروع ہو گئی تھی۔ بوڑھے نے مچھلی سے کہا کہ اس کے قریب آئے لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا اور سمندر میں ہی حرکت کرتی رہی۔ بوڑھے نے کشتی چلائی اور مچھلی کے قریب

گیا۔ مچھلی کا سر کشتی سے ٹکرایا تو بوڑھا اس کی عظیم جسامت دیکھ کر حیران رہ گیا۔ مچھلی کے جسم سے رسی گزاری گرہیں لگائیں اور کشتی کے ساتھ باندھ دیا۔ مچھلی کی دم کو بھی کشتی کے ساتھ باندھا۔ اب مچھلی کی آنکھ بہت نمایاں اور الگ نظر آرہی تھی۔ جیسے جوان لوگوں کے جلوس میں کوئی بوڑھا آدمی۔

کے بعد بھی اس کا وزن ایک تہائی سے زیادہ ہی ہو گا۔ اور اگر یہ تیس سینٹ فی پاؤنڈ کے حساب سے بھی فروخت ہوئی تو جتنی رقم ملے گی اس کا تو حساب کتاب کرنا پڑے گا۔ جبکہ میرا دماغ بہت زیادہ کام نہیں کر رہا۔ لیکن آج میں نے جو کام کیا ہے اس پر تو عظیم ڈی ماجیو کو بھی میری تعریف کرنی پڑے گی۔ میری ایڑی تو ہڈی سے زخمی نہیں لیکن میں اپنی کمر اور ہاتھوں میں درد محسوس کر رہا ہوں۔

کشتی کے اگلے پچھلے اور درمیانی حصے کے ساتھ مچھلی کو باندھ دیا گیا۔ اور لگ رہا تھا کہ ایک بہت بڑی کشتی کو چھوٹی کشتی کے ساتھ باندھا گیا ہو۔ مچھلی کے جبڑے کو رسی کے ساتھ باندھا تاکہ اس کا منہ بند رہے اور کشتی چلانے میں آسانی ہو۔ پھر بادبان کھول کر کشتی چلانا شروع کی اور خود پچھلے حصے میں آرام کرنے لگا۔ کشتی جنوب مغرب کی طرف روانہ ہو گئی۔ اب اپنا راستہ تلاش کرنے کے لئے اسے کسی کتب نما کی ضرورت نہ تھی۔

ہوا کس سمت ہے بادبانوں کی طرف دیکھ کر ہی اسے اندازہ ہو جاتا۔ اس نے سوچا کہ کچھ کھانے کے لئے حاصل کرنا چاہیئے اور چیچ میں بھی تازہ پانی جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن اسے کوئی ایسی چیز نہ مل سکی۔ سارڈین مچھلی خراب ہو چکی تھی۔

کشتی گزر رہی تھی اور پانی میں موجود ایک پودے کو اپنے نیزے سے کھینچ لیا۔ جس میں موجود جھینگے جو ایک درجن سے بھی زیادہ تھے اور کشتی میں بوڑھے نے اپنی انگلیوں کی مدد سے ان کے سر جسم سے علیحدہ کئے اور دم کے ساتھ ہی انہیں کھا گیا۔ ان کی جسامت تو چھوٹی تھی لیکن بوڑھے کو علم تھا کہ وہ کس قدر طاقت سے بھرپور ہیں اور ان کا ذائقہ بھی زبردست تھا۔

بوتل میں بوڑھے کے پاس اتنا پانی موجود تھا جو دو مرتبہ پیا جا سکتا تھا۔ لہٰذا اس نے جھینگے کھا کر بوتل میں موجود ایک چوتھائی حصہ پانی پی لیا۔

مشکلات کے باوجود کشتی اچھی رفتار سے سفر کر رہی تھی اور وہ چپو چلا رہا تھا۔ مچھلی اسے نظر آ رہی تھی۔ کبھی اسے لگتا جیسے یہ سب کچھ خواب ہے۔ مگر پھر جب اپنے زخمی ہاتھ کی تکلیف کشتی کے سہارے ٹیک لگائے محسوس کرتا تو یقین کر لیتا کہ یہ حقیقت ہے۔ اسی

صورتحال ہے اور اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔ اس وقت اس کی آنکھوں نے دھندلا کر دیکھنا شروع کر دیا تھا لیکن وہ وقت گزر چکا تھا اور اب اسے سب کچھ درست نظر آ رہا تھا۔

اسے علم ہو چکا تھا کہ اس کی تکلیف میں مبتلا کمر اور زخمی ہاتھ اور سامنے موجود مچھلی سب کچھ حقیقت ہے۔ اس نے نمکین پانی سے ہاتھ دھوئے خون صاف کیا اور سوچنے لگا کہ اب یہ سب کچھ جلد ٹھیک ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ خلیج کے سیاہ پانی میں تھا جو بہت زیادہ صحت یابی والا تھا۔ اب اس کے لئے سب سے اہم کام یہ تھا کہ اپنے ہوش و حواس قائم رکھے۔

اس نے سوچا کہ ہاتھوں نے اپنا کام بہت اچھے طریقے سے کیا اور ہم بالکل صحیح راستے پر جا رہے ہیں۔ تھکن کی وجہ سے اس کی ذہنی صلاحیت محدود ہونے لگی تھی اور وہ سوچنے لگا کہ وہ مچھلی کو اپنے ساتھ لے جا رہا ہے یا مچھلی اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہی ہے۔ اگر مچھلی کشتی کے پیچھے بندھی ہوتی پھر صاف ظاہر تھا کہ میں اسے لے کر جا رہا ہوں اور اگر وہ کشتی کے اندر موجود ہوتی تو پھر بھی یہ بات صاف تھی۔ لیکن اس وقت تو دونوں ایک ساتھ سمندر میں بہہ رہے ہیں۔ اور اگر ایسا ہے کہ مچھلی مجھے لے کر جا رہی ہے تو پھر بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ اپنی زندگی میں اس نے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچایا اور اگر میں نے اس پر فتح پائی تو اپنی عیاری اور چالاکی کی وجہ سے۔

بوڑھے آدمی کا سفر جاری رہا۔ وہ اپنا ہاتھ سمندر کے نمکین پانی میں ڈالے ہوئے تھا اور اس کی کوشش تھی کہ دماغ اس کا ساتھ دیتا رہے۔ کچھ اوپر اسے بخارات نظر آئے جو بادلوں کی طرح تھے اور اس سے اوپر اصل بادل موجود تھے۔ جس سے بوڑھے کو علم ہو گیا کہ تمام رات ہوا چلتی رہے گی۔ بوڑھا مچھلی کو مسلسل دیکھے جا رہا تھا یہ یقین کرنے کے لئے کہ یہ سچ ہے۔

اور پھر ایک گھنٹے بعد ایک شارک نے اس مچھلی پر حملہ کر دیا۔ شارک حادثاتی طور پر وہاں نہ آئی تھی بلکہ گہرے پانی سے آئی تھی۔ جہاں خون کے گہرے بادل پھیلے ہوئے تھے۔ ایک میل کی گہرائی تک۔ شارک اچانک احتیاط کا دامن چھوڑتے ہوئے سمندر کے نیلے پانی کو چیرتی ہوئی آئی اور سمندر میں واپس چلی گئی۔ اس نے مچھلی کے خون کو سونگھا اور مچھلی کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔ کبھی وہ خون کی خوشبو کو کھو بیٹھتی مگر جلد ہی یہ خوشبو اسے دوبارہ سے مل جاتی۔ اس کا کھوج لگاتی اور اپنے راستے پر تیزی سے سفر شروع کر دیتی۔ وہ ایک بڑی جسامت کی شارک تھی اور سمندر کی کسی بھی تیز ترین مچھلی کی رفتار سے تیز تیر سکتی تھی۔ اپنے جبڑوں کے علاوہ وہ مکمل خوبصورت تھی۔ اس کی کمر کا رنگ نیلا تھا اور پیٹ سنہری رنگ کا۔ وہ خوبصورت تھی اور اس مچھلی کی طرح دکھائی دیتی تھی جس کا نام آرا تھا۔ صرف اس کے جبڑے اس طرح کے نہ تھے جو دراصل بہت سخت اور بند تھے۔ وہ تیزی سے تیر رہی تھی پانی کی سطح کے نیچے۔ Mako شارک کے جبڑے بے ترتیب اور بڑے تھے۔ اس کے دانتوں کی آٹھ قطاریں اندر کی جانب تھیں۔ عام شارک مچھلیوں سے مختلف۔ مڑی ہوئی آدمیوں کی انگلیوں کی طرح اور بوڑھے آدمی کی انگلیوں جتنے ہی لمبے بلیڈ کی طرح کے تیز کنارے۔ یہ اس لئے تخلیق کی گئی تھیں کہ سمندر کی دوسری تمام مچھلیوں کو کھائیں۔ طاقت میں اس قدر زیادہ کہ ان کا کوئی مقابلہ کرنے والا دشمن نہیں تھا۔ خون کی خوشبو کو سونگھ کر اس نے رفتار بڑھا لی اور اب اس کے نیلے پر پانی کو چیرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

جیسے ہی اسے خون کی خوشبو ملتی وہ اپنی رفتار کو تیز کر لیتی۔ بوڑھے نے اسے دیکھ لیا اور سمجھ گیا کہ یہ ایک شارک ہے جو کسی سے بھی خوفزدہ نہ ہوتی تھی۔ بوڑھے کو علم تھا کہ جو کچھ یہ چاہے گی ویسا ہی کرے گی مگر بوڑھے نے اپنا نیزہ تیار کیا اور اس پر رسی باندھ لی۔ زیادہ رسی بوڑھے نے مچھلی کو باندھنے میں استعمال کر لی تھی اس لئے اب اس کے پاس رسی کم تھی۔ بوڑھے کا ذہن اب پر سکون اور مطمئن ہو چکا تھا اور وہ لڑنے کے لئے تیار تھا۔ اس نے اپنی مچھلی کو دیکھا اور پھر شارک کی طرف۔ یہ سب کچھ اسے خواب کی مانند لگ رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ میں اس مچھلی کو اپنی مچھلی پر حملہ کرنے سے نہیں روک سکتا مگر یہ اس کی بدقسمتی ہو گی کہ میں اسے مار ڈالوں گا۔ Dentuso تمہاری ماں تم پر افسوس کرے گی۔

شارک کی رفتار بہت تیز تھی وہ پچھلی جانب سے آئی اور مچھلی پر جھپٹی. اس کا منہ کھلا جسے بوڑھے نے دیکھا۔ اس کی آنکھیں بھی نظر آئیں جو عجیب تھیں۔ شارک نے دم کے اوپر اپنے تیز دانت جما دیئے۔ جن سے آواز بھی پیدا ہوئی۔ اس وقت شارک کا منہ اور کمر پانی سے باہر تھے۔ شارک کے حملے سے کھال اور گوشت ادھڑ رہا تھا۔ جس کی آواز بوڑھا سن رہا تھا۔ بوڑھے نے اپنے دماغ میں ایک لکیر بنائی جو شارک کی آنکھوں اور ناک کے درمیان موجود تھی اور وہاں اپنا نیزہ مار دیا۔ یہ لکیر شارک کے اوپر موجود نہ تھی بلکہ بوڑھے کے دماغ نے خود بنائی تھی۔ شارک کے پاس تو بہت تیز نیلے رنگ کا سر تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور آواز پیدا کرتے ہوئے

گوشت نگلتے ہوئے خطرناک جبڑے تھے۔ لیکن بوڑھے کو علم تھا کہ شارک کا دماغ کہاں ہے اور اس نے نیزا ابھی اسی جگہ پر مارا تھا۔ پوری طاقت ہمت اور حوصلے سے یہ نیزہ شارک کے دماغ میں گیا۔ نیزہ لگنے کے بعد شارک نے ایک کروٹ لی۔ اس کی آنکھوں سے

سفیدی سی پیدا ہو رہی تھی۔ اس کے جسم کا تین چوتھائی حصہ پانی سے باہر نظر آ رہا تھا۔ رسی کپکپانے کے بعد ٹوٹ گئی۔ شارک کچھ دیر تو خاموشی سے ایک طرف پڑی رہی اور پھر بہت آہستگی سے پانی کے اندر ڈوب گئی۔ اس کی مچھلی پر حملہ ہوا تو بوڑھے نے محسوس کیا جیسے اس کی ذات پر حملہ کیا گیا ہو۔ اس لئے اب وہ اپنی مچھلی کی طرف دیکھنا چاہتا تھا۔ بوڑھے نے اس شارک کی تعریف کی کہ میں نے زندگی میں کتنی بڑی بڑی شارک دیکھیں لیکن اس کی جسامت دوسری شارک سے بڑی تھی۔

اس نے اپنی مچھلی کے متعلق کہا کہ یہ اتنی زبردست تھی کہ اسے زندہ رہنا چاہیئے تھا۔ بوڑھے نے خواہش ظاہر کی کہ کاش یہ حقیقت کی بجائے خواب ہی ہوتا اور اس نے مچھلی نہ پکڑی ہوتی۔

مگر انسان شکست کے لئے پیدا نہیں ہوا۔

ایک انسان تباہ تو ہو سکتا ہے مگر شکست نہیں کھا سکتا۔

مجھے افسوس ہے کہ میں نے مچھلی کو مارا۔ اب دوسری شارک مچھلیاں بھی آئیں گی۔ برا وقت آنے والا ہے اور میرے پاس نیزہ بھی موجود نہیں۔ شارک بہت ظالم بھی ہوتی ہے اس میں عقل بھی ہوتی ہے۔ طاقت بھی ہوتی ہے اور ذہین بھی مگر میں اس سے زیادہ ذہین ہوں۔ نہیں شاید ایسا نہیں میرے پاس اسے مارنے کے زیادہ بہتر ہتھیار موجود تھے۔ پھر اس نے اپنے آپ سے کہا اسے زیادہ سوچنا نہیں چاہیئے کشتی چلانے پر توجہ دینی چاہیئے اور جب مزید شارک آئیں تو ان سے لڑائی کرنی چاہیئے۔ پھر اس نے سوچا کہ اسے سوچنا

چاہیئے کیونکہ سوچنے کو صرف مچھلی ہے اور بیس بال۔ وہ سوچنے لگا کہ جس طریقے سے اس نے شارک کے دماغ پر مار کر اسے ختم کیا عظیم دی ماجیو کو یہ طریقہ بہت پسند آتا۔ مگر شاید یہ اتنی عظیم بات بھی نہیں تھی ایسا تو کوئی بھی کر سکتا تھا۔ میرے ہاتھ میں اس قدر تکلیف تو نہ تھی جیسے ہڈی ٹوٹ چکی ہو اور میری ایڑھی میں بھی اتنی تکلیف نہیں تھی۔ اس وقت بہت تکلیف ہوئی تھی جب میں نے زہریلی مشروم کے اوپر پیر رکھ دیا تھا۔ جس سے مجھے ناقابل برداشت درد ہوا اور میری ٹانگ نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ پھر بوڑھے نے اپنے آپ سے کہا کہ اسے خوشگوار باتوں کو سوچنا چاہیئے کیونکہ اب وہ گھر سے نزدیک ہوتا جا رہا ہے۔ چالیس پاؤنڈ مچھلی کا وزن تو کم ہوا مگر اس سے کشتی کی رفتار بڑھ چکی ہے۔ اس کے ذہن میں خیال آیا کہ جب وہ لہروں کے اندر کے حصے میں پہنچے گا تو اس کے ساتھ کیا کچھ ہو سکتا ہے۔ اس نے اپنے آپ سے کہا بہت کچھ ہو سکتا ہے مگر میں اپنے چاقو کو چپو میں باندھ لوں گا۔ اس نے بادبان کے کپڑے کو اپنے پیر کے نیچے رکھا اور چاقو کو چپو کے ساتھ باندھ دیا۔ اس نے سوچا کہ وہ بوڑھا تو ہو چکا ہے مگر ہتھیار ابھی اس کے پاس ہیں۔ تازہ ہوا چل رہی تھی۔ اس نے مچھلی کے اگلی طرف نظر ڈالی۔ وہ ٹھیک تھی۔ جسے دیکھ کر اسے امید کا احساس ہوا۔ اس نے سوچا کہ امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ مایوسی تو ایک گناہ ہے جس کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیئے۔ ایک تو میری عقل گناہ کو سمجھنے سے قاصر ہے دوسرے مجھے بہت سے دوسرے مسائل کا بھی سامنا ہے۔ میرا تو ایمان بھی اس بارے میں پختہ نہیں ہے۔ مثال کے طور پر کیا مچھلی کو مار کر میں نے گناہ کیا؟ جبکہ مجھے اپنے آپ کو زندگی دینے کے لئے اور بہت سے دوسرے لوگوں کی خوراک کے لئے یہ ضروری تھا۔ ہاں یہ گناہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ گناہ تھا تو پھر تو بہت سی چیزیں گناہ میں شامل ہو سکتی ہیں۔ مجھے اب گناہ کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیئے کیونکہ یہ کام تو میں کر چکا ہوں۔ ہاں جو لوگ پیسے لے کر گناہ کرتے ہیں انہیں اس بارے میں ضرور سوچنا چاہیئے۔ میں تو پیدائشی مچھیرا ہوں جس طرح ایک مچھلی مچھلی ہے۔

سان پیدرو بھی ایک مچھیرا تھا۔ بالکل اسی طرح جس طرح عظیم دی ماجیو کا باپ بھی ایک مچھیرا تھا۔

ان سے تعلق کی وجہ سے بوڑھا ان سے متعلقہ چیزوں کے بارے میں سوچ کو پسند کرتا تھا۔ کیونکہ سمندر میں اس کے پاس نہ پڑھنے کو کچھ تھا نہ ریڈیو تھا۔ اس لئے سوچوں نے اسے گھیر رکھا تھا اور وہ گناہ کے بارے میں بھی سوچ رہا تھا۔ اس کی سوچوں نے اسے کہا کہ اس نے مچھلی کو مار دیا۔ صرف اس لئے نہیں کہ وہ زندہ رہے اور نا صرف اس لئے کہ اسے بیچ کر پیسے حاصل کرے بلکہ اسے اس لئے مارا ہے تاکہ بطور ماہی گیر اس کے غرور کو تسلی حاصل ہو۔ ویسے تو وہ عظیم مچھلی جب زندہ تھی تو بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور اب بھی خوبصورت لگ رہی ہے۔ اور اسی لئے ایک چیز جو پیاری بھی لگے اس کو قتل کرنا گناہ کا کام نہیں بلکہ زیادہ گناہ کا کام ہے۔ پھر اس نے اپنے آپ سے کہا کہ آج وہ کچھ زیادہ ہی سوچوں میں پڑ گیا ہے۔

اس نے سوچا کہ مچھلی کو مارنے کے وقت اسے مزہ آ رہا تھا۔ وہ بھی تو زندہ مچھلیوں کو کھا کر زندہ رہتی ہے جیسا کہ وہ خود۔ لیکن میری مچھلی مردار خور نہیں ہے۔ نہ ہی محض بھوکی شارک مچھلیوں کی طرح گھومتی رہتی ہے اور اشتہا بھی محسوس نہیں کرتی۔ اپنے آپ سے

بلند آواز سے کہا کہ میں نے اگر اسے مارا تو اپنے دفاع میں۔ بلکہ ہر چیز کسی دوسرے کو مارتی ہے۔ مچھلیاں پکڑنے کا کام مجھے مارتا ہے۔ اگرچہ یہ مجھے زندہ بھی رکھتا ہے۔ لڑکا بھی تو مجھے زندہ رکھتا ہے مجھے خود کو دھوکا دینے والی سوچوں سے دور رہنا چاہیئے۔ جہاں شارک نے زخم لگایا تھا ٹوٹے ہوئے اس گوشت سے ایک ٹکڑا کھینچ کر علیحدہ کیا۔ منہ میں ڈال کر گوشت کے ذائقے کو محسوس کیا

ہوا مستقل چلتی رہی اور اب یہ شمال مشرق کی طرف چل رہی تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ یہ چلتی رہے گی۔ بوڑھے نے آگے کی طرف غور سے دیکھا مگر اسے نہ کوئی کشتی نظر آئی نہ ہی کشتی کا بادبان نہ ہی کسی کشتی کا دھواں۔ صرف اڑن مچھلیاں اسے اپنی کشتی کے آگے چھلانگیں لگاتی نظر آئیں۔ اس کے علاوہ خلیج کی جڑی بوٹیوں کے ٹکڑے ہر طرف بہہ رہے تھے۔ اور تو اور اسے کوئی پرندہ بھی نظر نہ آیا۔

اس نے کشتی کے پچھلے حصے میں آرام کرنا شروع کیا اور کشتی بھی چلاتا رہا دو گھنٹے گزر گئے کبھی کبھار وہ تھوڑا سا مارلن مچھلی کا گوشت چبا لیتا۔ وہ آرام کرنے کی کوشش بھی کر رہا تھا تاکہ طاقت برقرار رکھے۔ پھر اس نے دو شارک مچھلیاں دیکھیں جو اس کی طرف آ رہی تھیں۔

اس نے مچھلیوں کو دیکھا تو زوردار آواز اس کے منہ سے نکلی۔ ہائے کی آواز۔ بالکل اسی طرح جس طرح کوئی آدمی کیل ٹھونک رہا ہو اور وہ اس کے ہاتھ میں لگے تو اس کے منہ سے آواز نکلتی ہے

بوڑھا زور سے چلایا کہ شارک مچھلی آگئی۔ اس نے ایک کے بعد دوسرا پر آتے ہوئے دیکھا۔ یہ شارک تھی جس کی ناک بیلچے کی طرح تھی۔ ان کی دم ہم لہراتے ہوئے حرکت کر رہی تھی اور پر بھورے رنگ کے تھے۔ شارک نے اس مچھلی کی خوشبو سونگھ لی تھی۔ مچھلی

کی خوشبو نے ان کی شدید بھوک کو پاگل پن میں تبدیل کر دیا تھا۔ کبھی انہیں خوشبو آتی اور کبھی گم ہو جاتی۔ وہ پورے جوش کے ساتھ تیزی سے بوڑھے کی مچھلی کی طرف آ رہی تھیں۔

بوڑھے نے اپنے ہاتھوں میں تکلیف محسوس کی مگر اس کے باوجود اس چپو کو جتنا اٹھا سکتا تھا اٹھایا جس پر چاقو بندھا ہوا تھا

اس نے ہاتھ کے درد کو کم کرنے کی کوشش کی تا کہ وہ قابل برداشت ہو جائے۔ شارک اس کے قریب آ رہی تھی۔ وہ شارک کے بارے میں سوچنے لگا جن کے چوڑے جبڑے بیلچے جیسے تھے جنہیں دیکھ کر ہی نفرت کا احساس ہوتا تھا۔ بدبودار شارک جو ہر چیز کو کھا جاتی ہیں۔ وہ ایسی قاتل تھیں کہ بھوک کی حالت میں چپو پتوار وغیرہ کو بھی کاٹ ڈالتیں۔ ایسی خطرناک کے جب کچھوے پانی کی سطح پر سو رہے ہوتے تو ان کی ٹانگیں اور ہاتھ بھی کاٹ کر کھا جاتیں۔ اور تو اور انسان بھی ان کے حملوں سے محفوظ نہ تھے۔ اس وقت بھی انسان پر حملہ کر سکتی تھی جب آدمی سے مچھلی کے خون کی بو نہ بھی آ رہی ہو۔

بوڑھے نے انہیں آواز دی کہ آؤ اور وہ آ گئیں۔ لیکن اس طرح نہیں جیسے پچھلی شارک آئی تھی۔ ان میں سے ایک واپس پلٹی اور کشتی کی نچلی جانب غائب ہو گئی۔ وہ نیچے سے مچھلی کو کھا رہی تھی۔ جس سے کشتی نے ہلنا شروع کر دیا۔ دوسرے کی آنکھیں زرد تھیں۔ جن سے وہ بوڑھے کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ پھر تیزی سے آگے چلی گئی۔ اس کا منہ جبڑا نیم دائرے کی طرح کھلا ہوا تھا۔ پچھلی شارک نے مچھلی کو جہاں سے کھایا تھا اس شارک نے اسی جگہ پر حملہ کیا۔ بوڑھے نے اس کے بھورے سر اور پیٹ کی لکیر سے اندازہ لگا لیا کہ دماغ اور حرام مغز آپس میں کہاں مل رہے ہوں گے اور پھر چپو میں لگا ہوا چاقو اسی جگہ پر گاڑ دیا۔ پھر اس کی آنکھوں کے اندر وہ مارا۔ شارک زخمی ہو چکی تھی۔ بوڑھے کی مچھلی کو اس نے چھوڑ دیا اور نیچے کی جانب جانے لگی۔ مگر جو گوشت اس کے منہ میں تھا مرتے وقت بھی اسے کھا رہی تھی۔

شارک کے مچھلی کھانے کی وجہ سے کشتی متواتر ہل رہی تھی۔ بوڑھے نے بادبان کو ہٹایا تا کہ کشتی کچھ پلٹ جائے اور شارک اس کے نیچے سے نکل جائے۔ اسے دوسری شارک نظر آئی تو اس پر بھی حملہ کر دیا۔ مگر اب اس کے ہاتھ اور کندھے درد کر رہے تھے۔ شارک نیچے سے دوبارہ مچھلی کی طرف آئی اور اس پر اپنے جبڑے گاڑ دیے۔ بوڑھے نے غصے کی حالت میں اس کی بھی آنکھ میں چاقو دے مارا۔ شارک گوشت کے ساتھ لٹکی رہی۔ بوڑھے نے اس کے بھیجے اور ریڑھ کی ہڈی کے درمیان چاقو مارا جس سے شارک کی ہڈی ٹوٹ گئی اور چپو اس کے جبڑے میں گھسا دیا۔ شارک مرنے لگی تو بوڑھے نے کہا ہاں تم بھی اپنے دوست کے پاس جاؤ گہرے پانیوں میں۔ یا پھر جو پہلے گئی تھی وہ تمہاری ماں بھی ہو سکتی ہے۔ جاؤ اسکے پاس۔ بوڑھے نے چاقو کو صاف کیا۔ چپو کو نیچے رکھ دیا۔ بادبان کو اپنی جگہ لگا کر کشتی دوبارہ چلانی شروع کی۔ بوڑھے نے کہا سب سے بہترین گوشت میں سے وہ ایک چوتھائی حصہ کھا گئیں ہونگی۔ اس نے پھر ایک دفعہ یہ خیال کیا کہ کاش وہ خواب دیکھ رہا ہوتا اور اس نے اس مچھلی کو نہ پکڑا ہوتا۔ وہ مچھلی سے مخاطب ہوا کہ مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمہیں مارا۔ اب تو ہر بات غلط ہو رہی ہے۔ وہ رکا۔ اب وہ مچھلی کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ مچھلی کا خون بہت زیادہ بہہ چکا تھا

اور مسلسل پانی لگنے کی وجہ سے اب مچھلی آئینے کی سنہری پشت طرح کا لگ رہا تھا مگر اس میں دھاریاں بھی نظر آرہی تھیں۔ اس نے مچھلی سے افسوس کا اظہار کیا کہ اسے پکڑنے کے لئے اتنی دور نہیں نکل جانا چاہیے تھا۔ پھر اس نے چاقو کو دیکھا۔ اچھی طرح باندھا اور اپنے ہاتھوں کو بھی ٹھیک کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ اسے علم تھا کہ اب اسے بہت سی مشکلات کو دیکھنا ہے۔ چاقو دیکھا تو سوچا کہ اس کے پاس کوئی پتھر ایسا نہیں جس سے چاقو کو تیز کر سکے۔ اسے پتھر بھی اپنے ساتھ رکھنا چاہیے تھا بلکہ اور بہت سی چیزیں بھی۔ پھر اس نے کہا کہ اب اس چیز کا افسوس کرنے کا وقت نہیں کہ کونسی چیز اس کے پاس نہیں ہے۔ بلکہ جو چیزیں موجود ہیں ان کا کس طرح بہترین طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بوڑھے نے پھر بلند آواز سے کہا کہ میں تمہاری صلاحیتوں سے جو اگرچہ بہت اچھی ہیں مگر ان سے تھک گیا ہوں۔ چپو کو بغل میں دبا کر اس نے اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈال دیئے۔ کشتی آگے بڑھتی رہی۔

بوڑھا سوچ رہا تھا کہ یہ اتنی قیمتی مچھلی تھی جس کی قیمت کے عوض تمام سردی اچھے طریقے سے گزاری جا سکتی تھی۔ پھر اس نے سوچا کہ مچھلی کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے بلکہ کچھ آرام کر کے اپنے ہاتھوں کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ جو مچھلی بچ گئی ہے اس کی حفاظت کی جا سکے۔ سمندر میں خون کی بو پھیل چکی ہے۔ اب میرے ہاتھوں میں موجود خون کی بو کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ میرے ہاتھوں سے اتنا زیادہ خون بھی نہیں بہہ رہا۔ ایسا خاص زخم بھی نہیں جس کے لئے میں پریشان ہو جاؤں۔ خون بہہ رہا ہے یہ اچھی بات ہے کیونکہ اس سے میرا الٹا ہاتھ آکڑ بھی نہیں سکے گا۔

اس نے سوچا کہ اب وہ کس چیز کے بارے میں سوچ سکتا ہے۔ نہیں اسے کسی چیز کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے بلکہ دوسری شارک کا انتظار کرنا چاہیے۔ پہلے اس نے سوچا کہ کاش یہ سب کچھ حقیقت نہ ہوتا بلکہ خواب ہوتا۔ پھر اس کے ذہن نے کہا کہ شاید سب کچھ

ٹھیک ہو جائے۔ پھر ایک بیلچے جیسی ناک والی شارک آئی جو اکیلی تھی۔ اس کی رفتار اتنی زیادہ تھی جیسے کوئی پیاسا سور تیزی سے پانی پینے کے لئے آتا ہے۔ مگر اس کا سر اتنا بڑا تھا جو آدمی کے سر کو کھا جائے۔ بوڑھے نے اسے موقع دیا کہ وہ مچھلی پر حملہ کرلے اور پھر چپو میں لگا ہوا چاقو اس کے سر میں زور سے مارا۔ شارک دوسری جانب الٹ گئی جس سے چاقو ٹوٹ گیا۔ مچھلی مر چکی تھی اور پانی میں ڈوب رہی تھی۔ پہلے بوڑھے کو ایسے منظر دیکھنے میں بہت مزہ آتا تھا مگر اس وقت بوڑھے نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں اور کشتی چلانی شروع کردی۔ اب بوڑھے کے پاس سر لکڑی کا نیزہ رہ گیا تھا مگر اسنے سوچا کہ اس کے پاس دو چپو پتوار اور چھوٹا ڈنڈا ابھی تو موجود ہے۔ پھر اس نے سوچا کہ وہ بوڑھا ہو چکا ہے اور شکست کھا رہا ہے اور اب صرف ڈنڈے سے مار کر شارک کو نہیں مار سکتا۔ مگر میرے پاس جو سامان موجود ہے اس سے لڑائی جاری رکھوں گا۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو دوبارہ سمندر کے پانی میں ڈبو دیا۔ دوپہر کا وقت تھا اور صرف جو چیز نظر آرہی تھی وہ سمندر اور آسمان تھا۔ ہوا پہلے سے زیادہ تیز چل رہی تھی۔ بوڑھا امید کر رہا تھا کہ جلد ہی زمین نظر آجائے گی۔

اس نے اپنے آپ سے کہا کہ تم تھک چکے ہو۔ مگر شارک مچھلیوں نے سورج غروب ہونے سے ذرا پہلے تک حملہ نہیں کیا۔

پھر بوڑھے کو بھورے پر نظر آئے جو کشتی کی جانب آرہے تھے۔ وہ مچھلی کے چھوڑے ہوئے نشان پر آگے بڑھ رہے تھے۔ بوڑھے نے پتوار کو ایک جگہ ٹکایا بادبان باندھ دیا کشتی کی پچھلی جانب سے بھاری سر والا ڈنڈا اٹھالیا جو ٹوٹے ہوئے چپو کا دستہ تھا اور آری سے کاٹ کر ڈھائی فٹ کا بنا دیا گیا تھا۔ وہ صرف ایک ہاتھ سے استعمال ہو سکتا تھا۔ سیدھے ہاتھ میں مضبوطی سے اسے پکڑ کر شارک مچھلیوں کو قریب آتا دیکھتا رہا۔ وہ ان کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ دونوں شاکس گالہ نوس تھیں۔ اس نے سوچا کہ شارک کو گوشت پر منہ مارنے دوں گا پھر ختم کرنے کے لئے اس کی ناک یا سر کے اوپر ڈنڈا ماروں گا۔ مچھلیاں قریب آچکی تھیں جب ایک قریب آئی تو پوری طاقت سے ڈنڈے کو اس کے سر پر دے مارا۔ اس نے ربڑ جیسا ٹھوس پن محسوس کیا۔ ساتھ ہی ہڈی کی سختی بھی۔ شارک کو چوٹ لگی تو مچھلی چھوڑ کر نیچے بیٹھنے لگی۔ اسی وقت اس کی ناک چہرے پر ڈنڈا ایک دفعہ پھر مارا۔ دوسری بھی قریب ہی موجود تھیں اور اپنے بہت بڑے جبڑے کے ساتھ قریب آئی۔ جیسے ہی اس نے مچھلی کے گوشت پر حملہ کیا اسی وقت بوڑھا اس کی طرف گھوما اور سر پر ڈنڈا مارا۔ شارک نے بوڑھے کی طرف دیکھا گوشت کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ اور اس وقت جب گوشت نگل رہی تھی بوڑھے نے ایک اور ڈنڈا اس کے بھاری جسم پر مارا۔ وہ جانے لگی تو اسے دوبارہ بلایا کہ قریب آجاؤ۔ شارک واقعی دوبارہ اس کے قریب آئی۔ مچھلی پر منہ مارنے لگی تو بوڑھے نے پھر اسے مارا۔ اس دفعہ چوٹ زبردست تھی اور پوری طاقت سے لگائی گئی تھی اور بوڑھے نے شارک کے دماغ کے نیچے کی ہڈی محسوس کی۔ شارک نے گوشت کھانا بند نہ کیا تو ایک مرتبہ پھر اس کے سر پر چوٹ لگائی اور وہ پانی میں ڈوب گئی۔ بوڑھا انتظار کر رہا تھا کہ وہ واپس آئیں مگر ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آئی۔ کچھ دیر بعد ایک سمندر کے اوپر چکّر لگاتی ہوئی نظر آئی جبکہ دوسری نظر نہیں آرہی تھی۔ بوڑھے نے کہا اگر میں جوان ہوتا تو انہیں مار سکتا تھا۔ مگر اب میں بوڑھا ہوں اور انہیں مارنے کے قابل نہیں تھا۔ میں انہیں اتنا زخمی کر چکا ہوں کہ ان کی حالت خراب ہو گئی ہو گی۔ اس نے سوچا کہ ابھی بھی میں انہیں ختم کر سکتا ہوں اپنے بڑھاپے کی کمزوری کے باوجود۔

وہ سمجھ چکا تھا کہ شارک اسکی پکڑی ہوئی مچھلی کو آدھا ختم کر چکی ہیں۔ اس لیے وہ اس کی طرف دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔ سورج غروب ہو چکا تھا مگر وہ شارک کے ساتھ مقابلے میں مصروف تھا۔ اس نے سوچا کہ جلد ہی اندھیرا ہو جائے گا اور پھر وہ ہوانا کی روشنی دیکھ سکے گا اور اگر مشرق میں وہ زیادہ دور ہوا تو نئے ساحلوں میں سے کسی ایک کی روشنی اسے ضرور دکھائی دے گی۔

اس نے اندازہ لگایا کہ وہ بہت دور نہیں ہو گا۔ اس کا یہ بھی خیال تھا کہ اس کے لیے کوئی بھی پریشان نہیں ہو گا۔ اگر کسی کو پریشانی ہو گی تو صرف اس لڑکے کو۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اسے مجھ پر اعتماد ہے۔ ہاں بہت سے بوڑھے مچھیرے ضرور میرے لئے پریشان ہوں گے۔ نہیں وہاں بہت زیادہ لوگ پریشان ہوئے ہوں گے کیونکہ وہ بہت اچھے لوگ ہیں۔

مچھلی کی حالت بہت زیادہ خراب ہو چکی تھی اس لئے اس سے باتیں کرنا فضول تھا۔ اس نے کچھ سوچا اور مچھلی سے کہنے لگا۔ اے پیاری مچھلی تم پہلے پوری تھیں اب آدھی ہو۔ مجھے سمندر میں اتنی دور نہیں آنا چاہیے تھا۔ تم بھی مر گئیں اور میرے ہاتھ میں بھی کچھ نہ آیا۔ بربادی۔ یہی وہ لفظ ہے جو ہم دونوں کے قسمت میں لکھی تھی۔ لیکن ہم دونوں کے ہاتھوں اور بہت سی شارک مچھلیاں گئیں۔ اور دوسری بہت سی مچھلیاں بھی۔ اور تمہارے سر کے اوپر جو چونچ موجود ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ تم نے دوسری بھی بہت سی مچھلیوں کو مارا ہے۔ وہ سوچنے لگا کہ اگر یہ مچھلی زندہ ہوتی تو خود بھی خطرناک شارک مچھلیوں کو مار ڈالتی۔ اس نے مزید سوچا کہ میرے پاس ہتھیار نہ تھے۔ نہ کلہاڑی نہ چاقو اس لئے میں اچھے طریقے سے شارک مچھلیوں کا مقابلہ نہ کر سکا۔ رات کو دوبارہ شارک مچھلیاں حملہ کر سکتی ہیں تو میں ان کا کیسے مقابلہ کر سکتا ہوں۔ اگر میرے پاس کوئی ہتھیار ہوتا تو اسے چپو کے ساتھ باندھ لیتا۔ جس سے حملہ آور شارک مچھلیوں کا مقابلہ کرتا۔ لیکن ہمت تو میں نے ابھی نہیں ہاری۔ مقابلہ ہو گا اور آخری سانس تک مقابلہ ہو گا۔

مکمل اندھیرا چھا چکا تھا۔ روشنی کا نام و نشان نہ تھا اور وہ تھکن کی وجہ سے محسوس کر رہا تھا جیسے پہلے ہی ختم ہو چکا ہو۔ بادبان ہوا کے زور پر کشتی کو آگے بڑھا رہا تھا۔ اس نے آرام کرنے کی خاطر کشتی کے پیچھے ٹیک لگائی تو اس کے کندھوں پر درد ہوا۔ جس سے اسے احساس ہوا کہ وہ ابھی زندہ ہے۔ اس نے سوچا میں نے کتنے زیادہ وعدے کیے کہ مچھلی پکڑ لی تو خدا کے حضور دعائیں پیش کروں گا مجھے وہ عبادات شروع کر دینی چاہئیں۔ مگر اتنی تھکن میں تو یہ بھی ممکن نہیں۔ ہاں اگر میں بوری اپنے اوپر ڈالوں تو شاید کچھ سکون ملے۔ کشتی چلاتے ہوئے دن نکلنے کا انتظار کرتا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر آدھی مچھلی کو بھی لے جانے میں کامیاب ہو گیا تو خوش قسمت تصور کیا جائے گا۔ پھر اس نے سوچا کہ قسمت اس پر کس طرح مہربان ہو سکتی ہے جبکہ وہ کشتی کو اتنی دور لے گیا جہاں قسمت نے بھی اس کا ساتھ دینا چھوڑ دیا۔ وہ زوردار آواز سے اپنے آپ سے بولا قسمت کو برا بھلا نہ کہو۔ کشتی چلاتے رہو اور جاگتے رہو۔ قسمت ہو سکتا ہے ابھی بھی تمہارے ساتھ ہو۔ پھر وہ سوچنے لگا کاش قسمت کہیں سے قیمت سے خریدی جا سکتی تو میں اسے خرید لیتا۔ مگر خریدتا کیسے۔ میرے پاس تو اسے خریدنے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ صرف ایک ٹوٹا ہوا چاقو اور دو زخمی ہاتھ جن سے قسمت خریدی نہیں جا سکتی۔ مگر نہیں ایسا نہیں۔ میں قسمت کو خرید سکتا ہوں۔ اور میں نے جو چوراسی دن سمندر میں گزارے وہ دراصل قسمت کو خریدنے کی کوشش ہی تو کر رہا تھا۔ بلکہ قسمت تو میرے ہاتھ آہی چکی تھی۔

مجھے ایسی باتیں نہیں سوچنی چاہئیں جن کا کوئی فائدہ نہیں۔ خوش قسمتی تو کسی بھی طریقے سے آسکتی ہے۔ اس نے خواہش کی کاش خوش قسمتی میرے پاس آئے چاہے کسی بھی طریقے سے۔ میں اسے خوش آمدید کہوں گا۔ اسی قیمت ادا کروں گا اور مجھے روشنی دیکھنے کی بھی تو خواہش ہے۔ مگر یہ درست نہیں کہ میں نے اتنی زیادہ خواہشات ایک ساتھ کر دیں۔ میری اصل خواہش تو ایک ہی ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ آرام اور سکون کے ساتھ کشتی چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے درد اسے زندہ ہونے کا احساس محسوس کروا رہے تھے۔ رات کے دس بجے تو اسے آبادی کی روشنیاں نظر آنی شروع ہوئیں۔ ابتدا میں ایسے لگا جیسے صبح کے منظر میں دکھائی دیتا ہے۔ پھر وہ زیادہ صاف نظر آنے لگیں۔ سمندر کی لہریں تیزی دکھانے لگی تھیں۔ اس نے کشتی چلانے کی رفتار تیز کر دی تاکہ جلد از جلد وہاں تک پہنچے۔ سوچ رہا تھا کہ اگر شارک مچھلیوں نے دوبارہ حملہ کیا تو نہ تو اس کے پاس کوئی ہتھیار ہے اور نہ روشنی۔ اس لیے وہ مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اس کے تمام جسم میں شدید درد ہو رہا تھا۔ رات کے اندھیرے نے اس کے درد میں بہت اضافہ کر دیا تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ اب شارک مچھلیوں سے جنگ نہ کرنی پڑے۔ لیکن اس کی خواہش پوری نہ ہوئی کیوں کہ آدھی رات گزرنے پر بہت ساری شارک اس کی مچھلی پر حملہ کرنے کے لیے آئیں جن کے صرف نوکدار پر اور فاسفورس کی چمک نظر آ رہی تھی۔ شارک مچھلیوں نے اس کی مچھلی کے گوشت کو نوچنا شروع کیا اور اس کی تمام کشتی ہلنے لگی۔ وہ ان کے سروں پر اندازے سے ڈنڈے سے مار رہا تھا۔ پھر اسے لگا جیسے ڈنڈا اس سے کوئی کھینچ رہا ہے اور اس کا ڈنڈا اس سے دور چلا گیا۔ اس نے پتوار کو پکڑا اور اس سے شارک مچھلیوں کو مارنا شروع کیا۔ مگر اس چیز کی پرواہ نہ کرتے ہوئے شارک مچھلیاں اس کی مچھلی کا گوشت برابر نوچ رہی تھیں۔ تمام جسم کے بعد مچھلی کے منہ پر بھی حملہ کر دیا گیا اور بہت بڑے سر کو اپنے جبڑوں سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئیں۔ بوڑھا سمجھ چکا تھا کہ اب شکست ہو چکی ہے مگر پھر بھی پتوار سے انہیں مارتا رہا اور بالآخر شارک وہاں سے چلی گئیں مگر اس وقت جب مچھلی کا تمام گوشت ختم ہو چکا تھا۔ بوڑھے کا سانس بہت تیز ہو چکا تھا اور اچانک اس نے اپنے منہ کے ذائقے کو تبدیل ہوتے محسوس کیا۔ تھوڑی دیر کے لئے وہ پریشان ہوا مگر پھر ذائقہ عام حالت میں آ گیا۔ سمندر میں تھوک پھینکتے ہوئے اس نے شارک مچھلیوں سے کہا میری مچھلی کھا چکی ہو تو یہ بھی کھاؤ اور پھر خواب میں دیکھنا کہ تمہارے ہاتھوں ایک آدمی قتل ہو گیا۔

جب انسان کو شکست ہو جائے تو اس کے بعد کیا کر سکتا ہے۔ ٹوٹے پھوٹے باقی بچے ہوئے سامان سے اس نے کشتی کو دوبارہ راستے پر لگا لیا جو اب تیزی سے چل رہی تھی۔ جب انسان کچھ نہ سوچ رہا ہوں اور محسوس بھی نہ کر رہا ہوں اسی طریقے سے بوڑھے نے بہت اچھے طریقے سے کشتی کو ساحل کی طرف گامزن کر دیا۔ رات کو دو شارک مچھلیاں دوبارہ آئیں اور مچھلی کے ڈھانچے پر اس طرح حملہ آور ہوئیں جیسے بچے ہوئے کھانے پر کوئی بھوکا حملہ کر دے۔ بوڑھے نے انہیں مکمل نظر انداز کر دیا اور کشتی چلاتا رہا جو بڑے آرام اور تیزی سے سفر کر رہی تھی کیونکہ اب اس کے ساتھ کوئی بوجھ موجود نہ تھا۔

اس نے اپنی کشتی کی طرف دیکھا اور سوچا کہ اس کی حالت زیادہ خراب نہیں ہے اور آسانی سے ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ اس نے محسوس

ہے اور اگر انسان شکست کھا چکا ہو تو یہ جگہ اپنی اہمیت میں بہت ہی بڑھ جاتی ہے۔ اس نے کبھی یہ نہ سوچا تھا کہ اسے شکست ہو گی۔ لیکن اگر شکست ہوئی بھی تو کیسی شے سے۔ اس نے کہا کہ شکست کی وجہ یہ تھی کہ میں سمندر میں بہت دور چلا گیا تھا۔ وہ گھر کے قریب پہنچ چکا تھا۔ لوگ اپنی بتیاں بجھا کر سونے جا چکے تھے۔ ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور وہاں مکمل خاموشی تھی۔ اس کی مدد کرنے کے لیے کوئی نہ تھا اس لیے کشتی کو اکیلے ہی باندھنا پڑا۔

کشتی میں موجود سامان باندھ کر اٹھایا اور اوپر چڑھنے لگا تو اس وقت اسے احساس ہوا کہ وہ بہت ہی زیادہ تھکا ہوا ہے۔ مڑ کر اس مچھلی کی طرف دیکھا جو اس نے پکڑی تھی اور جہاں پر اب صرف اس کا بہت بڑا ڈھانچہ نظر آ رہا تھا۔ کچھ بلندی پر گیا اور تھک کر لیٹ گیا۔ ہمت کر کے اٹھا۔ چلنا شروع کیا۔ مگر تھکن کی وجہ سے پھر بیٹھ گیا۔ کئی مرتبہ تھک کر راستے میں بیٹھا۔ ایک بلی کو جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔ پھر ہمت کر کے اٹھا اور گھر پہنچ گیا۔ اندھیرے میں پانی تلاش کیا۔ اور بستر پر لیٹ گیا۔ اپنے جسم کو کمبل میں لپٹا اور اخباری کاغزوں سے بنائے گئے بستر پر لیٹ کر سو گیا۔ دوسری صبح بہت تیز ہوا کی وجہ سے مچھیروں کا مچھلی پکڑنے کے لیے جانا ممکن نہ تھا۔ لڑکا صبح سویرے ہی بوڑھے کو دیکھنے آ گیا جو اس وقت تک سو رہا تھا۔ بوڑھے کی خراب حالت دیکھی اور اس کے ہاتھوں کو دیکھ کر لڑکے کے آنسو نکل آئے۔ وہ بوڑھے کے لیے کافی لینے کے لئے گیا اور تمام راستے اس کے آنسو نکلتے رہے۔ لڑکا پہلے ہی اس مچھلی کو دیکھ چکا تھا اور ایک آدمی کو وہاں کھڑا بھی کر دیا تھا۔

دوسرے دن مچھیروں نے کشتی کے ساتھ بندھی ہوئی اس بہت بڑی مچھلی کو دیکھا۔ ایک نے پانی میں اتر کر اس کی پیائش کرنے کی کوشش کی۔ اس نے بلند آواز سے کہا کہ یہ اٹھارہ فٹ کی ہے۔ لڑکا وہاں آیا تو سب نے اس سے پوچھا کہ بوڑھے کی صحت اب کیسی ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ اب تک نہیں جاگا۔ لڑکے نے اس بات کو نظر انداز کر دیا کہ لوگ اسے روتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ لڑکے نے

بوڑھے کے لیے شاندار کافی بنوائی۔ ٹیرس کے مالک نے اسے بتایا کہ ایسی عظیم الشان مچھلی پہلے کبھی بھی کسی نے نہیں پکڑی اور لڑکے نے بھی تو کل دو بہت اچھی مچھلی پکڑی تھیں تو لڑکے نے کہا کہ میری بات نہ کرو اور دوبارہ اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔ جب اسے کچھ پینے کے لیے کہا گیا تو لڑکے نے منع کر دیا اور ہمدردی سے بولا کہ مجھے کچھ نہیں چاہئے بس سان تیاگو کو آرام کرنے دیا جائے۔ اس کے آرام میں خلل نہ ڈالا جائے۔ وہ بہت تھکا ہوا ہے۔ دکان کے مالک نے ہمدردی کی اور کہا کے بوڑھے کو میرا پیغام دینا کہ اس کی مچھلی کے نقصان کا اسے بہت افسوس ہوا ہے۔ لڑکے نے شکریہ ادا کیا اور واپس بوڑھے کے پاس گیا جو تک سو رہا تھا۔ کبھی لگتا کہ وہ جاگنے والا ہے مگر پھر سو جاتا اور اس کے جاگنے کے بعد اسے کافی پیش کی۔

بوڑھے نے وہ پینے کے بعد کہا کہ وہ شارک کے ہاتھوں شکست کھا گیا۔

لڑکے نے کہا مگر مچھلی تو تمہیں شکست نہیں دے سکی۔

لڑکے نے بوڑھے کو بتایا کہ اس کی کشتی کی حفاظت ہو رہی ہے۔ پھر پوچھا کہ مچھلی کے سر کے بارے میں اس کا کیا خیال ہے۔ پیڈریکو جو اس وقت کشتی کی حفاظت کر رہا ہے سر وہ لے سکتا ہے تا کہ اس کے ٹکڑے کر کے اسے مچھلی کے شکار میں استعمال کر سکے۔ بوڑھے نے لڑکے کو کہا کہ اگر نیزے کی اسے ضرورت ہے تو وہ نیزہ لے سکتا ہے۔ لڑکے نے شکریہ کے ساتھ وہ قبول کر لیا۔ بوڑھے نے پوچھا کہ کیا کسی نے مجھے تلاش بھی کیا تو لڑکے نے جواب دیا ساحل پر موجود حفاظت کرنے والوں نے اور جہازوں سے بھی مدد لی گئی۔

یہ سن کر بوڑھا کہنے لگا کہ سمندر تو بہت ہی بڑا ہوتا ہے اور کشتی بہت چھوٹی جو نظر نہیں آتی۔ بوڑھے نے وہ وقت یاد کیا جب وہ صرف اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا یا پھر سمندر سے اور اب اس نے محسوس کیا کہ کسی انسان سے بات کرنا کس قدر اچھا لگتا ہے۔ اس نے لڑکے سے کہا کہ میں نے تمہاری کمی بہت محسوس کی۔

بوڑھے کے پوچھنے پر لڑکے نے بتایا کہ اس نے پہلے دو دن ایک ایک اور تیسرے دن دو مچھلیاں پکڑیں بڑی مچھلیاں۔ بوڑھا یہ سن کر خوش ہوا۔

لڑکا کہنے لگا کہ اب ہم دوبارہ ایک ساتھ مچھلیاں پکڑ سکتے ہیں۔

بوڑھے نے جواب دیا ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ میں خوش قسمت نہیں ہوں۔ جس پر لڑکے نے کہا کہ قسمت کی اب مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے۔ ہم اپنی قسمت خود بناتے ہیں۔ بوڑھے نے پوچھا کہ کیا تمہارا خاندان تمہیں اس بات کی اجازت دے دے گا۔

جس پر لڑکے نے جواب دیا کہ وہ خاندان کی بھی پرواہ نہیں کرے گا۔ اب وہ بوڑھے کے ساتھ ہی مچھلیاں پکڑے گا کیوں کہ اسے ابھی بہت کچھ سیکھنا بھی ہے۔ جس پر بوڑھے نے جواب دیا کہ شکار کے لئے ایک اچھے نیزا کشتی پر ہونا ضروری ہے۔ پرانی فورڈ گاڑی کی کمان سے بھی یہ تیار کیا جا سکتا ہے۔ ہم خود کسی جگہ سے اسے تیز کروالیں گے اور اہم بات یہ ہے کہ یہ تیز تو ہو مگر اکڑا ہوا نہیں ورنہ میرے چاقو کی طرح یہ بھی ٹوٹ سکتا ہے۔ لڑکے نے جواب دیا کہ وہ نیا چاقو بھی لائے گا اور کمانی بھی تیار کروالے گا۔

پھر اس نے بوڑھے سے پوچھا کہ یہ جو تیز ہوا چل رہی ہے یہ ابھی کتنے دن اور چلتی رہے گی۔ بوڑھے نے جواب دیا کم از کم تین دن یا پھر اسے زیادہ۔ لڑکے نے کہا کہ بوڑھے کے ہاتھوں کا بھی علاج ہونا چاہیے۔ بوڑھے نے جواب دیا کہ اسے معلوم ہے کہ یہ کیسے احتیاط سے ٹھیک ہونگے۔ پھر بوڑھا بولا کہ رات کو اسنے عجیب چیز تھوکی اور ایسا محسوس کیا جیسے اس کے سینے میں کوئی چیز ٹوٹی ہو۔ لڑکے نے

آؤں گا۔ مگر آپ کو فوری طور پر صحتمند ہونا چاہئے کیونکہ میں بہت کچھ سیکھنا چاہتا ہوں اور آپ وہ مجھے سکھا سکتے ہیں۔ آپ نے یقینی طور پر بہت مشکل وقت گزارا۔ بوڑھے نے جواب دیا ہاں بہت مشکل۔

بوڑھے نے لڑکے سے کہا کہ وہ پیڈریکو سے کہہ دے کہ مچھلی کا سر اب اس کی ملکیت ہے۔ لڑکے نے کہا کہ ہاں ہاں میں انہیں بتا دوں گا۔ وہ دروازے سے باہر گیا اور جب سڑک پر چل رہا تھا تو دوبارہ رو رہا تھا۔

اسی دوپہر کچھ سیاح سیر کی خاطر وہاں آئے۔ ایک عورت پانی میں دیکھ رہی تھی تو شراب کے ڈبوں اور بہت سی مردہ مچھلیوں کے درمیان اس نے ایک بہت بڑی سفید ریڑھ کی ہڈی کو دیکھا جس کے آخر میں بہت بڑی دم بھی تھی جو تیز ہوا کی وجہ سے سمندر کی لہروں کے ساتھ حرکت کر رہی تھی۔

اس عورت نے بہت لمبی ریڑھ کی ہڈی کی طرف اشارہ کیا اور ویٹر سے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے۔ وہ چیز جواب دراصل کوڑا کرکٹ کی مانند

اولڈ مین اینڈ دی سی

دلچسپ تراجم کی لائبریری

تمام کتب ایک جگہ

آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبرشپ کے لئے واٹس ایپ

WhatsApp

https://wa.me/923099888638

0309-9888638

ٹامس ہارڈی

کی تمام شاہکار کتب

آڈیو اور ٹیکسٹ

پامیلا

شامیلا

جوزف اینڈ ریلوز

ٹوم جونز

رابرٹ لوئی سٹیونسن کے بہترین ناول اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

ٹریژر آئی لینڈ

کڈنیپڈ

ڈاکٹر جیکل اینڈ مسٹر ہائڈ

بوتل میں شیطان سوئی سائڈل کلب

کیپٹن کرے جیئس

چارلس ڈکنز

کی تمام شاہکار کتب

آڈیو اور ٹیکسٹ

ایچ جی ویلز کے بہترین ناولز اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

ٹائم مشین

وار آف دی ورلڈ

فرسٹ مین ان دی مون

کنٹری آف دی بلائنڈ

ان ویزی بل مین

آئی لینڈ آف ڈاکٹر مورو

آل ابروڈ فار اروراٹ

اناڑی بھوت